صحت نامہ نسخہ ... مخزن ... مصححہ جناب عنایت مآب حکیم صادق ... جناب حکیم بو علی خان صاحب

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
[illegible]	۸	علته	علیه
[illegible]	۱۸	کئی پسند	کئی ہین پسند
۴	۶	دوست رعیال	دوست عیال
۴	۷	ہردو	بہردو
۴	۱۶	طوتان	طوفان
۶	۱۴	حجات	نجات
۱۶	۱۸	بہین	تین ۳
۲۶	۶	بارہا	باندہا
۲۷	۱۴	اعید	امید
۲۹	۷	حرابی	حرانی
۳۱	۱۷	مکل	مکلل
۳۲	۱۲	عرضات	عرصات
۳۵	۷	صصبین	صفین
۳۶	۷	روضہ رضوان	روضہ رضوان کی
۳۷	۱۴	حکم خدا پرنام	حکم خدا پر ہیچ نام
۳۸	۲	عربابی	عرابی
۴۰	۵	باہرتشریف	تشریف باہر
۴۰	۱۵	شبیر	شبر
ایضا	ایضا	ایضا	ایضا
۴۱	۱۶	مناقب فضایل	مناقب وفضایل
۴۴	۱۸	برا	بڑا
۴۶	۵	فرمایا	اپنی فرمایا
۴۷	۳	دربیتہ	ذریتہ
۴۸	۱۲	لناکرون	اندا کرون
ایضا	۴	ندر	قدر
ایضا	۶	کہ انقلابیہ	کہ اوسکو انقلابیہ
ایضا	۱۴	ہجنا	پہنچنا
ایضا	۱۳	الاہول	الاہوال
ایضا	۱۸	جمیع الحجرات ستہ	جمیع اطرارت ستہ
۵۴	۱۸	قلعہ خیبر کا اوکہاڑکر	قلعہ خیبر کا شیر خدا نے اوکہاڑکر
۵۵	۷	فصل	وصل

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۵۵	۱۸	اعلی	علی
۵۷	۱	اشرک	شرک
۶۱	۹	کلی	کلبی
۶۲	۱۴	ربیعہ	نصیحہ؟
۶۴	۱۶	فردوس	فراس
۶۵	۱۱	شبابہ	سبابہ
۶۹	۳	گہری	کہری
۷۱	۴	برایات	انگلین برایات
۷۳	۱۴	عزرارئیل	عزرائیل
۷۴	۱۵	کیا	کیا
۷۷	۳	حضرت عایشہ کو	حضرت نے حضرت عایشہ کو
۷۷	۱۰	یعنی اذیت	یعنی یہہ اذیت
۷۸	۱۶	لولولاک	لولاک
۷۹	۱	رہیا	ہوا
ایضا	۱۱	نزدیک اوسکی	اور نزدیک اوسکی
۸۰	۸	والمحمد آہ	واجمداہ
۸۱	۱۴	عباس ابن اور عقیل	عباس اور عقیل
۸۲	۹	بوہ رات کی	بوہ کو رات کی
ایضا	۱۸	حفظہ	حفصہ
۸۳	۲	حفطہ	حفصہ
۹۳	۷	ودفن	دفن
۹۶	۱۹	طلحتہ	طلحہ
۱۰۰	۲	امیرالمومنین کا	امیرالمومنین عثمان کا
۱۰۱	۱۶	سیدالرسلین	سیدالمرسلین
۱۰۲	۱۳	کسی کو نہ پہنچاتا تہا	کسی کو کوئی نہ پہنچاتا تہا
۱۰۹	۱۰	سبیب	شبیب
۱۱۰	۱۵	سبرورعن	سرور علن
۱۱۱	۱۹	بیہٹہ	پیٹہ
۱۱۳	۶	اوہین سی	ہن نے
۱۱۶	۱۹	مستم	مستقیم
۱۱۸	۱۲	جنازہ بربہی	جنازہ پر بہی بڑی

اور شروع ابتدا رسالہ ثانی کی یہ کتاب ختم ہوئی اور قریب دو مہینے کے مدت اسکی
تالیف میں صرف ہوئی حق تعالی اپنی عنایت سے یہہ عمل میرا قبول کری اور یہہ
کتاب مقبول جناب رسول کری امین برحمتک یا ارحم الراحمین وصلی علی
محمد وآلہ واصحابہ واحبابہ اجمعین فقط

خاتمہ

الحمد للہ والمنت کہ نسخہ متبرکہ المسمی بہ مخزن آج بتاریخ ۷ رجب سنہ ۱۲۶۵ ہجری مطابق ۳۰ ماہ
مئی سنہ ۱۸۴۹ع روز چہارشنبہ وقت سہ پہر تعلم یار رقم منشی کنور سین دہلوی اختتام ہوکر مطبع جام جمشید
مقام میرٹھہ میں منشی ہرسکھہ رائی ورپوشنب جندرکی اہتمام سی چہاپہ ہوا چنانچہ تاریخ الطباع
نسخہ موصوفہ فکر رسا وطبع وقاد جناب عنایت مآب فضیل الحکما حکیم سید منور علیخان صاحب متخلص با شفقت
ذیل میں درج ہوتی ہی

تاریخ الطباع

یہی مطبع خاص جام جمشید کھلتا ہی جہان سی حال عالم
وہ مخزن حال کربلا کو وان طبع کیا بچشم پرنم
شفقت لکھہ از سر نگا تو تاریخ یہہ ہی صحیفہ غم
سنہ ۱۲۶۵

تمام شد

تیری ہو مقبول یہ روح پاک رہی چین و آرام سی زیر خاک الٰہی ہو قبر میں کچھ

وہاں بھی ترا رحم ہو نہ عتاب پھر آخر کو دن حشر کی ای کریم مجھی بخش دیجو بفضل عمیم

کرم سی عنایت سیتی ایجا وہاں مسرت سی رکھیو مجھی ہم عنان دہاں دار و گیر سی مجھی دور

بہشت کو دن پل سی یا رب عبور تیسر ہو پھر مجھکو دیدار ہی فقط یہ

پیوں یا خوشی حوض کوثر سی جام بدست علی شاہ عالی مقام مجھی جو دعا میں نہ ہو وہ تیجی لیا

بحق رسول و بحق بتول گنہ پہ نہ میری نظر کر رحیم مگر اپنی رحمت کو دیکھ ای کریم

گنہ میرے یا رب ہیں بی انتہا ولی تیری رحمت کی آگی ہیں کیا مجھی تیری رحمت سی ہی آس ور

گنا ہوں کا ہر چند ہی پہاڑ زر گنہ گار ہوں میں ہوں روسیاہ گنا ہوں کی اندر خراب و تباہ

مگر میں تو بندہ ہوں تیرا تو خدا یہ رشتہ تو ہرگز نہیں ٹوٹتا تو صاحب ہی میرا میں تیرا غلام

مجھی بولی بیدا کیا لا کلام بھلا چھوڑ کر اب کہاں جاؤں میں بھلا اب صاحب کہاں پاؤں میں

چنو نبی کا صدقہ خدای کریم مجھی مت دکھانا عذاب جحیم میری عیب پوشی سی کیجو سدا

یہاں اور وہاں خالق دو سرا میری کام دو نو جہاں کی تمام بنا دیجیو تو ای مالک خاص و عام

دعا ہو دی یا رب میری قبول من و دست و دامان آل رسول صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم

تاریخ تمام ختم ذکر قتل شبیر کہ جس اس سی دی یادگار پھر آخر نسکہ پہا دلمین مری یہ غم

ہوئی تاریخ ہی ادس کی غم بار فائدہ بیان اس تاریخ کا یہ ہی کہ غین کی ہزار عدد

ہیں اور میم کی چالیس اور یا کی دس اور الف کا ایک اور ر کی دو سو

پس حسب عدد ابجد بارہ سو اکاون یعنی بچاس اور ایک ہوئی ہیں العرض جب یہ کتاب بالتمام

انجام ہوئی سال ہجری بارہ سو اور بچاس ہی اور رجب کہ ختم ہوئی بارہ سو اور اکاون

تا نیسویں تاریخ سال اول کی ابن کتاب کی تالیف ترتیب ہوئی

مزہ وصل کا تا چکہا دی مجہی نہین ہی بعید از کرم ای خدا اگرچہ مین عاصی ہون سرتا بپا
گنہگار ہر چند ہون نا کلام کہ مین ہوگیا ہون گنہ خود تمام توقع ہی تیرا وسکی دیدار کی
دل و جانکو امید ہی یار کی توقع کا میری ہی یہی سبب کہ دیکہا ترا وہ ہلا مین سب
چمن اور گلخن پہ ڈالی نظر شبنم ہی پاک و ناپاک دیکہی اگر یہ دیکہا کہ خورشید عالم تمام
دیکہاتا ہی جلوہ شبنم کو مدام شعاع اوسکی پڑتی ہی جب خاک پر تو پڑتی ہی ہر پاک و ناپاک پر
اسی طرح وہ مہر چرخ ہدی محمد نبی مصطفی مجتبی اگر مہربانی سی اوسکی یہان
نمودار ہو مجہہ پہ جلوہ کنان نہ میری لیاقت پہ رکہی نظر عنایت ہی منظور رکہو سر بسر
تعجب نہین وسکی اشفاق سی صفات حسن اور اخلاق سی خدایا مری لو رہی یہ دعا
کہ عزت سی دنیا مین رکہیو سدا بحق محمد نبی سے علی برائی سی دور ای وسیلے
سلامت رہی دین و ایمان ہی رہی جلد جب سی یہ دل و جان نہ تعصب و ظلم و غیبت خفقت کا نور
مری دل مین بہر و بحیوائی غفور منور ہو جان نور عرفان سی مشرف ہو دل جنکی فیضان سی
الہی مسلمان و مومن تمام رہین دو جہان مین سدا شاد کام خصوصا مری دوستدار آشنا
یہان اور وہان خوش رہین دایما بچہی میری اولاد سی یاد رکہہ دل اوسکی طرف سی نہوا مادر کہہ
بچا تا شر شیطان سی نہان اور بہتان طوفان سی سدا حفظ مین اپنی رکہیو خدا
امان اپنی ہمسی نکیجو جدا گذارا تری فضل سی ہی الہ نہین تو گنہ ہمکو کرتی تباہ
تری فضل ہی نی بچایا ہمین عذاب الم سی چہوڑایا ہمین اگر فضل تیرا نہوتا رفیق
تو ہم چاہ ذلت مین رہتی غریق کرم فضل تہی ہمپہ رکہیو مدام بحق محمد علیہ السلام
الہی مرا خاتمہ ہو بخیر سوا تیری وسندم نہو یاد غیر نہو جانکنی کی اذیت بہت
نہو موت کی بعضی شدت بہت تری ہی فضل کی تمنا کی ہی اذیت نہ معلوم ہو منتقل ہو

کہ نشانات ہیں کچھ اور   عشق کا دو دمان ہی کچھ اور   خنجر عشق کی ہیں جو کشتہ بر
اون میں جان ہی کچھ اور   جانجان اور ہیں بہت لیکن   میری دلبر کی آن ہی کچھ اور
یوں تو افضل ہیں سب بزرگ مگر   آل احمد کی شان ہی کچھ اور   قصہ غم ہزار ہیں یارو دن
آہ یہ داستان ہی کچھ اور   رشک صد باغ ہیں تن شبیر   داغ یہ گلستان ہی کچھ اور
یوں تو اہل سخن بہت ہیں صال   لیکن اپنا بیان ہی کچھ اور   مناجات الہی بحق رسول خدا
الہی بحق علی مرتضیٰ   الہی بزہرا کہ ہے وہ بتول   شریف النسب بنت حضرت رسول
الہی بحق حسین و حسن   کہ ہیں اون سے تازہ نبی کا چمن   الہی بزین عابد دین پناہ
الہی بباقر حبیب اله   الہی بجعفر وصی خدا   الہی بکاظم شہ اتقیا
الہی بموسیٰ رضا شاہ دین   الہی بحق تقی خوش یقین   الہی بحق نقی نیک ذات
بہ شہ عسکری خوش صفات   الہی بہ مہدی دین راز گر   برائی ہمہ آل خیر البشر
الہی بصلحا و علمای دین   الہی بزہاد و فضلای دین   الہی بحق شہیدان پاک
الہی بحق شریفان خاک   نبی کا مجھے عاشق زار کر   مجھے عشق حیدر میں سرشار کر
غم آل احمد سے غمگین رکھ   میرا دین حسنین کا دین رکھ   میری دل میں ہر دم ہے یاد رسول
سدا رہوے سینہ میں حب بتول   تصور رہے مرتضیٰ کا مدام   شہیدوں کی غم میں رہوں صبح و شام
دم مرگ تک محو حب نبی   مجھے رکھ تمنا ہے میری یہی   دکھا دے مجھے ای مری ذو الجلال
عنایت سے تیری ہا میں اوسکا جمال   زیارت مجھے ہووے اوسکی نصیب   یہی آرزو ہے کہ میری ای مجیب
مشرف کرو دین شہ کی دیدار سے   منور کرو اس مہ کی انوار سے   اگرچہ میں عاصی ہوں نا پاک ہوں
کہ ناچیز ہوں بد تر از خاک ہوں   مگر مجھ سی منہ ہیں بیشمار   مجھے ای خداوند آمرزگار
تو بخشی ہی تیری اگر دو رسول   کرے عرض میری خدایا قبول   ... دکھا دے مجھے

وریشیدا اور ... ی ہوئی ہی صواعق مین لکہا ہی کہ آپکا نام قائم منتظر بہی ہی
اور اسکی وجہہ مین کہا ہی اسواسطی کہ آپ مدینہ مین (فی نعمۃ السبیل) گم ہوئی اور ...
ہوگئی کہ کسو نہ کسو ... غایب ہونیکی حقیقت نہین کہلی ہی اور بعضی کتابون مین لکہا ہی
کہ آپ سامرہ مین زمانے مین ایک سرداب کی بیچ مین غایب ہوگئی ہین شیعہ کہتی ہین کہ
حضرت امام مہدی آخرزمان یہی ابن عسکری ہین کہ لوگون کی نظرون سی غایب ہین
اور آخرزمانہ کی قیامت کی قریب ظاہر ہونگی اور اہل سنت وجماعت کہتی ہین
کہ حضرت امام مہدی اولاد فاطمہ ع سے قیامت کی قریب پیدا ہونگے اور وہ
اور ہونگے یہ محمد بن عسکری ... وہ نہین ہین الغرض باتفاق سب کے نزدیک
یہی کہ حضرت امام مہدی آخر کو قیامت کی نزدیک ظہور کرینگی اور تمام عالم کو
عدل اور انصاف اور امن وامان سے پرکردینگی اور بعد ظاہر ہونیکی سات
برس یا آٹہہ برس یا نو برس جیوینگے بعد اوسکی گلگشت بہشت فرماوینگی
فایدہ جاننا چاہیی کہ مین اس رسالہ کو اوپر ایک نقل کی اور مناجات کی
اور تاریخ کتاب کی ختم کرتا ہون نقل یہہ ہی کہ ایک شخص نے خواب مین حضرت
امام حسین علی النبی وعلیہ السلام کو دیکہا اور عرض کی یا ابن رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم جسوقت کہ آپ کی پیاسی حلق پر خنجر چلا ہوگا تو آپ کو
کمال تکلیف اور رنج گذرا ہوگا آپ نی فرمایا اوسوقت کی خوشی اور راحت
کا احوال مت پوچہہ اسقدر مزا پہیا رہا تہا کہ یہی جی چاہتا تہا کہ کاشکی تمام
کانٹی جنگل کی خنجر بنجاوین اور اسی حلق تشنہ پر بار بار چل جاوین نظم
کشتگان خنجر تسلیم را هر زمان از غیب جانی دیگر است ابیات ...

ہی سے ہیں فرمایا تمام لوگ واسطے عبادت کی ورنہ بہلول نے کہا ان میں سے ایک
اسباب کو فرمایا اللہ تعالیٰ نے کلام میں اَفَحَسِبْتُمْ اَنَّمَا خَلَقْنٰكُمْ عَبَثًا
وَّاَنَّكُمْ اِلَيْنَا لَا تُرْجَعُوْنَ یعنی حق تعالیٰ فرماتا ہے کہ اے بندوں کیا
گمان تمہارا یہی ہے کہ ہمنے تمکو عبث اور لغو ہی پیدا کیا ہے اور تم یہ سمجھتے ہو کہ ہماری
رجوع اور بازگشت ہماری طرف نہوگی یہ بات نہیں ہے بلکہ تم کو علم اور عبادت کے
لئے پیدا کیا ہے اور تم ہماری طرف رجوع کئے جاؤگے اور جزا اور سزا پاؤگے پھر
کچھ اور باتیں کرکر اور بہلول سے باتیں کرکر حسن عسکری غش کھا کر گر پڑے
تھا جب کہ ہوش میں آئے بہلول نے کہا اے لڑکے کیا ہوا تجکو تو ابھی لڑکا ہے تو معصوم
ہے کچھ گناہ تیرے ذمہ پر نہیں ہے اسقدر خدا تعالیٰ سے کیوں خوف کرتا ہے پس فرمایا
سن تو اے بہلول ماں کو دیکھتا ہوں یعنی وقت پکانے طعام کے اور گرم کرنے
پانی کے کہ بڑی بڑی لکڑیاں جلانے کو ہوتی ہیں اور وہ نہیں جلتی ہیں مگر جب کہ چھوٹی لکڑیوں
کو اور چھوٹی چھیٹیوں کو جلاتی ہے تو پھر بڑی لکڑیاں بھی جلتی ہیں اور تحقیق میں ڈرتا ہوں
کہ کہیں میں جہنم کی چھوٹی لکڑیوں میں سے نہوں پھر آپ جوان ہوئے اور بہت عزت
اور حرمت کے ساتھ رہے اور بادشاہ بہت آپکی خدمت کرتا رہا پھر آپکو بھی کسی دود
نے زہر دیا اور آپ نے انتقال کیا قبر شریف آپکی سرمن رائے میں اپنے قبلہ گاہ کے پاس
ہوئی اور آپ کے بعد وفات کے ایک فرزند ارجمند باقی رہے کہ نام مبارک اُنکا
امام محمد المہدی ابو القاسم ہے اور نام آپکا مومن بھی کہتے ہیں بوقت وفات پدر
بزرگوار انکے پانچ برس کے تھے واہب العطایا نے اس شگوفہ گلزار نبوت کو
بچپن ہی کے زمانہ میں علم اور حکمت بخشی تھی اور آخر کے یہی ہیں امام و پیشوا ام

بدن مبارک سی ہنسی لگی اور کہلاڑیان کرنی لگی اور آپ سیبے بہی اون پر ہاتہ پہیرا
اور آستینین سی اونکو مس کیا پہر آپ ادہر گئی اور متوکل کے پاس بیٹہی اور کچہہ
باتین کین پہر وہان سی رخصت ہوکر صحن مین آئی اور اون جانورون سی
پہر کہلاڑیان آپ کی ساتہہ کین بعد اسکی آپ اوس محل سی برآمد ہوئے اور
اپنی دولت خانہ مین تشریف لیگئی متوکل نی تحفہ تحائف اور مال واسباب
بہت آپکی خدمت مین بہیجا اور آپ شہر سرمن رای مین مقیم تہی اور وہین
آپ کا دولتخانہ تہا چند مدت سی پہر بسبب کسی مرض کے آپ نی اس خاکدان
پر ملال سی طرف محل قدس ذوالجلال کے انتقال فرمایا اور قبر شریف آپکی
سرمن رای مین اوسی گہر مین کہ جہان انتقال فرمایا تہا ہوئی ہی بعد وفات
کی چار بیٹا بیٹی آپکی باقی رہی ہین افضل اور اشرف سب مین امام حسن عسکری
ہین نام مبارک حسن ہی اور لقب عسکری اور خالص اور زکی اور سراج ہی نقل
کرتی ہین کہ ایک دن حضرت امام حسن عسکری طفولیت کی زمانی مین یعنی
چہوٹی پن مین لڑکون کی چند میان مین تہی کہ بہلول دانا کا گذر ہوا بہلول
نی دیکہا کہ اور لڑکی کہیل رہی ہین اور حسن عسکری رو رہی ہین بہلول نی
جانا کہ اور لڑکون کی پاس کہلونی اور کہیل کی چیزین ہین اور حسن عسکری
کی پاس کچہہ نہین شاید اسی واسطی روتا ہی بہلول نی آپ سی کہا ای لڑکی
تیری واسطی کہلونی اور کہیل کی چیزین مین خرید لاؤن تا تم بہی کہیل مین
مشغول ہووی پس فرمایا آپنی بہلول کو ای کم عقل ہم واسطی لہو اور لعب
اور کہیل کود کی نہین پیدا کیئی گئی ہین بہلول نی کہا تو کہ کس واسطی پیدا

اور بعضے باون بیٹے تھے اور جواد اور رفیع ہین اور علم اور فضل مین سبسے بڑہکر
اور لقب تقی اور معرفت مین بہی افضل ہین اور آپکو بہی زہر دیا ہی بعد وفات
کی حضرت امام موسی کاظم کی قبر کی پیچہی آپکو دفن کیا ہی بغداد مین اور بعد آپکی چار بیٹے
اور دو بیٹیان باقی رہی ہین آولی اور افضل حضرت امام نقی ہین ترجمہ انکا بہی
ہی اور لقب نقی اور ہادی اور عسکری اور ناصح اور متوکل ہین صواعق محرقہ
مین لکہا ہی کہ ایک عورت نے متوکل بادشاہ کی حضور مین آکر کہا کہ مین شہر بصرہ ہون
یعنی سیدانیون مین سے ہون پس متوکل نے چاہا کہ دریافت کرے تا یقینی معلوم ہووی
کہ یہہ سیدانی ہی پس متوکل نے حضرت امام نقی سے پوچہا آپ نے فرمایا کہ اولاد حسن
اور حسین ع کا گوشت حرام ہی درندہ جانورون پر یعنی شیر اور بہیڑیا اور تیندوا
وغیرہ کہ جانور پہاڑ کہانیوالے ہین وہ سیدون اور سیدانیون کو نہین پہاڑتے اور
گوشت اونکا نہین چباتے اور نہین کہاتے متوکل نے درندہ جانورون کو منگایا
اور اوس عورت کو بلایا جب اوس عورت نے وہ جانور دیکہے کہا کہ مین جہوٹ کہتی
تہی مین سیدانی نہین ہون لوگون نے متوکل سے عرض کیا کہ اس بات کا امتحان
کیا چاہیے اور آزمایا چاہیے متوکل نے اپنے محل مین صحن کے بیچ درندہ جانور
کہلے چہوڑ دیے اور آپ ایک بلند مکان پر بیٹہا اور لوگ سب ہٹ گئے اور حضرت
امام علی نقی کو بلایا اور حالانکہ جانور گونج رہے تہے اور غل مچا رہے تہے حضرت
امام ممدوح حسب طلب متوکل کی تشریف لائے اور صحن خانہ مین اوپر زینہ
ہوئے اور زینہ پر چڑہنے لگے کہ متوکل کے پاس جاوین اور وہ جانور تمام شیر
متوکل کے پاس آئے اور گرد پیش آپکے ہو گئے اور اپنا سر اوپر موںہہ آپکے ملتا

ات نبی اول جو فوقانی ہی اور علم تمیل لدنی ہی اور علم ظاہری و باطنی ہے
ب ہوتی تھی حضرت ابو حنیفہ امام اعظم بھی آپکی شاگرد ہیں اور فرمان اور
وغیرہ اکابر علماء مجتہدین بھی آپکی شاگرد ہیں اور آپ دوازدہ امام ہیں
حضرت امام حسن ع کی گنبد میں دفن ہوئے اور اولاد میں آپکی بہت نفس باقی رہی
ب بھی عالم اور عارف زیادہ تر حضرت امام موسی کاظم ہیں اور علم اور حلم
ب کا کمال مرتبہ میں تھا اور مستجاب الدعوات تھے لہذا عراق کے لوگ آپکو باب
قضاء الحاجات کہتی تھی اور آپنے ہارون رشید کی قید میں شہر بغداد میں وفات پائی
کہتی ہیں کہ آپکو بھی رشید نے زہر دلوایا تھا اور بغداد میں جانب غربی میں
دفن ہوئے اور وہاں آپکی قبر ہے کہ زیارت گاہ خلائق کی ہے اور آپکی اولاد
میں سینتیس لڑکی اور لڑکیاں رہیں یعنی سینتیس اور رسالہ تحقیق آپکی بعد
اولاد میں باقی رہی سب میں افضل اور اکمل حضرت امام موسی علی رضا ہیں
ور بار معارج علم عرفان کے ہیں حضرت معروف کرخی کہ بڑے خدا کی ولیوں میں ہیں جو امام
اور استاد ہیں حضرت سری سقطی کے وہ حضرت علی رضا کے غلام اور دربان
میں اور بوسہ جناب سے فیضیاب ہیں مامون بیٹا ہارون رشید کا آپکا معتقد و محب
مخلص تھا اور اپنی بیٹی کا نکاح آپ سے کیا تھا اور اپنی ولیعہدی میں دیا تھا کہ آپ
کو اپنا ولیعہد کرکے طوس کی سرزمین میں بسبب کسی مرشد کی اپنی اہانت ہوئے
سی اور زہر دیے نہیں ہوئی مزار آپکا ہارون رشید کے قبہ میں ہے اور اب شہر
شریف مشہد مقدس کہلاتا ہے خلق اللہ دور دور سے واسطے زیارت کی آتی ہے
برکت حاصل کرتی ہے اولاد آپکی پانچ لڑکا بیٹی رہی افضل سب میں ا

حضرت امام حسین ع خود مدینہ تک آ وزرانی ہی [illegible] تابانا ابنی [illegible] حضرت
امام زین العابدین بہت بڑے عالم فاضل عابد زاہد عارف [illegible]
کشف و کرامات صاحب خوارق عادات تھے [illegible] نقل کیا ہے [illegible]
جس وقت پانی آپ کی وضو کا آتا تھا تو رنگ چہرہ مبارک کا زرد ہو جاتا تھا [illegible]
اور کسی [illegible] آتی تھی اور آپ [illegible] روتی تھی کہ [illegible]
کیا تھا [illegible] اور [illegible] غار [illegible] میں [illegible] مروان کے
بیٹے نے یعنی عبد الملک بن مروان تک [illegible] قید خانہ میں بیچ بیڑیوں اور زنجیروں سے کے
اور آپ [illegible] کرامت [illegible] جب چاہتی تھی قید خانہ میں سے غایب ہو جاتی اور بیڑیاں او
زنجیریں وہیں پڑی رہتی تھیں [illegible] پھر قید خانہ میں ظاہر ہوتی تھی اور بیڑیاں
و زنجیر میں [illegible] اور [illegible] صبر فرماتی تھی یہاں تک کہ عبد الملک مرا
اور اس کا بیٹا ہشام حاکم مدینہ کا ہوا اس مردود نے حضرت امام زین العابدین کو
زہر دلوایا اور آپنے وفات پائی اور بقیع میں نزدیک قبر حضرت امام حسن ع کی دفن
کیے گئے اور گیارہ بیٹے اور چار بیٹیاں آپکی بعد باقی رہیں اور سب میں کامل مکمل علم میں
اور زہد میں اور ولایت میں اور معرفت میں حضرت ابو جعفر امام محمد باقر ہیں مناقب
اور فضایل اونکی بے حد [illegible] ہیں مشہور [illegible] سے علم و عرفان کا اظہر من الشمس
ہے اونکو بھی ظالموں نے زہر دیکر شہید کیا ہے اور قبر آپکی بھی بقیع میں حضرت امام حسن
اور حضرت عباس کی گنبد میں ہے اور اولاد [illegible] آپکی چھہ شخص باقی رہی سب میں
افضل [illegible] حضرت امام جعفر صادق ہیں کہ وہ خلیفہ اور وصی آپکے ہیں آپ کی موسے
اور تمام ملکوں میں آپکی علم اور معرفت کی دہوم ہے اور [illegible] دور کی ملکوں [illegible]

نہ دیکہین تا جالیہا ہو جاتا تباہ اونکی آنکہون مین جہان ہوگا سیاہ دوزخ اپنی طرف کہینچی گیا
اوس مین ہوگا طرح طرح سی عذاب : دیکہیہ حقیقت حق سی مانگی گئی پناہ ۔ اور رکہی گئی الامان باریلہ
فائدہ جاننا چاہئی کہ اولاد حضرت امام حسین علیہ السلام کی چار بیٹے اور دو بیٹیان ہین بیٹی
تو علی اکبر اور علی اوسط یعنی امام زین العابدین اور علی اصغر اور عبد اللہ ہین
اور بعضی کہتی ہین کہ علی اصغر امام زین العابدین کا نام ہی اور وہ لڑکا شیرخوارہ
کہ جسکو تیر لگا تہا وہ عبد اللہ ہی اور بعضی روایتون سے ثابت ہوتا ہی کہ چہہ بیٹے
ہین چار وہ کہ جنکا ذکر ہی ہوا اور پانچوان محمد اور چہٹا جعفر اور بعضی تواریخ مین بجای
محمد کی عمر لکہا ہی اور کربلا مین بیٹون مین سے ایک حضرت امام زین العابدین
باقی رہی ہین اور بعضی تاریخون مین لکہا ہی کہ عمر بن حسین بہی باقی رہی ہین
اور عمر اونکی چار برس کی تہی اور قافلہ اہل حرم کی ساتہہ شام کو یزید کی پاس بہی گئی
ہین اور وہ مردود سی جلسی کہ بجای انسی پیار کی کرتے ہین کہتی ہین اور وہ
مردود نی اپنی سینہ سی لگایا ہی اور پیار کیا ہی واللہ اعلم لیکن یہہ بات بالاتفاق
ہی کہ اسمین کچہہ اختلاف نہین ہے کہ نسل حضرت امام حسین علیہ السلام کے حضرت زین العابدین
ہی سے جاری ہی اور کسو سی نہین اور بیٹیان ایک تو حضرت فاطمہ صغری کہ نکاح اون کا
عبد اللہ سی کہ پوتے ہین حضرت عثمان کے ہوا ہی اور فاطمہ صغری بہت
عابدہ زاہدہ تقیہ فاضلہ عارفہ تہین اور دوسری سکینہ کہ کربلا مین خورد سال تہین
اور کربلا کی لڑائی مین حضرت مرتضی علی کے فرزند محمد بن حنیفہ وغیرہ اور حضرت
امام حسن کی فرزند حسن مثنی اکثر شامل نہ تہی سبب یہہ ہی کہ پہلی سی کسی کسی طرف
نکلنی کی ان صاحبون کی خبر دینی آیا تہا ڈر گئی ہوئی تہی اور محمد بن حنیفہ کو

سر مختار کا روبرو مصعب کے رکھا ہوا تھا یہہ محل گرا ڈالا کہتا تھا کہ ... اور
کہا یعنی عبد الملک بن مروان سے کہ اس محل مین چار سر ایک مقام پر مین نے دیکھا
اب پانچوان سر تیرا بھی خدا نہ دکھاوے یا اوس نے ... یہ سنکر عبد الملک بن مروان نے
اوس محل کو توڑ واڈالا اور ڈھا دیا الغرض بعد شہادت حضرت امام حسین ع کے
قریب تین برس کی عمر یزید پلید درکات جہنم مین داخل ہوا اور قریب ... کے
بعد ابن زیاد و عمر سعد اور شمر اور باقی قاتل اہل بیت کے دوزخ مین پہونچے حاصل
کلام یہی کہ تہہ ہر ایک نے ... مین سارے مردود و خائب ... محمود ... ذلت او
خواری سے ... ہوئی کہ تمام ذلتان اونکا ... اور قبر ... اونکی مین ... ہوگی کہ کیا او
پر گذرتی ہوگی اور قیامت کو دیکھینگے کہ کیا حال بد حال ہوگا جسوقت حضرت خاتون
قیامت پیراہن خون آلودہ حضرت امام حسین کا لیکر ہاتھ مین پایہ عرش کو پکڑینگے
اور اللہ تعالی سے داد و فریاد کرینگے اور داد خون حسین اور اہل بیت کی ...
حق تعالی سے چاہینگی چنانچہ یہہ بات روایات سے ثابت ہے یقین ہے کہ اوسوقت عرش
بھی لرزیگا اور قیامت بر قیامت برپا ہوگی اور حضرت امام حسین ع کی قاتلون کا
حال جو کچھہ کہ ہوگا ناید وہ عذاب کسی نے دیکھا ہی نہ دیکھیگا الہی

نظم

ای دریغا جس گھڑی خیر النسا ہاتھ سی پکڑینگی عرش کبریا اور

کہینگی یا الہی الغیاث ... داد دی ظالم سے یا غیاث الغیاث
ہے یہ پیراہن مری شبیر کا ... جا بجا سے [illegible] خون دلگیر کا
قتل کی موجب کیا میرا حسین ... کر برا انصاف تاہو مجکو چین
اوس گھڑی کیا عرش کا ہوئیگا حال ... اور کیسا ہوگا قہر ذوالجلال
غصہ بھی ہوئیگا اپنی حشر کو ... بیٹھا ہے جنت قیامت سے سنو
داد زہرا جب کہ دیویگا خدا ... اجر کریگا عدل حاکم کی [illegible]

نقل حال عمر کی یعنی سائبہ سر کی بعد از مختار کی فوج کی سردار نی سر ابن زیاد کا اور اسکی ساتھیون کی سرون
اور سچار بہرن کا کوفہ مین مختار کی پاس بہیجا دار الامارہ مین سر اوس نابکار کا اوسطرف مین
مختار کے سامنی رکہا گیا کہ جس مقام مین سر مبارک حضرت امام حسین عم کا روبرو ابن
زیاد بدنہاد کے رکہا گیا تہا اور اس سے عجیب زیادہ یہہ قصہ ہی کہ جس وقت سر نامبارک
ابن زیاد کا روبرو مختار کے رکہا گیا اور سر اوسکی یارونکی بہی رکہی کہ لوک کہنی لگی
آیا آیا آیا کہ ناگاہ ایک سانپ آیا کہ وہ سرون پر پہرا اور ابن زیاد کی ناک مین گہسا
اور دیر تک اندر رہا کہ منہ کی راہ باہر نکل گیا اور لوگونکی نظرون سی غایب ہوگیا کہ
تہوڑی دیر کی بعد لوک کہنی لگی آیا آیا آیا وہ سانپ پہر آیا اور پہلا سا عمل کیا پہر
نکلکر چلا گیا اور پہر آیا الغرض تین مرتبہ یہہ نمونہ غضب الہی کا ابن زیاد پر خدا تعالی ا
نی خلقت کو دکہایا اور عجیب قصہ ایک اور ہی کہ نقل کرتا ہی عبد الملک بن عمیر کہ ایک
مرتبہ قصر دار الامارہ مین ابن زیاد کی پاس گیا مین کیا دیکہتا ہون کہ خلق کے دو صفین
اوسکی پاس ہو رہی ہین یعنی آدمیون کا ہجوم ہی اور سر حسین عم کا ایک سپر مین اوسکی
روبرو داہنی طرف رکہا ہوا ہی پہر بعد ایک مدت کے مختار کی پاس گیا مین دیکہا مین نی
کہ سر ابن زیاد کا روبرو مختار کی رکہا ہوا ہی اور خلق جمع ہو رہی ہی پہر ایک مدت کی بعد
مصعب بن زبیر کی پاس گیا مین یعنی اون دنون مین مصعب بن زبیر مسلط
ہوا تہا اور کوفہ کا حاکم تہا دیکہا مین نی کہ مصعب کے روبرو سر مختار کا رکہا ہوا ہی
جس مقام مین ابن زیاد کا سر رکہا ہوا تہا مختار کے روبرو اور خلقت جمع ہی پہر بعد
ایک مدت کی اوسی جگہ گیا مین عبد الملک بن مروان حاکم تہا اور ملک کو مسلم تہا دیکہا
مین نی کہ سر مصعب بن زبیر کا روبرو عبد الملک بن مروان کے رکہا ہوا ہی جس جگہہ

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] تھا اہل بیت کربلا میں [illegible] عمر سعد بھی مارا گیا [illegible]

[illegible] ہاتھ سے قتل ہوا [illegible] مختار کی تھوڑے دنوں سے

[illegible] نابکار کے سر [illegible]

شام کی طرف سے موصل میں آیا ساتھ تیس ہزار فوج کے اور مختار نے [illegible]

[illegible] مقابلہ کے لیے بھیجا دونوں فوجوں میں جنگ

عظیم [illegible] مختار کی فوج کی فتح [illegible] ابن زیاد [illegible]

[illegible] دسویں تاریخ محرم کی [illegible] سال [illegible] یعنی

[illegible] ہجرت سے [illegible] سال [illegible] حضرت [illegible] حسین کی [illegible]

...سو سے شریک نہین ہوے اور اس اثنا مین ... نے سینے
اور زرہ بھی نہین دیا مگر تمام عرب کے خلع مین تھا جناب ...
حرب و قتال ... نہین رہے العرض بعد موت ... یزید پلید کے ...
کو خلیفہ کیا کہ وہ جوان صالح اور رہتا نیک بخت تھا چالیس دن ...
اور حکومت کی اور بعد چالیس دن کے اوس نیک سیرت نے خلافت ...
کو ترک کیا اور کہا کہ اوس شخص سے کہ دادا ہی سلطنت مین یہ ہوا کہ ...
علی کرم اللہ وجہہ سی لڑائے ہوے اور حالانکہ حق بجانب علی کے تھا اور ...
شخص کے باپ کی سلطنت مین یہ ہوا کہ اوسنے قتل کیا آل نبی صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم کو اور مباح کیا شراب کو اور خراب کیا کعبة اللہ کو اور ...
حلاوت خلافت کی بس مین نہین قبول کرتا تلخی خلافت اور سلطنت کی ...
... تو خلیفہ کر دیا مگر وہ کہہ کر گھر مین جا بیٹھا اور پھر باہر نکلا بعد تب بیس
دن کے اسباب ... اوسنی اس سرای فانی سی عالم جاودانی کو رحلت فرمائی
خدا کی قدرت ہی کہ ایسی ... باپ ولد ہوا اور ایسی ... سی ایسا نیک ...
یخرج الحی من المیت و یخرج المیت من الحی
پیدا کرتا ہی حق تعالی زندہ کو مردہ سی اور زندہ سی مردے کو
اچھا کو برے سی اور بری کو اچھی سی ابیات عجب ہی حضرت
کی قدرت جلدی ہرنی کی کیا ہی اوسنی خلافت کوئی ہی خبر [illegible]
کوئی غافل ہی کوئی سے باخبر ہی
عیان اچھا کریم ہی کیا آذر سی ابراہیم پیدا کبھی اچھی سے بد ...
پسر کو نوح کی ...

یہہ وبال سخت کیون سر پر لیا ہای ای مردود تو سمجہا نہ یہہ بہی حسین ابن علی خامسہ

راحت جان محمد لا کلام قرۃ العین علی شیر خدا راکب دوش نبی الانبیا

جان جسم حضرت خیر النسا فخر دنیا فخر دین فخر زمان عز و زیب زینت ارض و سما

سید عالی نسب والا حسب شاہ عالی جاہ مسند دو سرا عابد و زاہد کریم و باتقا

عارف و عالم شریف و باحیا کان فضل و منبع جود و کرم سرور و سردار جملہ اولیا

عاشق و معشوق رحمن و رحیم صاحب درجات جنات العلی نور عرش و کرسی و لوح و قلم

باعث ایجاد ہر دو سرا بحر عرفان و محیط معرفت رہبر و رہنما و شاہ الغیب

ہای ایسا شخص یون محصور رہا درمیان قوم بیدین بیوفا تشنہ لب خستہ جگر آشفتہ جان

بیکس و بی یار و بی برگ و نوا بال بچی پیاس سی اوسکی تمام آہ یون تڑپین بصد رنج و عنا

قتل ہوئی آنکہون کی اوسکی روبرو سب برادر یار خویش و اقربا اصغر معصوم کا حلق ضعیف

اسطرح ہو زخمی تیر بلا اپنی بابا کی تڑپ کر گود مین دم مین ہو وہ راہی راہ بقا

اور سکینہ بہی بلک کر یون کہے ہای میرا چہوٹا بہای کیا ہوا رنج سب یہہ دیکہہ کر شاہ دین نا

ہون ذبیح خنجر قوم دغا ملک دنیا سی کرین اوسدم سفر چہوڑ کر سب کو بدشت کربلا

ای یزید بیوفا تیری سبب یہہ ہوا ہی حال آل مصطفیٰ تو بہی دنیا کی لیی آخر ہوا بدبخت

دین اپنا کو ڈبویا مطلقا اور دنیا بہی تیری ساتہہ کچہہ ای لعین دین کی ہرگز وفا

جانتا ہی تو جی بی وفا کو رہنا جب گذرتا ہووگا تجہہ پر ماجرا دیکہہ لیگا حشر کی بازار مین

اس عذاب کی جو تجہی ہوگی سزا دوستان آل احمد کو تمام بالحقیقت صبر و رحمت دی خدا

دلربا سی دل اونکا ہو چور ہی وصال ازم جہان کی یہہ دعا

فصل

جا بیٹہی جانا کہ حضرت زین العابدین مدینہ مین گوشہ نشین رہی اور کسی کی لڑائی جہگڑی مین

اوس مردود کی کعبه الله پر بھی که مکه معظمه مین عبد الله بن زبیر تھا لوگون
کی بھی انہی یزید مرید کی حاکم کو وہان سی نکال دیا پس وہان جنگ عظیم ہوئی اور
کو اوس ملعون کی فوج نی منجنیق اور گولی پتھر مارے که حجر الاسود ٹوٹا اور
مین آگ لگا دیے وہ فوج مردود وہان لڑ رہی تھی که یزید پلید کی مرنے کی
آئی اور وہ فوج شام کی ملک کو پھر گئی اور مکه معظمه ناپاکون سے دفع ہو
سی صاف اور خالص اور منزه ہوا لکھتی ہین سبب موت اوس ناپاک ناہنجار
سیه کار مردم آزار رانده درگاه کردگار کا یہہ تہا که ایک رات شراب کی نشه
مین چور تھا اور خمار باده کبر سی مخمور تھا که بحالت مستی اور بی شعوری مین
اوٹھہ کر چلا که پاون نی لغزش کھائی اور گرا اور سر نامبارک اوسکا زمین
سی ٹکر کھا کر پھٹ گیا پس فرشتی دوزخ کے اوسکی روح ناپاک کو گھسیٹہ
کر اسفل السافلین کو لیگئی والله اعلم لکھا ہی که چونسٹھہ برس تھی ہجرت
کا جب که یزید موا اور دار الجزا کو گیا الغرض حضرت امام حسین ع کے
تیسری برس اوس مردود نی موت پائی اور اوس پر لعنت کرتی ہی ساری
صدور یغ و اصلی حکومت چند روز کی اور بنا بر محبت دنیا پر سارو سوز کی
صاحب لولاک سی ایسا بدی کی که جسکی سبب حاصل طعن اور لعن ابدی
ولا پراد تزر مذا اوس مردود کی خلافت سی محروم رہی اور خزانب و
مغموم رہی نسل اوس بدبخت کی ایسی منقطع ہوئی که نام و نشان اونکا
پلید مصداق خسر الدنیا والاخرة کا ہوا
اور برچھا توبی اولاد سی بچے کیا گیا آه اپنی زندگی کی

نہ امیر یزید کی مجلس مین بہیجے تہے اہل مدینہ اور انصار کا اوسکی بیعت سے پہیر
پس سب لوگ مدینہ کے اوسکی حرکتون سے خفا اور پلید نہایت بیزار ہو گئے اور
بیعت سے پہر گئے اور عبداللہ بن حنظلہ سب نے بیعت کی ... مدینہ منورہ
کی لوگون کا حال اور تفصیل لشکر یزید ... سنہ ترسٹہ ہجری سی ... مدینہ پر
اور مسلم بن عقبہ کو سردار لشکر کا کیا اور مدینہ کی ... جانب کی طرف اور
طرف مدینہ کی خندق کہودی تہی جبکہ مقابلہ ہوا دونون فوجون مین مدینہ منورہ کی
فوج غالب آئی اور فوج یزید کے قریب تہا کہ شکست مدینہ کی فتح پاوے اور فوج
مدینہ کی شکست کہا دی کہ مروان نے گہر اندر مدینہ کی تہا اور فوج مدینہ سی ظاہر مین
مل رہا تہا دغا کی اور فوج یزید کو ایکطرف مدینہ کی اندر بلا لیا پس فوج پلید نے
اندر آتے ہی قتل عام شروع کر دیا جب کہ قوم لعین اوپر اہل دین کے غالب آئے
خراب مدینہ کا اور پاس روضہ مطہرہ کا اون مردودون نے کچہہ نہ کیا اور فساد و
ظلم برپا کیا قریب تین سو اصحاب کی شہید ہوئے اور سات سو حافظ اور قاری
شہید ہوئی اور اون ناپاکون نے ایسی ایسی بے ادبیان اور حرمتیان کین کہ دل کو
اونکی لکہنی کا گوارا نہین اور قلم کو اونکی تحریر کا یارا نہین اگرچہ معتبر کتابون مین
سب کچہہ لکہا ہی لیکن ایسی نہین لکہا جاتا الغرض جو کہ یزید کی بیعت کرتا تہا
اوسکو چہوڑ دیتے تہے اور جو انکار کرتا تہا اوسکو بے تامل قتل کر دیتے تہے اور اس لڑائی
کا نام واقعہ حرہ بہی کہتے ہین اوس زمین کو جہان یہ بہت ہوئی ہین
جس جا کہ جنگ ہوئی تہی سنگستان تہا اور مسلم بن عقبہ کو مسرف کہتے ہین کہ اوسنے
قتل مین اسراف یعنی زیادتی بہت کی تہی فوج یزید پلید کی جب حکم ...

ہاتی جاتا کہ یزید پلید نی طرح طرح کیسے ظلم اور گناہ اور فسق و فجور کئی کہ اوسکی
حد اور انتہا نہین چنانچہ عبداللہ ابن حنظلہ کی روایت سے ثابت ہوتا ہی کہ لوگون
کو اوسکی عمل اور اوسکی مصاحبون کی فعل دیکہہ کر یہہ گمان گذرتا تہا کہ آسمان پر
سی پتہر برسینگی اور یزید نماز ترک کرتا تہا اور شراب پیتا تہا اور نکاح کر دیتا
تہا ماکی بیٹی سی اور بہائی کا بہن سے اور باپ کا جبتی سی اور روایات سی
ظاہر ہوتا ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نی پہلی ہی یزید کی بدذاتی اور شرارتی
کی خبر دی ہی چنانچہ فرمایا ہمیشہ امر امت میری کا قایم ساتہہ عدل اور خیر کی رہی
گا یہانتک کہ اول رخنہ ڈالیگا امر امت مین اور امر دین مین ایک مرد بنی امیہ
مین سی کہ نام اوسکا یزید ہوگا اور فرمایا اول کہ میری سنت کو اور میری
طریق کو بدلیگا ایک شخص بنی امیہ سی ہوگا کہ اوسکو یزید کہتی ہونگی وعلی ہذا القیاس
حضرت ابو ہریرہ کہ بڑی اصحابی مین کہا کرتی تہی کہ خدایا پناہ مانگتا ہون مین
تجہسی اوس زمانہ سی کہ ساٹہوان برس ہجرت کا شروع ہوگا اور پناہ مانگتا
ہون مین سرداری اور حکومت لڑکون یعنی نوجوانون نابالغون کی سی پس
قبول کی حق تعالی نی دعا اونکی کہ وفات پائی اونہون نی اوس زمانہ مین کہ ہجرت کی برس
انسٹہہ ٥٩ تہی اور حکومت یزید کی ہوئی ساٹہوین برس ہجرت کے آخر مین مدینہ کی
لوگ ایک نی شہادت حضرت امام حسین ع کا حال دریافت کرکر یزید پلید کی بیزار ہوکر
آئی تب سے بیہان سنا اور معلوم کیا اونہون نی کہ یزید طرح طرح کی شرارتین کرتا ہی اور رات
دن حرام کی کامون مین غرق رہتا ہی اور شکاری کتون اور بندرون سی کتون کیسا
ہمکا ذکر کرتا ہی اور اونکو اپنی پاس بٹہاتا ہی اور اونسی کہیلتا ہی اور طنبورہ اور

اوسوقت اوسکو بی رحم کہا کہ پانی لا ایک جام آبکو لاکر دیا اور آپنی لب سی لگایا تہا کہ ایک
ملعون نی تیر مارا اور آپکی تالو مین جا لگا اور پانی پینا نصیب نہوا آپنی اوسکی لیے
بد دعا کی پس ہوگئی گرمی آگ کی سی اوسکی شکم مین اور سردی برف کی [illegible] اوسکی پیٹ
مین اور آگی اوسکی برف رہتی تہی اور پنکہا ہلایا جاتا تہا اور پیچہی اوسکی تنور رہتا
تہا اور عطش عطش پکارتا تہا اور دودہ اور پانی اور ستو بقدر خوراک پانچ آدمیون
کی اوسکو پلاتی تہی لیکن پانی طلب کئی جاتا تہا وہ یہانتک کہ پیٹ پہول کر مر گیا
اور پیٹ پہٹ گیا روایت ہی اون ظالمون نی جو اسباب حضرت امام حسین کا
اور اہلبیت کا لوٹا تہا اور غارت کیا تہا جسنی کہ آپکا پیراہن پہنا تہا وہ بڑی
بیماری مین گرفتار رہا اور بال اوسکی سر کی اور ڈاڑہی کی جہڑ گئے اور جسنی
پائجامہ آپکا پہنا تہا وہ شل ہوگیا مرتی دم تک جگہ سی ہل نہین سکا اور جسنی کہ
آپکی دستار باندہی تہی وہ اسی کوڑہی ہوگئی اور جسنی کہ آپکی زرہ پہنی تہی وہ دیوانہ
اور بیعقل ہوگیا فائدہ جاننا چاہیے کہ روایت ہی [illegible] حضرت [illegible] سی کہ
آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نی فرمایا کہ جبرئیل علیہ السلام نی کہا تہی کہ حق تعالی نی فرمایا
ہی کہ قتل کیے ہین مینی یحیی پیغمبر کی خونکی عوض مین ستر ہزار آدمی اور قتل [illegible]
[illegible] حسین کی خونکی عوض مین ستر ہزار اور ستر ہزار آدمی [illegible] ہزار
[illegible] ہوا کہ بعد شہادت حضرت امام حسین [illegible] عراق اور اہل
[illegible] اتفاقیان اور دشمنیان ظاہر ہوئین اور زمین عرب مین
[illegible] کے اور [illegible] اور شام کی فتنہ اور فساد اور جنگ

ہی کہ انحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نی لعنت
ہی میں اوز وہ شخص بہی حاضر تہا کہ اوسکا منہ کالا ہوگیا روایت ہی ابن
ہسکو اور اوسکی مونہہ پر تہوکا وہ پایس چہرہ اوسکا سر کا ہوگیا روایت ہی ابن
ہوری سی کربلا کی بستی میں ایک شخص نی ضیافت کی تہی اور لوگ اوسکی گہر
جمع ہوئے تہی الیس میں یہہ ذکر کرتی تہی کہ جو کوئی قتل حسین ع کا شریک ہوا
وہ بہت بری حال سے موا اور بد موت اوسکی پایے ضیافت کرنیوالی نی
کہا کہ وہ شخص بہی حاضر تہا اور شریک تہا کچہہ بہی نہین ہوتا یعنی لوگون کے
بات کو جہوٹ جانا پس پچہلی پہر رات کو چراغ کی بتی کو اوکسانی لگا کہ اگ چراغ سے
اوسکی بدن کو لگ گئی اور جلکر کوئلی کے مانند ہوگیا اور بعضون کو اون ظالمون مین
سی مرض عطش کا ہوگیا کہ بہترا پانی پیتے تہی اور پیاس نہ بجہتی تہی روایت
ہی ایک مجلس مین لوگ بہت بیٹہی تہی وہ یہہ ذکر تہا کہ جتنی حسین ع کے قتل
پر مددگی اور شریک ہوا وہ سب کچہہ نہ کچہہ بلا بری مرگی سے پہلی ایک شخص
کہ اس امر شنیع مین شریک تہا اور ہنوز صحیح سالم تہا اس بات کا انکار کیا جس
کو درست کرنی لگا کہ چراغ سے اگ اوسکو لگی اور جلا جلا پکارتا تہا یہان تک کہ
فرات مین جا پڑا اور غوطے مارے لیکن اوسی حال مین گرفتار رہا یہا
تک کہ موا اور ایک شخص نے بوقت بند ہونی پانی کی کربلا مین حضرت امام
کی حق مین کہا کہ حسین اپنی نین گویا جگر اسمان کا جاتا ہی لیکن اب اسمان
ایک قطرہ پانی کا بہی نہین برساتا ہی سنکر کہا الہی اسکو پیاسا مار پس اوسکو
ہوگئی ہر چند پانی پیتا تہا لیکن پیاس نجاتی تہی اسی حال مین وو فرح کو ہوگیا
ہی جسوقت حضرت امام حسین ع زخمون سی چور ہوئی اور گہوڑے سے

اور آپ نی حسین ابن علی کی قاتلون مین سی اوس شخص کو بہی ہات سی اپنی [illegible]
اور اس شخص کو بہی لعنت کی اور ایک سلائی اوس خون سی بہر کر اوسکی آنکہہ مین بہی
دی پس صبح کو جو یہہ اوٹہا تو اندہا تہا اور ایک شخص نی آپ کی سر مبارک کو اپنے
گہوڑی کی ہرنی سے باندہا تہا اوسکا موںہہ توے سی بہی کالا زیادہ ہو گیا تہا اور
ہر رات وہ شخص خواب مین اوسکو اوٹہا کر ایک جگہہ آگ کی قریب لیجاتی تہی
اور وہ آگ بہت تیز ہوتی اور شعلہ مارتی اور اوسکو اوس آگ مین ڈالتی اور
جلاتی غرض ہر رات یہہ واردات اوس پر رہتی یہان تک کہ برے حال سے
وہ موا اور ایک بوڑہی نی آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خواب مین
دیکہا کہ آپکی روبرو ایک طشت لہو کا بہرا ہوا رکہا ہی اور حضرت امام حسین
کی قاتلون کو آپکی سامنی لاتی ہین اور آپ اونکو لہو لگاتی ہین یہان تک کہ اوس
شخص کو بہی لیگئی اوسنی کہا مین تو اوس لڑائی مین حاضر نہین ہوا آپ
نی فرمایا کہ ہنستا تو بہی تہا اس امر کو یہہ فرما کر اپنی اونگلی بہی اس شخص کی
طرف اشارت کی صبح کو اندہا اوٹہا اور یہہ حال یاروں سے کہا اور ایک
ملعون [illegible] نی حضرت امام برحق کے حق مین کہا کہ قتل کیا گیا فاسق
[illegible] حق تعالی نی دو ستارے اوسکی آنکہون پر ڈالی کہ وہ نابینا
[illegible] مین کہ موںہہ اوسکا خوک کا یعنی سوور کا ہو گیا تہا
[illegible] کہا کرتا تہا حضرت علی مرتضی کرم اللہ وجہہ کو اور
[illegible] جمعہ کے دن چار ہزار بار اوسنی دیکہا خواب
[illegible] پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے شکایت اوسکی کرنی

جواب حضرت امام حسن بصری نے کہا انہوں نے فرمایا کہ شاید تونے کوئی نشانی کوئی بھی
اُن شمشیر کے ساتھ کہا ہان پایا تہا مینے سر حسین ع کا زیر بیچے خزانہ مین مین نے
اوسپر سات کپڑے لپیٹے اور باجماعت اوسپر نماز پڑہی اور اوسکو زمین کہودکر اوسکی
نیا دی پس حضرت امام حسن بصری نے فرمایا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مہربانی کا
یہ ہی سبب ہے سلیمان ابن عبد الملک نے کہ بادشاہ تہا اس تعبیر پر بہت مال واسباب
حضرت امام حسن بصری کا بخشش کیا فائدہ جاننا چاہئے کہ واقعہ مین لکہا ہے قتل
کئی گئی حضرت امام حسین ع کی ساتہہ کربلا مین اٹہائیس مرد اہل بیت سے کہ وہ بیٹے اور
بہتیجے اور بہائی آپکی تہے اور بعضی روایت مین ہے کہ اکیس مرد تہے اہل بیت
سے جو کہ آپ کی ساتہہ شہید ہوئے کہا حضرت امام حسن بصری نے کہ نہ تہا مانند
اونکے اوسدن ایک آدمی بہی روے زمین پر یعنی اونکی مثل بزرگی اور خوبی
مین زمین کے پردہ پر کوئی نہ تہا

تیرہوان سوال

یہ ذکر حال قاتلان اہل بیت کی اور یہ بیان نشان نوا امام سے کے *
علماے تاریخ دان اور فضلاے عالیشان لکہتے ہین کہ جو جو شخص شریک تہا قتل حسین
ابن علی مین دنیا مین بہی وہ گرفتار عذاب الٰہی کا ہوا اور مورد عتاب عالم نباہی
کا ہوا یا وہ قتل کیا گیا برے حال سے یا اندہا ہوا یا اوسکا کالا منہہ ہوگیا
یا اوسکا مال و دولت برباد ہوگیا تہوڑی مدت مین چنانچہ ایک گروہ دیکہا خواب
مین پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکہا کہ آستین آپکی چڑہی ہوئی ہین اور ہاتہہ
مین شمشیر برہنہ ہے اور آگے آپکے نطع ہے یعنی زیر انداز چمڑے کا بچہا ہوا ہے

"ا ادبیشا اور جمع کئی ہین بعضی روایات سی ثابت ہوتا ہی کہ یزید نی اسباب
سفر کا واسطی اہل بیت کی تیار کیا اور سب کی واسطی پوشاک اور خرچ راہ
اونکی مہیا کیا اور نعمان ابن بشیر کو کہ یار پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم کی ساتھہ تیس ہزار سوار مکمل سے ہمراہ رکاب حضرت زین العابدین
کی اور اہل بیت کی کر دیا اور واسطی محافظت اور نگہبانی کے بہت سے
تاکید کر دی اور سر حضرت امام حسین ع کا اور سر شہیدون کے حضرت امام
زین العابدین کے حوالہ کئی نعمان بشیر بہت تعظیم اور تکریم سی اہل بیت کو ساتھہ
لیکر مدینہ کی طرف روانہ ہوئے اور راہ مین خدمت آل نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
... بجا لائے اور سب کو راضی رکھا اور اہل بیت نی بہت دعاء
... پہونچین تاریخ صفر کی حضرت امام زین العابدین اور اہل بیت
... مین پہونچی ... سر حضرت امام حسین ع کا بدن سی لگا کر پہر دفن کیا
... بھی ... کی بدنون سی ملا کر دفن کئی پہر قطع مسافت
... پہنچی ... مدینہ کی ... زاری اور اصحاب اور اولاد
... خورد و کلان کا شور و فغان خارج از
... کہ جسدن اہل بیت مدینہ منورہ
... حضرت امام زین العابدین نے
... ہی کہ سر حضرت امام حسین ع
... صلی اللہ علیہ وسلم
... حسینی بہہ خواب

سمرہ نے کہا سبحان اللہ تجکو صحبت کا تو پاس ہوا اور فرزند رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کی ہونیکی رعایت کو تونے نہیں چھوڑا حضرت سمرہ کی بات سے خلایق کو کمال
رقت اور زاری ہوئی صواعق میں لکھا ہے کہ اوسوقت اوسکی دربار میں
ایلچی بادشاہ روم کا حاضر تہا یہہ احوال سنکر اور دیکھکر بہت تعجب کیا اور
کہا کہ ہماری ملک میں بعضی جزیرہ میں سم حضرت عیسی پیغمبر کے خر کا ہے اور ہم
لوگ یعنی نصاری ہر برس دور دور سے آکر اوس سم کا حج کرتے ہیں اور نذر
نیاز بہت چڑہاتے ہیں اور اوس سم کی اسقدر تعظیم کرتے ہیں کہ جس قدر تم
کعبہ کی تعظیم کرتے ہو یعنی فقط اپنے واسطے کہ وہ ہماری پیغمبر کے گدہے کا سم
ہے اور تم عجب مسلمان ہو کہ تم نے اپنے پیغمبر کے فرزند کو قتل کیا گواہی دیتا ہوں
میں کہ تم ناحق پر اور باطل پر ہو اور اوس وقت ایک یہودی بہی حاضر
تہا اوسنے کہا کہ مجہہ میں اور داود پیغمبر میں ستر واسطے ہوتے ہیں یعنی
ستر پیڑہی ہوتی ہے یعنی وہ حضرت داود علیہ السلام کی اولاد میں تہا اور اوس واسطے
یہود میری تعظیم کرتے ہیں تم عجب لوگ ہو کہ قتل کیا تمنے اپنے پیغمبر کے فرزند کو
القصہ اہل بیت نبوی بموجب حکم یزید کی اوسکی محل خاص میں اترے اور کئی
دن وہاں مقام کیا بعد چند روز کے اور حویلی میں تشریف لیگئے اور کئی دن وہاں
مقام کیا کہ بی بیان کوفہ کی تعزیت کیلئے اور ماتم پرسی کیواسطے آتی تہین
اور اوس اثنا میں کلام اور سوال وجواب کہ درمیان حضرت زینب اور
یزید کی اور درمیان حضرت امام زین العابدین کے اور یزید پلید کی ہوئے تہے
اون کا بیان بہت طول پر کہتا ہے اور لوگو...

کہا والعدمین بدون قتل حسین کی تمہاری اطاعت سی راضی ہوتا اور حسین
میری پاس آتا تو مین گذر کرتا لعنت ہو جو ابن زیاد پر کہ اوسنی حسین ع کو قتل
کروایا اگر مین اوس لڑائی مین ہوتا حسین ع کا سب کہنا مانتا اور اپنی فرزندون
کو اگر مین اوسپر فدا کرتا تو مضایقہ نہ تہا کہ وہ فرزند فاطمہ کا تہا اکثر کتابون
مین لکہا ہی کہ یہہ باتین یزید کی ظاہر کی تہین تو لوگ لعنت اور نفرین نکرین
اور باطن مین اور دل مین یزید بہت خوش ہوا اور ابن زیاد سی بہت
راضی ہوا کہ اوسکو اپنا اسقدر مصاحب اور مقرب کیا کہ اپنی محل مین اوسکو
جانی کی پروانگی دی اور اپنی عورتون کے پاس جانیکی اجازت دی یعنی
اوس سے کچہہ پردہ اور ستر ہی نکہا اور اکثر کتابون مین لکہا ہی کہ جسدن سر
مبارک دمشق مین آیا ہی یزید نی اپنی شہر کی اور دربار کی محل کی زینت اور
آراستگی بہت کی ہی اور فوج کو آراستہ کیا ہی اور دہل اور نقارہ جابجا بجتی تہے
گویا کہ عید کا سامان بنایا تہا اور سر مبارک کو سونی کی لگن مین اپنی روبرو
رکہا تہا اور ایک چہڑی ہات مین تہی کہ اوسکو لب و دندان پر حضرت امام مظلوم
کی مارا اور کہا کیا خوب لب و دندان تہی حسین ع کی سمرہ ابن جندب رضی اللہ
عنہ بحسب اتفاق کے اوسدن اوسکی دربار مین تہی اور وہ پیغمبر صلی اللہ علیہ
وسلم کی اصحاب مین سے ہین اونہون نی پکار کر کہا کہ ای یزید کاٹی اللہ تعالی
تیرا ہات کہ تو نی لکڑی اوس مقام پر مارے ہی کہ جسمقام پر پیغمبر صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم بوسہ دیا کرتی تہی یزید پلید نی غصہ مین آکر کہا کہ اگر پاس
صحبت پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا مجکو نہوتا تو مین تجکو گردن مارتا سمرہ نے

جنبش کرتی مین پاس آیا سنا کہ یہہ آیت پڑہتی ہین وسیعلم الذین ظلموا
ای منقلب ینقلبون یہہ حال دیکہکر بہت تعجب کیا اور پوچہا کہ یہہ سر کسکا ہی کہا کہ حسین ابن
علی کا پوچہا اسکی کون ہے لوگون نی کہا فاطمہ بنت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم
پوچہا یہہ قیدی کون ہین کہا کہ یہہ حسین عم کی اہل بیت ہین وہ یہودی سنکر بہت
رویا اور کہا کہ اگر اسکی نانا اور باپ کا دین حق نہوتا تو یہہ کرامت اسکی سر سی
ظاہر نہوتی یہہ کہکر کلمہ شہادت کا پڑہا اور اوسی وقت مسلمان ہوا عمامہ اپنا
ٹکری ٹکری کر اہل بیت کی بی بیون کو بہیجا اور پیراہن خز کا کہ پہنی ہوئی
تہا اوتار کر ساتہہ ہزار درم کی نزدیک حضرت امام زین العابدین کی بہیجا موکلون اور
نگاہبانون نی اوسکو بہت سرزنش کی اور برا بہلا کہا اور درپی اوسکی بیحرمتی
کی ہوتی یحیی کہ جرعہ شراب عشق اہل بیت سی سرمست ہوگیا تہا مقابل اون
پلیدون کی ہوگیا آخر کو تلوار چلی پانچ مردود کو یحیی نی فی النار کیا پہر آپ بہی جام
شہادت کا پیا اب تک مزار اوسکا مشہور اور معروف ہی حیران کی دروازی
پر اور خلقت یحیی شہید کہتی ہین اکثر خلق کی دعا اوس مزار پر بارگاہ الہ
مین قبول ہوتی ہے واللہ اعلم بالصواب جاننا چاہیی کہ کربلا سی کوفہ تک اور
کوفہ سی لیکر دمشق تک اسقدر روایات قافلہ اہل حرم کی اور کرامات بیشمار
کی اور قضایا اثنا راہ مین درپیش آئی ہین کہ بیان اونکا دفترون مین نہین
آسکتا ہی پس اس مختصر مین تو کب سماسکتا ہی القصہ بعد طی منازل او قطع
مراحل کی دمشق مین پہونچی اور شمر سر مبارک کو آگی یزید کی لیگیا اور سب
قصہ مفصل کہا یزید پلید نی زیر تخت سر اپنا نیچی رکہا بعد ایک ساعت کی سر اوٹہاکر

کا سر مبارک لیجاتی تھی معمول انکا یہہ تھا کہ جہان مقام کرتی تھی سر مبارک کو [illegible]
رکھکر گرد اوسکی چوکی پہرہ متعینات کرتی تھی اور جشن مناتی تھی ایک منزل
مین ایسا اتفاق ہوا کہ مقام ہوا ایک دیر کے پاس کہ وہان ایک راہب رہتا تھا
یعنی ایک عبادتگاہ نصاری کی تھی جیسی کہ جنگل مین زہد اور ترکیہ تجرد کا
ہوتا ہی اور اوس مین ایک عبادت کرنیوالا سرگروہ رہتا تھا اور اوسکی نام
اور چیلا [illegible] پس اوس راہب نے پوچھا یعنی یہہ کون لوگ ہین اور کیسی یہہ سر
ہین پس لوگون نے مفصل یہہ قصہ بیان کیا راہب نے کہا یہہ حرکت کرنیوالی
بری قوم ہی اگر عیسی علیہ السلام کو بیٹا ہوتا تو ہم اوسکو اپنی آنکہون پر رکہتی
پس اے بری قوم ہو دس ہزار دینار مین تمکو دیتا ہون جو تم آجکی رات
یہہ سر مجکو دو رات بہر کیواسطی وہ لوگ کہ سر مبارک کی نگہبان تھی راضی
ہوئی اور سر مبارک ایک رات کی واسطی اوس راہب کی حوالہ کیا اور اوس راہب نے
سر مبارک کو غسل دیا اور خوشبو لگائی اور اپنی گودی مین سارے رات
رکہا اور صبح تک دیکہہ دیکہہ کر سر مبارک کو اور چہرہ منور کو روتا رہا جب
صبح ہوئی وہ راہب اور اوسکی سب چیلی اسلام لائی اور مسلمان ہوئی سوا اسکے
[illegible] ایک نور کہ سر مبارک سی آسمان تک پہونچا تہا کہ اوس
[illegible] تہا اور وہ راہب اور اوسکی خادم مشرف باسلام
[illegible] ہمیشہ خدمت اہل بیت کی اونکا ہمیشہ رہا روضۃ
[illegible] مین یحیی یہودی نے اس قافلہ کو دیکہا اور
[illegible] حسین علیہ السلام کی سر کی دیکہا کہ لب جنبش کرتی

سرون کو ہمراہ شمر ذالجوشن کی ساتھہ پانچہزار سوار سے یزید پلید کی پاس بہیجا اور شام اور دمشق کی طرف کہ وہان یزید تہا یہہ قافلہ روانہ ہوا لکہی ہین کہ ہر منزل مین کرامت سر مبارک سی ظاہر ہوتی تہی صواعق محرقہ مین لکہا ہی کہ جب وہ لوگ کوفہ سے چلی تو پہلی منزل مین جب کہ مقام کیا اور سر مبارک کو لیکر پہرنی لگی گلیون اور کوچون مین ایک دیوار مین سے ہات نمودار ہوا اور اوس ہات مین لوہی کی قلم تہی اور اوس ہات نی ایک سطر لکہی خون سے سبب وہ لوگ سر مبارک کو چہوڑکر اری خوف کے بہاگی اور وہ سطر یہہ بیت تہی نظم

اترجو امة قتلت حسینا شفاعة جده یوم الحساب

کہ مضمون اوسکا یہہ ہی ابیات آیا کس منہہ سی رکہین گی وہ امید جنہون نی ہی کیا شبیر کو قتل کہ جد اوسکا شفیع اپنا ہی ہوگا شفاعت کو ذرا ہی عفو مین دخل غرض ہوگی تہ وہان ہوگی شفاعت یہ ہی اوس قوم کی امید سی اصل یہہ روایت ہی منصور بن عمار سے اور ایک روایت یہہ ہے کہ یہہ بیت پائی گئی لکہی ہوئی ایک پتہر پر انحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رسالت سی تین سو برس پہلی کہ اوسکی تاریخ کتبہ سی معلوم ہوا اور یہہ بیت لکہی ہوئی ہی ایک کنیسہ مین روم کی زمین مین اور کوئی نہین جانتا کہ کس نی لکہی ہی اور ایک روایت ہی کہ اون دنون مین کوئی شخص اپنا مکان بناتا تہا ایک جگہہ جو زمین کہودی تو وہان سے ایک لوح یعنی تختی نکلی کہ اوسپر یہہ بیت لکہی ہوئی تہی حضرت ابراہیم خلیل اللہ کی ہات سی لکہی تہی اوسپر حضرت ابراہیم کا تہا صواعق مین لکہتا ہی کہ وہ لوگ حضرت امام حسین کا

سالہا سال انکو ملایا اور اسباب سفر سامان کی ہمراہ انکو بتایا جب وہ
تواریخون سے جانا اب تھوری دیر کی بعد بابل میں پہونچ ملاحظہ کیا اور وہ
لی تو کیا دیکھتی ہیں کہ ترانہ بجا اور ہی اور جلتی ہیں کچھہ اور ہی اور بانہ بجا
اور ہی ہو وہ اونٹ ذرا آمین نیس انتخاب ادب
لی خدا کی قدر قوت او دیکھہ کر تعجب کیا زید بن ارقم انتہا میں کہ سب
نے یہہ آواز سر مبارک میں سے سنی فرمایت سی ناال میری بولنا بر
اٹہی ہو گئے اور کہا میں نے کہ واللہ یا ابن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کہ امر تیرا سب سی زیادہ عجب کا مقام ہی اور ایک روایت ہے کہ
وہاں کو ٹنگے گہرکی میں بیٹھی ہوئے کلام اللہ پڑھتی تہی اور جہہ
اوس وقت تلاوت کرتی تہی کہ سر مبارک گہرکی کے پاس پہونچا اور سر
مبارک میں سے یہہ آواز آتی اَمْرِی اَعْجَبُ رُقّاً عَجَب یعنی امر میرا
عجیب ہی اور سب سی زیادہ تعجب کی جگہہ ہی زید ابن ارقم نے سنکر
کہا سچ فرماتا ہی تو یا ابن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لکھا ہی کہ
سر مبارک حضرت امام حسین عم کا سب سروں کی بیچ میں اس وجہہ سی تہا کہ جیسی
چاند چودھوین رات کا ہوتا ہی ستارون میں اور خوشبو گیسو مبارک کی مشام
جان میں پہونچتی تہی خوشتر عنبر اور مشک سی فرد بوی جان می ترید از باد صبا
این بوچہ بوست مشک را این بو نباشد نکہت گیسو او ست فرد ہندی
بوی جان باد صبا سی چلی آتی ہی اوسکی گیسوکی ہی بو مشک میں یہہ بو نہیں کہان ہی
القصہ بعد اسکی ابن زیاد نی اہل بیت کو قیدیون کی مانند اور سب سرون کو

محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہوگا اور شفاعت تیری کریگے۔ والا باپ تیرا ہوگا
زیاد و لطیفہ اسمن نقل مین یہہ ہے کہ زیاد حرامی ہی اور یہہ بات مشہور اور معروف
ہی ابن زیاد یہہ رمز سمجہہ گیا اور غصہ مین آیا اور کہا کہ قسم خدا کی ای ابو برزہ
اگر تو میری سایہ حمایت مین ہوتا تو مین تجکو گردن مارتا اور احوال ابن زیاد کی
سیطنت اور حرام زدگی کے کتابون مین بہت لکہی ہین کہ اس رسالہ مین گنجائش
اونکی لکہنی کی نہین ہے۔ القصہ ابن زیاد بدنہاد نے حکم دیا کہ سر مبارک حضرت امام
حسین ع کا اور سر سب شہیدون کا نیزون اور برچہیون پر رکہہ کر کوفہ کے
شہر مین گشت کرو لکہا ہی کہ اسلام مین اول سر کہ نیزہ پر رکہا گیا ہی وہ سر
مبارک حضرت امام حسین ع کا ہی کہ یہہ رسم کبہی کسی ظالم نی نہین کی ہی فرد
سر فرزند ارجمند نبی بر سر نیزہ ست بو العجبی فرد و شنیدی فرزند ارجمند نبی کا
سر شریف نیزہ کی سر پہ ہووے نہایت عجیب ہی زید ابن ارقم نقل کرتی ہین کہ جو
سر مبارک شہزادہ کونین حضرت امام حسین ع کا نیزے پر رکہہ کر کوچون اور گلیون
مین پہراتی تہی مین اپنی کوٹہی کے کہڑکی مین بیٹہا تہا کہ سر مبارک جب اوس کہڑکی
پاس آیا تو مین نے دیکہا کہ زبان مبارک پر آیت کلام اللہ کی جاری ہی ہے اور
آواز بر ہمنی کی جلی آتی ہے اور لب مبارک ہلتی ہین اور وہ آیت یہہ ہے
اِنَّ اَصْحَابَ الْكَهْفِ وَالرَّقِيْمِ كَانُوْا مِنْ اٰيٰتِنَا عَجَبًا
حاصل معنی آیت کا یہہ ہی کہ حق تعالی فرماتے ہین تحقیق اصحاب کہف ہمارے
قدرت کی نشانیون سی تعجب کرنیوالی تہی کہ حق تعالی نی بادشاہ کافر کے ہاتہ سے
اونہین بچایا اور ایک پہاڑ کی کہو مین چہپایا کہ وہان کسی کا گذر نہین اور

تو حسین کو ایسا شریف اور بزرگ جانتا تہا تو کیون تو نے اوسے قتل کیا ابن زیاد نے
یہہ کہکر کہا قسم خدا کی تو مجہہ سے خیر کو نہ پہنچیگا اور تجکو بہی اوسکے پاس پہنچاتا ہون
مین پہر ابن زیاد نے حکم دیا اوسکی گردن مارنے کا کہ وہ دوزخ کی درکات جہنم مین
پہونچا حاصل جا پہنچا کہ یہہ معاملات کوفہ مین ہو رہی تہی کہ اس اثنا مین عمر سعد
قافلہ حرم کا ساتہہ لیکر کوفہ مین آیا اور اہل بیت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو روبرو ابن
زیاد کے لیگیا نظر ابن زیاد کی حضرت زین العابدین پر پڑی پوچہا یہہ کون ہے کہا کہ یہہ
علی فرزند حسینؑ کا ہے کہ بیمار ہے اوس موذی نے کہا کہ اسکو بہی گردن مارو کہ اسمین
حضرت زینب حضرت زین العابدین کی بدن سے چمٹ گئین اور بیقرار ہو گئین اور کہا
کہ پہلے مجکو قتل کر لو تو پہر اس لڑکے کو قتل کرنا اور حضرت زین العابدین نے فرمایا
کہ خدا تعالی کی راہ مین قتل ہوتا اور سر دینا ہماری میراث اور عادت ہے اور کرامت
شہادت کی ہمکو حاصل ہونی یہہ اللہ کی ہمپر بڑی عنایت ہے اور حضرت زینب نے ایسی
ایسے سوال و جواب سخت اوس مردود سے کئے کہ حواس اوسکے اوڑ گئے اور کہا
کہ زینب کیون نہ ایسی لسان اور دلیر ہو کہ بیٹی مرتضی علی کی ہے کہ وہ بہادر اور
شاعر تہا اور اپنی ملازمون سے کہا کہ مجکو اس گفت و گو سے نجات دو کہ ان لوگونکو
فلانے مکانمین فلانے گہر مین اوتارو ملازمون نے موافق اوسکے حکم کے عمل کیا لکہتے ہین
کہ ابن زیاد نے ابو برزہ کو بلایا کہ وہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب مین
[illegible] تہے اور اوس سے پوچہا کہ میرا حال اور حسین کا حال دن قیامت کے کیا ہوگا
[illegible] کہا خدا تعالی جانے کہا جو تیرے خاطر مین گذرتا ہے [illegible] دے اونہون
[illegible] مین کہ شفاعت کرنیوالا حسین علیہ کا اوسکا نانا محمد رسول اللہ

حدیث کرتا ہون مین اور سنتا ہون کو وہ بات کہ بہت ناخوش ہو تو اوراس
سی غصہ مین لاوئیے وہ بات تجکو وہ ہے کہ مین نے دیکھا ہی رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم کو کہ بیٹھایا تھا اپنی داہنی ران پر حسن عؑ کو اور بائین ران پر حسین عؑ کو پہر رکھا
ہاتھ مبارک دونونکے سر پر اور کہا تھا خدایا مین سپرد کرتا ہون دونون کو تیرے
اور تیری نیک بندون کے پس کیا کیا تو نی امانت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ساتھ کہ تہی
وہ امانت تیری پاس ای ابن زیاد روایت ہی کہ جسوقت سر مبارک حضرت امام حسین عؑ
کا ابن زیاد کے مکان مین لائے ہین تو اوسوقت اوس مکانکی دیوارون مین
سی خون جاری تہا روایت ہی کہ جسوقت رکہا گیا سر مبارک حضرت امام حسین عؑ
کا روبرو ابن زیاد بدنہاد کی تو اوسوقت قاتل حسین عؑ یعنی سنان بن انس
نخعی اس کام کا انعام مانگنی ابن زیاد بداعتقاد کے پاس آیا اور یہہ مضمون مین

ابیات املاء رکابی فضة وذهبا | فقد قتلت الملك المحجبا
ومن صلى القبلتين في الصبا | قتلت خير الناس اما وابا
ادبلکراوت ستما | في ارض نجد وحرما ویثربا

ابیات ہندی رکاب اوس شخص کی سونےسی اور چاندی سی تو بہر دیوے
کہ قتل اسنی کیا ہی شاہ عالیجاہ وہ ایسا نمازین دونو قبلہ کیطرف پڑہتا تہا
طفلی مین کہ اونمین ایک تو کعبہ ہی دیگر مسجد اقصی کیا ہی قتل اوسنی وہ
کہ جسکی باپ ماہین گیے بزرگ و برتر اولاد آدم کون ہی دنیا حرم مین
نجد مین یثرب مین بلکہ سارے عالم مین نہ اوسکا سا نسب کسی مین آہی
نہ ہی دیکہا پس غضبا ور غصہ مین آیا ابن زیاد یہہ بتین سنکر اور کہا اگر

خوبی کہ پہلی رہے سر مبارک حضرت امام حسین کا کوفہ کوئی گیا تہا ابن زیاد نی اپنی دربا[...]
مین وہ سر مبارک لیکر اپنی روبرو رکہا ایک لگن مین رکہا حضرت انس نی کہا اور وہ اصحاب[...]
اللہ سی ہین اوسوقت ابن زیاد کے دربار مین بیٹہا تہی کہ حسین ابن علی بہت[...]
رکہتا تہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سی اور یہہ کہہ کر انس روئے لکہتی ہین کہ ریش[...]
مبارک حضرت امام حسین کی خضاب کی ہوئی تہی ساتہہ وسمہ کے یا حنا کی روایت
ہی ترمذی سے کہ اوسوقت ایک چہڑی ابن زیاد بیحیا کی ہات مین تہی اور اوس
چہڑیکو مارا تہا حضرت امام حسین کی دندان مبارک پر اور اوس چہڑیکو لگاتا تہا بینی
مبارک سی اور اندر بینی کے اور کہتا تہا نہین دیکہا مینی ایسا حسن اور البتہ حسین کے دانت
خوب تہی روایت ہی ابن ابی الدنیا سی کہ اوسوقت نزدیک ابن زیاد کے زید ابن ارقم
[...]یا کہ جو مرد تہی اصحاب رسول اللہ سی صلی اللہ علیہ وسلم اونہون نی فرمایا کہ اوٹہا
[...]نی چہڑی کو لب و دندان حسین سی یعنی بی ادبی اس سر مبارک کے ساتہہ
[...]کر قسم خدا کی البتہ دیکہا ہی مینی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بوسہ دیا کرتی تہی
[...]ان ان دو لبون کے یہہ کہہ کر زید پہر رونی لگی پس کہا ابن زیاد بدنہاد نی کہ
[...]ے اللہ تعالی تری آنکہون کو ای زید اگر تو بوڑہا اور بی عقل نہوتا تو مین
[...]ت مارتا پس زید ابن ارقم کہڑے ہوگئی اور کہا تم غلام اور بردے ہوئے
[...]ت آج سی بعد کہ تمنی قتل کیا فرزند فاطمہ کو اور امیر اور حاکم کیا تمنی مرجانہ
[...]یا ابن زیاد کو قسم خدا کی کہ ابی اچہون کو تمنی قتل کیا اور برون کی اور
[...]یا فرمان برداری قبول کی پس عقل سی دوری ہی اوس شخص کو
[...]لت کو اور عار کو پہر کہا زید ابن ارقم نی کہ[...]

ہوسکتا تہا فائدہ جاناچاہیے کہ یہ احوال حضرت شہربانو کی تین روایتیں ہیں
بندہ درگاہ نصر اللہ کی نظر سے گذری ہیں ایک یہہ کہ بموجب وصیت حضرت امام
حسین علیہ السلام کی شہربانو بعد قتل حضرت امام حسین علیہ السلام کی اسپ ذوالجناح پر کہ آپ کے
سواریکا گہوڑا تہا سوار ہوئین اور وہ گہوڑا جنگل کو چلا گیا اعدا و سکی کسو پر
یہہ حال نہین کہولا کہ وہ گہوڑا کیا ہوا اور شہربانو کہان گئین اور روایت
دوسری یہہ ہے کہ کوئی شخص اونکی وطن کا اونکو ہمراہ اپنی اونکی وطن مین
لیگیا اور ملک نوشیروان مین اونکی گہر پہونچادیا اور روایت تیسری یہہ
ہے کہ حضرت شہربانو اہل بیت نبوی مین سدا رہین اور اہل بیت سے کہی ہے بندہ
ہو مین لکہی ہین یہہ روایت صحیح ہے واللہ اعلم بالصواب القصہ جب قافلہ اہل
حرم کا ساتہہ اہل ستم کی کربلا سے کوفہ کو چلا اثنا راہ مین شہیدونکی لاشون
پر گذر ہوا اور مخدرات حجرات عصمت نے تن بے سر خاک مین افتادہ دیکہی آلہ
و زاری و فریاد و بیقراری اہل بیت کی کہ اوسوقت کسقدر تہی امکان نہین کہ
تقریر او تحریر مین سماوے اور اثنا راہ مین بعضی لوگ مخالفون مین از
کردہ خود پشیمان ہوکر روتے تہے حضرت امام زین العابدین نے اونکو دیکہہ
کر فرمایا کہ یہہ جو روتے ہین انسے کوئی پوچہے کہ میرے باپ اور بہائیون اور چچاؤن کا
قتل کنہون نے کیا ہے یعنی آپ ہی تو قتل کیا ہے اور آپ ہی روتے ہین عجب قوم
ستمگار غدار ہین القصہ بعد روانگی اہل حرم و اہل ستم کی کربلا سے کوفہ کیطرف
موافق ایک روایت کی لوگ ایک گانوکی کہ نام اوسکا حاضریہ ہے یا غاضریہ ہے کربلا مین آئے
اور لاشین شہیدونکی اوسی سرزمین مین دفن کین بارہوین یا تیرہوین تاریخ محرم کی الغرض

ولا تحسبن اللہ غافلا عما یعمل الظالمون یعنی ای لوگون مت جانو تم کہ خدا غافل ہی ظالمون کے عمل اور فعلون سے یعنی ظلم کی سزا اونکو دیگا اور مظلوم کی داد اون سے لیگا اور غارت جو لوٹ کر لیگئی تہی راکہ ہوگیا تہا اور اونٹ جو لیکر ذبح کیئے تہی گوشت اونکا کڑوا اور زہر ہوگیا تہا **فصل** جاننا چاہیے کہ عاشوری کی دن عمر سعد نی سر مبارک حضرت امام حسین علیہ السلام کا خولی بن یزید کے سپرد کیا کہ کوفہ مین عبید اللہ بن زیاد کی پاس لیجا دیوے اور آپ اوسنی اوس دن اور اوسکی دوسرے دن کربلا مین مقام کیا اور اپنی لشکر کی لاشون کو جمع کیا اور اونپر نماز گذاری اور دفن کیا اور تن مبارک حضرت امام حسین علیہ السلام کا اور سب شہیدون کا صحراے کربلا مین درمیان خاک و خون کی پڑا رہا اور سب شہیدون کے سرتن سے جدا کروائی موافق ایک روایت کی تن شہیدون کی صفر کی بیسوین تک اسیطرح جنگل مین پڑے رہی اہل بیت نبوی جب دمشق سے پہرتی ہوئی دفن کیئے اور اہل بیت کی بی بیون کو اونٹون پر سوار کیا بارہوین تاریخ محرم کی وہ مردود یعنی عمر سعد ساتہہ اپنی حاجت و حشم کی قافلہ اہل بیت کو اور شہیدون کی سرون کو برچہیون اور نیزون پر رکہہ کر کربلا سے کوفہ کو لیچلا اور حال مستورات اہل بیت کا اس گنہ گار سے رقم نہین ہوسکتا لیکن یہہ یقینی جاننا چاہیئے کہ وہ اہل بیت طہارت اور آل و عیال رسالت سے کنف حمایت پروردگار کے اور سے سراپردہ عزت حضرت جبار کی محفوظ اور مصئون تہی کہ کسو مردود اور مطرود کی خیال فاسد کا اور نظر بد کا اوس طرف گذر نہیں سکتا

ر عالم بی اوسدن ایسی تصویر عیش و عشرت کی اور مثال سرور اور فرحت کی مثل ہی
ی ابیات بیا بنگر که عاشور است امروز جهان تاریک و بی نور است امروز
سینی کان نبی را نور دیده است بدست خصم شور است امروز بریده حلق لب تشنه
لگرگون سرازتن تن ز سر دور است امروز رخی چون آفتاب ست ای دریغا میغ تیغ
ستور است امروز ابیات ہندی دلا جان نواح عاشور ہی جہان ہی تیرہ و بی
نور ہی علی کا پسر نور چشم نبی نہتا آج مظلوم و مسحور ہے بہ اعدائی احوال اوسکا
لیا کہ تن سر سی اور تن سے سر دور ہی وہ رخ اوسکا چون آفتاب آہ اور دریغ
زیر میغ تیغ آج مستور ہی کیا ظلم ایسا اونہون نے وصال مسلمان وکافر سی
یہہ دور ہی ایضا روز عاشور است بردارید از سر تاج کبر و ندر بن ماتم بلابین
عنبر در گردن کنید چاک سازید از غم شاه شهیدان جیب جان قطره ہای زر جیب
دیده در دامن کنید ابیات ہندی روز عاشورا ہی تاج کبر سر سی تم اتار
اون بلاسن عنبر اس ماتم مین تم پہنی رہو جیب جان کو چاک اس غم سی کرو دا
مردمان قطره جیب چشم کی دامن کو اپنی پر کرو . فایده جاننا چاہیئی کہ جب
ظالمون نی خیمہ اطہر کو اور اسباب کو غارت کیا اور لوٹ لیا بس تہیلیان دینار
کی کہ لوٹ کرلی گئے ہی اونکو کہولا کہ آپسمین تقسیم کرلین اور بانٹ لیوین جو نہین
کہ کہولا کیا دیکھتی ہین کہ وہ دینار ٹھیکریان ہوگئی ہین اور انکی ہی سکہ کی
ایک طرف یہہ آیت لکھی ہوئی ہی وسیعلم الذین ظلموا ای
منقلب ینقلبون یعنی قریب جانین گی ظالم اور پہیر
گی کہ کسطرح اولٹ پلٹ ہوجاوینگے اور دوسری طرف یہہ آیت لکھی

کیا تو وہ ہی دن تہا قتل حسین کا کہ جسدن یہہ خواب دیکہا تہا روایت ہی ام سلمہ
سی کہا کہ جسدن شہید ہوا حسین ع اوسدن رات کی وقت غیب سی سنی اور سنی
نہی کہ کوئی یہہ کہتا ہی ابیات ایہا القاتلون جہلا حسینا ابشروا
بالعذاب والتذلیل قد لعنتم علی لسان داود وموسی وحامل الانجیل
کہ مضمون وسکا یہہ ہے ابیات ای قاتلان ابن نبی جاہلان تمام خوش ہو عذاب
ذلت و لعنت سی تم تمام موسی نی اور عیسی و داود نی تمہیں ہے کیا ہی لو یہہ تحفہ
لعنت بصبح و شام پس روتی تہیں اور رکہو لا تہیں شیشہ کو یعنی اوس شیشہ
کو کہ جسمیں مٹی اور کنکر کربلا کی رکہی تہی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا
تہا ای ام سلمہ جسدن کہ لہو ہو جاوے گی وہ دن بڑا سخت اور بڑی مصیبت کا
ہوگا ام سلمہ کہتی ہیں کہ جوں ہی میں نی اوس شیشہ کو کہول کر دیکہا تو وہ مٹی
اور کنکر لہو ہو گئی تہی روایت ہی کہ ام سلمہ نی جنوں کا نوحہ اور آہ و زاری
سنی اور روتیں یہاں تک کہ غش میں ہو گئیں الغرض بہت کتابوں میں اہل
تحقیق کے لکہا ہی کہ دن عاشورا کا کہ جسدن حضرت امام حسین ع شہید اکبر
ہوئی ہیں عجب دن تہا کہ آسمان و زمین اوسدن روتی ہیں اور پیغمبروں کے
روحوں نی اور زمرہ ملایکہ مقربین نی ساتہہ روح پاک سید الاولین والآخرین
صلی اللہ علیہ وسلم کی گریہ و زاری کی تہی اور بہشت کی حوروں نی اور عالم
کی بہلوں نی ساتہہ روح مطہر حضرت فاطمہ زہرا کی غم اور الم اور بیقراری
کی تہی اور مچھلیوں نی بیچ دریا کی اور جانوروں نی بیچ ہوا کی فریاد
و فغان اوٹہائی ہی اور انسان اور جن نی اور ساری جہان اور عالم

اوداہ بین علیا قریش جن کا خیر الحلد مضمون اس بیت کا یہ ہے

ہی ابیات ہات پہیرا تہا محمد نے محبت سے مدام اوسکی پیشانی پہ تہا نور اوسکی وہ نور تمام اوسکی رخساروں کا چمکارہ تہا رشک ماہ خور نور سے اوسکے منور تہا دل ہر خاص و عام والدین اوسکی عرب مین افضل قوم قریش اوس سوا تہا کسکا جو کہ ہو خیر الانام بلکہ لکہا ہے کہ گہوڑا حضرت امام برحق کا خون آلودہ خیمہ اطہر کی طرف آیا ہے اور اہل بیت نے اوسکو بے سوار تا دار کے دیکہہ کر شور و فغان مچایا ہے اور اوس گہوڑے نے ہر طرف دوڑکر پہر اپنے سر کو زمین پر اتنا ٹپکا کہ روح ناتوان اوسکی تن نیم جان سے نکل گئی روایت کی ترمذی نے کہ دیکہا ام سلمہ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو یعنی جسدن کہ حضرت امام حسین شہید ہوئے اوسدن شہر مدینہ مین حضرت ام سلمہ نے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکہا خواب مین کہ حضرت روتے ہین اور گرد و غبار ریش مبارک پر اور سر مبارک پر پڑا ہوا ہے ام سلمہ کہتی ہین کہ مین نے پوچہا حضرت سے یعنی یہہ کیا حال ہے یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پس آپنے فرمایا کہ قتل کیا گیا حسین ابہی اسی وقت اور اسطرح دیکہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو شہر مدینہ مین بیچ خواب کے ابن عباس نے کہ چہرہ مبارک اور موئے شریف آپکا گرد آلود ہے اور بال پراگندہ اور پریشان ہین اور دست مبارک مین ایک شیشہ ہے کہ خون اوس مین بہرا ہوا ہے عبد اللہ ابن عباس کہتے ہین کہ مین نے پوچہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے یعنی ما باپ میرے تجہہ پر فدا ہون یہہ کیا حال ہے یا نبی صلی اللہ علیہ وسلم آپنے فرمایا کہ یہہ خون حسین کا ہے اور اوسکے ساتہہ والون کا کہ آج صبح سے ابہی وقت تک بہتے جاتا ہے اور شیشہ مین رکہا ہے پس ابن عباس و غیرہ نے جو وقت

پاک ہی پس حق تعالی نی اثر اپنی غضب و غصہ کا کہ اوپر قتل حسین علیہ السلام کی تہی
ظاہر کیا اوپر آسمان کی کنارہ کی تاکہ ظاہر ہووی کہ قتل حسین کا ایسا بڑا گناہ ہی کہ اوسکی قتل
پر غضب اور غصہ خدا کا ہمیشہ ہی اور قیامت تک مدام رہیگا اور کہا ابن جوزی نے کہ عباس
چچا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی جب کہ جنگ بدر مین قید ہوئی تہی تو اوسکی آہ و زاری
کی آواز سی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو نیند نہ آئی تہی پس کیونکر آرام و چین آنحضرت
رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ساتہہ سننی آہ و زاری حسین کے اور جسوقت وحشی
قاتل امیر حمزہ کا اسلام لایا اور مسلمان ہوا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا وحشی
کو کہ میری روبرو نہ آیا کر اور موںہہ اپنا مجہسی چہپایا کر کہ مین دوست نہین رکہتا
اسبات کو کہ دیکہون دوستونکی قاتل کو اور حالانکہ نسبب اسلام کی پہلی سب گناہ
چہٹ جاتی ہین اور آدمی پاک و صاف ہو جاتا ہی گویا کہ اب ماکی پیٹ سی پیدا
ہوا تسپر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم وحشی کی صورت نہ دیکہتی تہی پس کیونکر
گوارا ہو پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکہنا اوس شخص کا کہ جسنی ذبح کیا ہو
حسین کو یا حکم کیا ہو اوسکی قتل کی واسطی اور چڑہا یا ہو حسین کے اہل بیت کو اور
مستورات کو اونٹونکی پیٹہہ پر یعنی قیدیون کی مانند اور حضرت امام حسین کے
قتل کی دن جن اور پریونی آپکی شان مین مرثیے کہین ہین اور پریون
نی نوحہ اور زاری اور نالہ اس غم مین کی ہی چنانچہ تہذیب التہذیب
مین اور مفتاح النجاح مین اور کتابون معتبر مین لکہا ہے کہ آسمان کے
طرف سی پریوںکے نوحہ کی اور مرثیے کے آواز آتی تہی ایک بیت پریونکی
مرثیے کے یہہ ہی فرو مسح الرسول جبینہ فلہ بریق فی الخدود

اور تمام جہان مین جس جگہہ سی پتہر اوٹہاتی تہی نیچی سی خون سرخ تازہ نمودار
ہوتا تہا اور آسمان سرخ ہو گیا تہا سبب قتل امام مظلوم کی اور ایسی حالت دریں
آئی تہی کہ لوگون کو گمان یہہ تہا کہ مقرر قیامت برپا ہوئے عثمان ابن شیبہ سی روایت
ہی کہ اوسدن سی لیکر سات دن تک بعد اوسکی آسمانکی رنگ کی یہہ حقیقت رہی کہ اوسکی
رنگ سی دیوارین مکانون کی ایسی سرخ دکہائی دیتی تہین کہ گویا لحاف مین کسنبہ
مین رنگی گئی اور ستاری بیشمار ٹوٹ تی تہی اور آپسمین ایک پر ایک پڑتا تہا ابن
جوزی سی روایت ہی کہ تین دن تک دنیا اندہیری رہی یعنی ظلمت اوسپر چہائی
چہائی رہی بعد تین دنکی ظاہر ہوئے سرخی آسمان پر اور برسا لہو آسمان سے
اور کپڑی کسو کسو کی کہ اوس لہو سی سرخ ہو گئی تہی سرخی اونکی دہوتی دہوتی اور
پہٹتی پہٹتی بہی نہ گئی قتل کے دوسری دن صبح کو لوگون کو پانی کی برتن لہو سے
بہری پائی اور ایک روایت یہہ ہی کہ مانند لہو کی آسمان سی برسا اوپر گہر ونکی اور
دیوارونکی خراسان مین اور شام مین اور کوفہ مین اور روایت کرتا ہی ثعلبی کہ
آسمان اوس حادثہ سی رویا ہی اور رونا اوسکا سرخ ہونا اوسکا ہی اور کنارے
آسمانکی سب طرف سی چہہ مہینی تک اوسی طرحسی سرخ رہی پہر اوسکی بعد ہمیشہ سرخی
آسمان پر دکہائی دیتی ہی ابن سیرین کا قول ہی کہ روایت پہونچی ہی ہمکو اس قدر
کہ سرخی کہ شفق مین ہی پہلی قتل حسین ع سی نہ تہی یعنی یہہ سرخی آسمان پر شفق
مین اوسی دن سی ہی کہ جسدن حضرت امام حسین شہید ہوئی اور ابن جوزی نے
نی کہا ہی اسمین یہہ حکمت ہی کہ آدمی جب غضب مین اور غصہ مین ہوتا ہی تو اوسکا
چہرہ سرخ ہو جاتا ہی اور حق تعالی جسم سی اور نقشہ اور چہرہ سی منزہ

ہی **ابیات** اندرین غم نی ہمین ارض و سما بگریستند کاہل عالم از ثریا تا ثرا بگریستند
آفتاب و ماہ و عرش و کرسی و لوح و قلم در غم شاہ شہید کربلا بگریستند در
ہوائے آن لب مجروح از آب فرات ماہی اندر آب و مرغ اندر ہوا بگریستند در
قصور جنت الفردوس حوران سربسر از برای خاطر خیر النسا بگریستند اولیا گشتہ بہ حیرت انبیا
زار گریان انبیا بر اتفاق مصطفی بگریستند **ابیات ہندی** آہ اوس دن نہ فقط ارض
و سما روتی تہی لی ثریا سی سبہی تا بہ ثرا روتی تہی عرش و کرسی مہ و خورشید و فلک لوح و قلم بہ
فرزند نبی خیر و را روتی تہی حور عین گریہ کنان فاطمہ کی ہمرہ تہین انبیا ساتہہ محمد کے
جدا روتی تہی اولیا غم سبہ شبیر مین حیران ہوکر ہمرہ شاہ جہان شیر خدا روتی تہی
روح و جن و ملک و آدم و العام تمام ماہی آب سی تا مرغ ہوا روتی تہی القصہ بعد
شہادت شاہزادہ کونین سکے شمر مردود اور کئی ملعون خیمہ گاہ کی طرف گئی اور متاع
اور اسباب جو کہ تہا لوٹ لیا لیکن بسبب حفاظت اور حمایت الہی کے مستورات کی طرف نہین
گئی شمر نی چاہا تہا کہ حضرت زین العابدین کو قتل کرے اور تلوار کہینچ کر قصد کیا ہی
تہا کہ حمید ابن مسلم نی ہات اوس ملعون کا پکڑ لیا اور اس حرکت سی منع کیا کہ یہہ
لڑکا خود بیمار ہی اور بہت ناتوان و زار ہی **فصل** بیان ہی جاننا کہ جس وقت شہید ہوئے
حضرت امام برحق کربلا مین کہ عراق کی زمین مین سی متصل کوفہ کے ہی اور اوسی
طرف ہی کہتی ہین عالم مین گویا قیامت برپا ہوئی اور عجایب اور غرایب نشانیان
ظاہر ہوئین صواعق محرقہ مین لکہا ہی اون نشانیون مین سی کہ روز شہادت
حسین ابن علی کے ہویدا اور آشکارا ہوئین تہین ایک یہہ ہی کہ دنیا مین تاریکی
اور اندہیرا چہا گیا تہا اور آفتاب سیاہ ہو گیا تہا کہ دن کو ستارے دکہائی دیتی تہی اور

کہ اوس وقت آپ رو بقبلہ ہو بیٹھی اور اپنی معشوق حقیقی کی مناجات مین مشغول ہوئے کہ
ایک دو دو ملعون سر مبارک کی جدا کرنیکی واسطے روبرو آتی تہی لیکن شرم کہا کر چلی جاتی
تہی اور آپسمین کہتی تہی ایسا نہو کہ فردا ر قیامت کو خون حسین ع کا ہمارے گردنون مین
ہووی **فرد**
سہل کاری نیست خون آل احمد ریختن   خاک غم بر فرق فرزند محمد ریختن
خون کرنا آل احمد کا نہین ہی سہل کام   خاک غم جو ان پہ ڈالی اوسکا ہی دوزخ مقام
شمر علیہ اللعنة نی دیکھکر نعرہ مارا کہ ای لوگون اب توقف اور تاخیر کیا ہی کیون نہین
سر کاٹتی ہو تم کہ اسمین زرعہ ابن شریک نی آپکی دست مبارک پر زخم شمشیر کا دیا اور سنان
بن انس نخعی نی نیزہ پشت مبارک پر مارا کہ پار نکل گیا اور بدن شریف آپکا زمین پر گر گیا کہ
ی ابن یزید اصبحی اپنی گہوڑے پر سی اوترا چاہا کہ آپکا سر مبارک کاٹی کہ آپنی نظر
اوسکی طرف دیکھا پھر وہ ملعون لرزنی لگا اور یہہ فعل قبیح اوس سی نہو سکا لیکن اوسکی
ی نی کہ نام اوسکا شبلی ابن یزید ہی اور وہ کوڑہی تہا سفید کوڑہ کا کہ جیسی ابرص کہتی ہین
سر مبارک کو تن مبارک سی جدا کیا اور ایک روایت یہہ ہی کہ شمر نی کہ وہ بہی ابرص تہا
ح کیا اور سر مبارک جدا کیا اور آپکی بدن مبارک پر گہوڑون کو دوڑایا اور روح پر
آپکی اعلی علیین مین تشریف لیگئی قریب دوپہر کی جمعہ کی دن دسوین تاریخ محرم کی
جری اکسٹ ۶۱ تہی اور عمر شریف آپکی چہپن ۵۶ یعنی چہہ اور پچاس برسکی اور کئی مہینی
انا للہ وانا الیہ راجعون   لکہا ہی کہ اوس وقت زمین
ی اور شور و فغان آسمان و زمین مین ہو رہا تہا اور جن و انسان اور
سب حیوان نالہ و زاری کرتی تہی اور آفتاب سیاہ ہو گیا تہا اور
ہو گیا تہا اور اہل بیت کی زاری اور بی نوائی اور بی پیر رہے تہا از ہجری

وفینا کتاب اللہ انزل صادقا وفینا الهدی والوحی بالخیر یذکر

ابیات سید
علی ہی افضل اولاد ہاشم پسر اوسکا ہوں میں جانے ہے عالم
کہ جد میرا ہی افضل سب سی یارو چراغ حق ہین خلق اسد مین ہم
کمال فخریہ کرتا ہی مجکو
مری ما فاطمہ ہی جان احمد سراپا اوس ہین ظاہر نشان احمد
ہمارا جعفر طیار ہی عم
سنو قرآن ہوا ہی ہم مین نازل ہدایت وحی سب ہی ہم مین حاصل

اور جو وہ قوم حایل نہوتی درمیان انکی اور درمیان پانی کی یعنی اگر بر تقدیر کہ حضرت امام برحق کو پانی ملتا اور غلبہ تشنگی نہوتا ہرگز قادر نہوتے مخالف اوپر قتل انکی کی اسواسطی کہ حضرت امام برحق بہت ہی شجاع اور بہادر تہی کہ ملنی والی اور جگہہ سی ہلنی والی نہ تہی اور جسوقت کہ آپکی ہمراہیون مین سی ایک ایک میدان مین لڑتا گیا اور جنت کو راہی ہوتا گیا اور پھر آپ تنہا رہ گئی تو اپنی ایسی حملہ کئی کہ مخالفون کے شجاعون اور بہادرون مین سی بیشمار مرگئی یہانتک کہ حملہ کیا آپ پر جماعت کثیر نی اور قصد کیا حریم رسول اللہ کا صلی اللہ علیہ وسلم تب آپنی آواز کی پکار کر کہ منع کرو جاہلون اور رزالون اپنی کو مستورات اور بچونکی طرف جانی سی پھر آپ بار بار کرتی رہی حملی اور لڑتی رہی اور زخم پر زخم بدن مبارک پر کہاتی رہی یہانتک کہ گہوڑی سی جدے ہوئی اور زمین پر گری یہانتک مضمون صواعق کے عبارت کا ہی القصہ جب آپ گہوڑی سی جدا ہوے اور زمین پر گری ایک مردودنی تیر آپکی پیشانی نورانی پر مارا کہ چہرہ مبارک آپکا خون سی تمام سرخ ہوگیا آپنی فرمایا کہ مین اسی صورت اپنی جد بزرگوار سی ملاقات کرونگا اور سب ستمگارون کی حکایات کہونگا لکہا ہی کہ بہت سی جا بیسی اور دو زخم نیزہ اور تیر اور تیغ کے بدن مبارک پر آئی تہی کہ اسکو

نوت جان ناتوان سے کے برای خاطر عاطر محبان آل پیغمبر آخر زمان کی صلی اللہ علیہ وسلم سلک تحریر مین لاتا ہون اور سوادران اہل بیت کو حال مختصر سناتا ہون راویان اخبار دل خراش اور ناقلان آثار رنجان تراش روایت کرتی ہین کہ ریحان روضہ رسالت یاسمن گلشن ولایت گلدستہ باغ لافتی لالہ شاداب چمن ہل اتی نیادگار خاندان نبوت گل گلزار دودمان فتوت شہباز بلند پرواز اوج جلالت عنقار جانفزا قاف قناعت وقربت شہسوار مضمار شجاعت ہزبر نیزار جرات وشہامت شاہ و شاہزادہ کونین شہید اکبر حضرت امام حسین علیہ من التسلیمات افضلہا والتحیات اکملہا جس گہڑی زخمون سی چور ہوے اور تشنہ شراب عشق مین مخمور ہوئی پس آپ نی ایک مقام مین توقف فرمایا اور ظالمون نامردون نی آپ کا قصد کیا لیکن قبایل عرب کی آپکی قتل کرنی سی جی چہپاتی تہی اور اس کام کو ایک دوسرے کی حوالہ کرتا تہا اور وہ اوسکو اشارہ کرتا تہا اور وہ اوسکو اشارہ کرتا کہ اپنی ایک جام پانی کا طلب کیا کسی نی آپکو لادیا اور وہ جام اپنی لبون سے لگایا اور چاہا کہ پانی نوش فرماوین پیشتر اس سی کہ ایک قطرہ بہی حلق مبارک کے جاوی کہ حصین بن نمیر نی آپکی دہان پر تیر مارا کہ ایک بوند پانی کی نصیب نہوے پہر وہان سی فرات کیطرف وانہ ہوی اور مخالفوکی تیرونکی نشانہ ہوے اور آپ نی بڑی حملہ فرماتی تہی کہ مخالف جان دیکر دوزخ کو جاتی تہی صواعق محرقہ مین لکہا ہی کہ حضرت حسین ابن علی نی حملہ کیا شمشیر برہنہ ہات مین تہی اور یہہ رجز پڑہتی تہی ابیات

انا ابن علی الحبر من آل ہاشمی	کفانی بہذا مفخرا حین افخر
وجدی رسول اللہ اکرم من مشی	ونحن سراج اللہ فی الناس یزہر
وفاطمۃ امی سلالۃ احمد	وعمی یدعی ذو الجناحین جعفر

کہ ستمگر راہت کی طرف کوئی نجا ہوی

مخزن نوان

یہ ذکر حصول شہادت حضرت امام حسین کی اور احوال اہل بیت کے بعد شہادت کی
اے محبان علی اور اے مخلصان آل نبی دریافت کرو اور آگاہ ہو کہ قصہ شہادت
شہید کربلا بہ تیغ جفا جشم و چراغ ثقلین حضرت امام حسین کا اسقدر جانسوز
ہی اور اس مرتبہ کو الم اندوز ہی کہ ساتھہ اعانت ناطقہ کے محل تقریر مین نہین
آسکتا اور بواسطہ خامہ دوزبان کے یہ مقام تحریر کے نہین سما سکتا ابیات
ہمی ترسیم کہ اندر وقت تقریر زبان از آتش بحید نسوزد دگر تحریر خواہیم از بان ہم
قلم ترسم کہ اندر تاب کا غذ نسوزد ابیات ہندی بیان سی خوف یہہ آتا ہی مجکو اسے یارو
کہ یہہ بیان ہی۔ آتش کہین زبان نہ جلی تو نت مین بہی یہہ خطرہ رہی ہی لیکن کہی
نہ ٹوٹ جاوی قلم کا غذ اسے بیان سی جلی نہ زبان کو طاقت بیان اس روایت
کی ہی اور نہ کان کو قوت سننی اس حکایت کی ہی فرد فریاد کہ یارائے سخن
نیست زبان را بر بست غم و غصہ رہ نطق و بیان را فرد ہندی طاقت نہین
کلام کی اس جا زبان کو غم غصہ راہ دیتی نہین ہین بیان کو ایضا زد
گریہ تناست می توانم کرد کہ بنویسم مشغول بشود فی الحال نراہ و نالہ حکایت
نمیتوانم کرد کہ صد گرہ بر زبان می فتد بوقت مقال ابیات ہندی یہہ
حال ہات سی رونی کے کیونکہ ہو تحریر ادہر لکھون ہون اودہر چشم
دہوتی ہی فی الحال بیان کیا کرون قصہ کہ آہ و نالہ سی گرہ زبان پہ پڑتی
ہی سو بوقت مقال ہان بقدر طاقت دل غم جان کے اور موافق قوت

اور اوس وداع سے کے بعد فردوس برین کو رونق افزا ہوئے روایت ہی کہ حضرت

امام برحق خیمہ سی میدان کارزار مین آئی اور مبارز جا عمر سعد نی کہا کہ ای لوگون

حسین نہایت تشنہ لب ہی اور قریب ہلاکت کی ہی تکو لازم ہی کہ اب سب ملکر یکبار گی

حملہ کرو اور کام اوسکا تمام کرو کہ ایک مرتبہ ساری لشکر نی حرکت کی اور سیر شیر کردگار

کواون روباہ صفتون نی بیچمین گہیر لیا اور وہ سرور شہدا خلف علی مرتضی مانند

شیر غران کی ساتہہ تیغ بران کے درمیان اہل طغیان کی کرتب سپاہگری اور

بہادری کی اسطرحسی کرتا تہا کہ ہر جن وانس دیکہہ کر صلی علی پڑہتا تہا اور

ارکان زمین کو ساتہہ صدا انا ابن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تزلزل مین

لاتا تہا اور شعاع شمشیر برق نما سی مانند صاعقہ کی خشم دشمنان کو خیرہ وتیرہ

کر دیا تہا القصہ دشمنون نے ہر طرف سی حضرت امام برحق پر حملہ کیا اور زخم بدن

ہمہ تن مانند سراپا زخمی ہوگیا مگر اسحال مین بہی جنگ سی تنگ نہوتی تہی اور

ہی حیات اعدا کی مرقاب فنا مین ڈوبتی ہی کہ اس اثنا مین اون ملعونون نی

خیمہ گاہ کا قصد کیا اور اودہر کو چلی کہ تا خیمہ وحرمگاہ کو لوٹین کہ آپ نی

کہی کہ ای گروہ اگرچہ دین اپنا تمنی برباد کیا لیکن عرب کی غیرت کو تو تمام فراموش

درات کی طرف نجاؤ کہ وہ اہل بیت پیغمبر خدا ہین صلی اللہ علیہ وسلم اور

علی مرتضی ہین اور غرض تمہاری قتل کرنا میرا ہی سو مین یہان موجود

ہی سی جہان تک کہ ہو سکی لڑلو آرزو میری یہہ ہی کہ اپنی جاہلون کو

میری اہل وعیال اور عورات کی طرف قصد نکرین شمر ملعون نی کہا

فاطمہ کے یہہ بات تیری ہمکو قبول ہی اور شمر نی لوگون کو منع کیا

اوس کا کگڑی کی مانند دو نیم ہوگیا پہر بسبب غلبہ عطش کے آپنی دریاء فرات کا قصد کیا کہ فوج مخالف آب مین اور فرات مین حایل ہوئی اور آپنی مرکب اوٹہایا اور تیغ بیدریغ سی سر مخالفون کا مانند برگ خزانکی جہاڑا یہان تک کہ تمام فوج کو پراگندہ کر دیا اور رستہ آب فرات کا کشادہ کیا اور دریاء فرات پر پہونچ کر گہوڑی آپنی پانی مین ڈالی اور چلو مین پانی پینی کو اوٹہا کر اور لب تک لاکر گرا دیا اور نہ پیا ایسا ہی بعضی کتابون مین لکہا ہی شاید کہ نہ پینی کی وجہہ یہہ ہوگی کہ آنکو تشنگی اہل بیت اور اہل و عیال کی اوس وقت یاد آئی ہوگی اور تنہا پانی پینا مروت سی بعید سمجہا ہوگا القصہ آب فرات سی نکلکر آپ اپنی خیمہ کیطرف تشریف لائی لکہتی ہین کہ فرات سی خیمہ تک چار سو آدمی آپنی مارے پہر آپ اپنی خیمہ مین اوتری اور حضرت زین العابدین کو گلی لگایا اور پیشانی پر اونکی بوسہ دیا اور سب اہل بیت کو وصیت اور نصیحت اور تشفی اور تسلی فرمائی روایت ہی کہ حضرت شہربانو نی عرض کیے کہ یا ابن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مین اس ملک مین غریب ہون سوا تیری کوئی میرا نہین اور تیری بہنین اور بیٹیان اولاد پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی ہین کسی حلال زادے حرامزادی کو ان پر دست قدرت نہوگا اور سب طرح حرمت تا انکی ساتہہ نگاہ رکہین سگے مگر مین کہ بیٹی یزدجرد بادشاہ کی ہون مبادا کہ دشمن قصد میرا کرین اور حرمت حرم محترم تیری کی نرکہین آپنے فرمایا ای شہربانو تو خاطر جمع رکہہ اور رغم رکہا کہ کسی کو تجہہ پر قدرت نہوگی اور کوئی تیرا قصد نکر سکیگا اور تو ہمیشہ عزت اور حرمت کی ساتہہ رہیگی انشاء اللہ تعالی القصہ حضرت امام حسین نی ایک ایک کو اپنی اولاد سی اور اہل بیت سی وداع کیا اور یہہ وداع آخری تہی کہ پہر میدان سی پہر کر خیمہ کو تشریف نہین لائی اور دادرس

تھی کہ مبارزان و بہادر میدان کی حرارت اور گرمی جنگ بید رنگ اونکی سی گریزان تھی اور پہلوان
عظیم الشان معرکہ کی قوت اور شجاعت اونکی سی ترسان تھی اور حضرت امام برحق بانجام
کار اور مآل حال اپنی سے عالم اور واقف تھی اور حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم
نی اور حضرت علی مرتضی کرم اللہ وجہہ نی اس معرکہ سی خبرین پہلی بار ہا دی تہین
پس اوس قوم بد انجام کو بارہا فہمایش کرنا اور اپنی تشنگی او ربیکسی کا حال زبان
مبارک پر لانا محض واسطے قایم کرنی حجت اور دلیل کی تہا اوس قوم پر کہ حق
تعالی کے روبرو کوئی بات اپنی طرف عاید نہووی اور شاید کہ خدا تعالی کسو کسو کو اوس
قوم مین سی توفیق اور ہدایت دیوی الغرض اوس حال مین بہی پرورش امت کی منظور
تہی اور برائی امت کی آپ کی دل سی سو سو کوس دور تہی کسی کا خوب شعر ہی فرد
وہ حوصلہ ہی حسنین کا نہ تو دیدہ ہی نہ شنیدہ ہی چلی اوسکی حلق پہ جب خنجر پہ کہا
عاشقو نکی یہہ عید ہی القصہ عمر سعد نی بانگ اپنی لشکر پر ماری کہ ہان حسین کو
بات نکرنی دو اور جلد اسکا کام تمام کرو ساری فوج عمر سعد کی خوف سی حضرت
امام برحق کی قتل پر مستعد ہو گئی اول سب سی تمیم بن قحطبہ کہ شام کا سردار
اور مبارز نامدار تہا آپکی مقابل آیا اور آپنی پہلی حملہ مین تیغ بید ریغ سی گردن
اوسکی بدن سی جدی کر دی کہ وہ کئی قدم پر جا کر پڑی فوج ساری یہہ تیز دستی
دیکھہ کر ہراسان ہوئی اور کوئی مقابل نہ آیا آخر کو یزید ابطحی آپکی مقابلہ مین نمودار
ہوا اور وہ مبارز شام و عراق مین مشہور اور معروف تہا اور جلادت اور
شجاعت مین مصر اور روم تک اوسکی دہوم تہی پس اوسنی آتی ہی حضرت
پر حملہ کیا اور آپنی اوسکی تروار خالی دیکر ایک ہات تروار آبدار کا کمر پر دیا کہ بدن

گبر یاہی · تنہا بیکس چچا بدر کا میرا امیر حمزہ ہی سرور شہیدان سر ور انبیا ہی
نیا جب نسب مین بردہ دین من جہان کی · ای انبیا تبا و ر ہان کون دوسرا ہی
ای قوم ظلم پیشہ تم ہین ہا میشہ · ہمنی وزمان وحیلہ جور و ستم جفا ہی
تمنی کیی جواب قتل فرزند وحبیب سامیری · پہر فکر مین ہو میری کس دین دینا ہی
ساری لگی پیاسی اور مین بہی تشنہ لب ہون · جاؤ نگا جبکہ تم مین حاکم وان خدا ہی

پہر آپنی فرمایا کہ ای قوم اگر تم خدا جلشانہ پر اور رسول خدا پر صلی اللہ علیہ وسلم ایمان لائی ہو تو مجہہ پر ستم اور ظلم کرنا روا مت رکہو اور پانی مجہہ سی بند کرو کہ فردا عرصات قیامت مین میرا نانا اور باپ تمکو حوض کوثر سی پانی نہ دین گی · سب تم مجکو یا کسی طرف جانی دو یا میری اہل وعیال کو پانی دو کہ مین قیامت کو تم سی کچہہ خصومت اور جہگڑا نکرونگا اور جو تم اس حرکت سی باز نہین آتی تو خبر رہنا بمقتضاء لشکر شام کی اور کوفہ کی لوگ یہہ سنکر خدا کی غضب سی ڈرنی لگی اور حضرت امام حسین کی بیکسی پر رونی لگی تجبری ابن ربیعہ اور شیث بن ربعی اور شمر ذالجوشن کہ سگ سیرت اور پلید طینت تہی اندیشہ مین آئی کہ ایسا نہو کہ لوگ حضرت امام حسین کو چہوڑ دین اور کام ہات سی نکل جاوی پس یہ تر می اور بد حضرت امام حسین کی پاس یہہ تینون ملعون آئی اور کہا یا ابن ابی تراب قصہ کو تہ کر اور تکبر سر سی نکال ڈال اور عبید اللہ ابن زیاد کی پاس حاضر ہو اور یزید کی بیعت قبول کر تو اس مہلکہ سی خلاصی پاوے اور جو تو یہہ نمانی گا تو ہم پانی مطلق نہ دین گی اور تو پیاسا ہلاک ہوویگا حضرت امام نے حق کی تنگدلی اور بیحیائی اونکی سی تعجب کیا · تاریخ کی کہ ارباب سیر کی لکہتی ہین اور یہہ لکہنا اون کا حق ہی کہ اس ہنگامہ مین کہ حضرت امام حسین فارس شعلہ بار آتش حرب کی تہی

ذالی اور شہ ذوالفقار حیدر کرار کی حمایل کی اور نیزہ ہات مین لیا او رکہوڑی پر کہ دو

اوسکا نام تہا سوار ہوئی اور قصد میدان کا کیا کہ پردہ نشینان حجلہ عصمت اور طہارت

کی رونی لگین اور رو رو کر جان اپنی کہونی لگین کہ شاہزادہ دوجہانکی وسطی جنگ اعدا

تو جاتا ہی اور ہمکو تنہا چہوڑتا ہی آپنی فرمایا کہ مینی تمکو خدا کی سپرد کیا کہ وہ وکیل اور کفیل

میرا اور تمہارا ہی وکفی باللہ وکیلا یہہ کہہ کر میدان مین دشمنون کی صف کی روبرو استادہ

ہوئی اور نیزہ زمین مین گاڈ دیا اور زبان عربی مین رجز اس مضمون کا پڑہا **ابیات**

جد من خیر الورا فاضلترین انبیا است آفتاب اوج عزت شمع جمع اصفیا ست منقبتہا

بزرگ بر شمارم دو زیست در درج لافتی و بدر برج هل اتی ست مادرم خیر النسا

فرزند خاص مصطفی ست بر کمال او کلام بضعة منی گوا ست

ہست شاہ دین حسن آنکه سبط مصطفی و نور چشم مرتضی ست ہست عمم جعفر طیار

کاندر باغ خلد دایما پرواز او تا آشیان کبریاست حمزه سرخیل شہیدان باشدم عم پدر

اینچنین اصل و نسب در جملہ عالم کراست ای ستمگاران سنگین دل که اخلاق شما بیوفایی

و نفاق و حیلہ و جور و جفا ہست جملہ فرزندان و خویشان و عزیزان مرا قتل کردید

این چه آئین ست و این طغیان چرا ست این زمان بہر ہلاک من کمر ہا بستہ آید

کشتن من در کدامی مذہب و ملت رواست تشنہ لب رفتند یاران و من از پی ہیر و هم

در قیامت حضرت حق حاکم ما و شما ست **ابیات ہندی** نانا مرا بلاشک سردار

انبیا ہی خورشید اوج عزت کونین کے ضیا ہی در درج لافتی کا میرا پدر علی ہے

وہ برج هل اتی کا ہی شاہ مرتضی ہی خیر النسا ہی مادر شاہ حسن برادر وہ پارہ

جگر یہہ جان مصطفی ہی میرا چچا ہی جعفر طیار نام اوسکا پردادا اوسکی دایم تا عرش

باپ سے پہلے فدا ہوا روایت ہی کہ حضرت امام زین العابدین فرزند حضرت امام حسین کی بی
نہایت بیماری مین مبتلا تہی کہ طاقت نشست و برخاست کی نہ رکہتی تہی جب اونہون نی دیکہا
کہ بیرز برگوار خلف شیر پروردگار تنہا بی یار و مددگار رہ گئی ہین اور آپ بذات خود قصد میدان
کا کرتی ہین تب وہ بدشواری تمام اوٹہہ کر اور نیزہ ہات مین لیکر میدان کارزار کی طرف
چلی کہ نظر حضرت امام برحق کی اپنی فرزند بیمار نور چشم زار پر پڑی کہ زنکو جاتا ہی اور ناتوانی
سی پاون اونکا لغزش کہاتا ہی بی اختیار ہو کر دوڑے اور حضرت زین العابدین کو
پکڑا اور منع کیا اور فرمایا کہ ای بیٹا نسل میری تجہسی دنیا مین رہیگی اور خلق
تجکو بدرا ہل بیت کہیگی یہہ فرماکر اونکو خیمہ مین لیگئی اور بہت وصیت فرمائی اور نعمت
عرفانکی اور معرفت قران کی کہ سینہ بسینہ آپ کی خزانہ باطن مین محفوظ و مصئون تہی
حضرت زین العابدین کو بخشی اور سونپ دی اور حضرت شہر بانو سی کہا کہ جامہ اپنی
میری ہتہیاروں کی لاؤ **ابیات** انیکہ آمد نوبت من الوداع الوداع ای عترت من
الوداع زود وہہای تنہا خواہد شدن سوزناک از فرقت من الوداع دمبدم
خواہید چون ابر بہار گریہ کرد از حسرت من الوداع **ابیات شعدی** آئی اب نوبت ہماری
الوداع مل لی ای دختر بیاری الوداع عترت حیدر خدا حافظ کہ اب پہرتی ہین ہم
اپنی پیاری الوداع ہم اودہر جاوینگی اور تم دردسی بس کروگی آہ و زاری الوداع
ہو گئی انکہون سی تمہاری رات دن بارش ابر بہاری الوداع دل ہی جو یای
وصال یار انجو ہجر می جد جان پیاری الوداع بعد انکی جامہ ای کی حضرت امام برحق
نی قبای جامہ مصری تن مبارک مین جب و راست کی اور عمامہ شریف رسول خدا کا
صلی اللہ علیہ وسلم سر مبارک پر رکہا اور سپر حضرت امیر حمزہ سید الشہدا کی پیٹہ پر ڈالی

ہوئی اور علی اصغر کو اپنی گودی مین رکہا اور آگی مخالفوں کی صف کی طرف لیگئی اور فرمایا
کہ ای قوم موافق تمہاری گمان کی تقصیروار ہون تو مین ہون اس طفل نی تو کچہہ تقصیر
نہین کی ہے ایک گہونٹ پانی کا اوسکو دو کہ یہہ بچہ بغیر پانی پیے ہلاک ہوتا ہی اون
سنگین دل جفا کارون نی کہا کہ ہم تمکو اور تمہارے بچون کو بغیر اجازت ابن زیاد
کی ہرگز ہرگز ایک قطرہ پانی کا نہ دینگے اور ایک ملعون نی اوس قوم بیحیا مین
سی تیر حضرت امام برحق کیطرف مارا کہ وہ علی اصغر کی حلقوم مین لگا کہ طائر روح
اوس معصوم کا آشیانہ قدس مین پرواز کر گیا پس آپ نی لاش علی اصغر کی
لاکر اوسکی والدہ کی حوالہ کی اور کہا کہ یہہ لڑکا آب کوثر سی سیراب ہوا پہر آپنی زمین
تہوڑی سی کہود کر پاس خیمہ کی اوس معصوم کو دفن کیا حضرت شہربانو
اور بی بیان اہل بیت کی اوس طفل بیگناہ کی غم مین فغان و زاری کرتی
تہین اور حضرت امام برحق بی اختیار روتی تہی **ابیات** تا جدا گشتی از کنار
پدر تیرہ شد بی تو روزگار پدر غمگسار پدر تو بودی و گشت بی تو یاد تو غمگسار
پدر تو برفتی ز پیش و از پس تو درد دل ماند یادگار پدر **ایضاً** ای گل و
دیدۂ روان پدر بتر خورشید بود جان پدر ای گل سرخ ناشگفتہ مشو زود رفتی
ز بوستان پدر **ابیات ہندی** گودی سی اپنی باپ کی بیٹا جدا ہوا آنکہون
مین اوسکی تیرہ یہہ دار الفنا ہوا آرام جان و لخت جگر جب کہ اوٹہہ گیا بیتاب
و بیقرار وہ سیماب سان ہوا خورشید جس سی جان پدر تہی وہ مرگیا درد و غم و
الم مین پدر مبتلا ہوا وہ گل ابہی کہلا بہی نہ تہا باغ دہر مین باد خزان نی
جہاڑ و پاتہ کیا ہوا معصوم کو بہی شوق شہادت ہوا وصال راہ خدا مین

توبہ نزدیک مصطفی رفتی شرع زہرا و مرتضی بودی بسوئی اہل خود فرا

ابیات ہندی ای عزیز پدر یہاں سے گیا میری پہلو سی اوٹھ کہاں گیا

پہل نہ چکہا حیات سی تونی ای میری پہول گلستان سی گیا آہ دار البقا مین جا پہنچا

چہوڑ کر مجکو اس جہان سی گیا چاہی ہو نجا بی کی خدمت مین جب کہ دنیا مین اپنی

جان سی گیا پاس زہرا و مرتضی کے ہی تو کہ دنیا کی درمیان سی گیا ماہ تو زا چہ اتفاق

افتاد کہ چنین زود در محاق افتاد فرد تا دامن آن تازہ گل از دست برون شد

چون غنچہ دلم تہ بہ آغشتہ بخون شد فرد ہندی کیا مہ تو کو اتفاق ہوا بی طرح

کی محاق ہوا وہ دامن گل ہات سی میری جو بروت ہی یہہ غنچہ دل تہ بہ آغشتہ بخون ہی

فصل جاننا چاہئی کہ جب حضرت امام حسین نی دیکھا کہ کوئی یار مددگار و غمخوار ہوا دار

نہین رہا اور مخدرات حجرات عصمت اور طہارت کی خروش و فغان کرتی ہین تب

فرمایا کہ ای پردگیان حرم نبوت اور ای پرورش یافتگان پردہ عفت خاموش

ہو تو دشمن شماتہ نکرین اور صبر اور شکیبائی اختیار کرو تو ثواب بحساب پاؤ پہر آپ

نی اپنی بیٹی سکینہ کو کہ خوردسال تہین پیار کیا اور گلی لگایا اور زینب و کلثوم سی

اونکی دلداری و شفقت کی بہی وصیت کی اور بہنون کو اور بی بی کو وصیت کی کہ اس مصیبت

مین تم اپنا سر نہ کہولنا اور طمانچہ موپہر پر اور سینہ پر نہ مارنا اور کپڑی نہ پہاڑنا

اور بیان نکرنا اور چلا چلا کر نہ رونا کہ یہہ گناہ عظیم ہی اور کار جاہلون کا ہی ای

مین فقط رونی سی منع نہین کرتا کہ یہہ کام غریبون اور درد مندون کا ہی اس

مین علی اصغر کہ طفل شیر خوار تہی تشنگی سی اور خشک ہونی شیر مادر سی قریب ہلاکت

کی پہونچی حضرت امام حسین نی یہہ حال اپنی نونہال کا دیکہہ کر گہوڑی پر سوار ہوئی

مومنون اہل بیت کا لشکر یزید و زخ سناب جاہی ہی التتمہ میمنہ و میسرہ پر تاب
کی اور طارق بن شیث اور طلحہ بن طارق اور مصراع کو کہ نامی پہلوان اور دلاور تھی نہ
طرح طرح کے صفت سپاہگری اور نیزہ بازی سی اور شمشیر اندازی سی مارا اور
راہ عدم کو راہی کیا جس وقت کہ مصراع کی سر پر آپنی ضرب شمشیر آبدار کی دی تو وہ سر سے
تا زین اسپ کا کاٹا اور وہ مردود دو ٹکری ہو کر آدہا ادہر اور آدہا ادہر گر پڑا
خروش و فریاد لشکر مخالف سی اوٹھی پہر علی اکبر کو دو ہزار سوار نابکار نی گھیرا اور آپنی
نیزہ بازی کی کرتب سی بیشمار آدمیونکو مقتول اور مجروح کر کر سب کو آگی رکھہ لیا و قلب
لشکر تک لڑتی ہوی چلے گئی اور وہان سی پہر کر اپنی پدر بزرگوار کی خدمت مین حاضر ہو کے
رو کر کہا یا ابا ہ العطش العطش حضرت امام حسین بہت روئی اور فرمایا ای جان پدر
غم مت کہا کہ آپ کوثر سی سیراب ہو گا تو حضرت علی اکبر اس بشارت سی خوشنود ہو کر میدان
آئی اور پہر وہ جب لشکر کی تاخت لائی اور بدن مبارک پر بسیار زخم کہائی آخر کو سا تہہ
طعن نیزہ ابن نمیر کی گھوری سی زمین پر گری کہ حضرت امام حسین گھوڑا دوڑا کر
اور فوج مخالف کو بضرب نیزہ اور شمشیر ہٹا کر میدان سی علی اکبر کو اوٹھا کر خیمہ مین
آئی اور روح پاک آپ کی بیچ مقام قدس کے پہونچی احوال حضرت امام پر حق کے
گریہ و زاری کا اور حضرت شہربانو کی بیقراری کا اور حضرت زینب اور کلثوم
کی رونی کا اور سکینہ کی بلکنی کا خارج از رقم ہی اور اوسکی رقم سی حیران اور عاجز قلم
ہی کسو شاعر نی خوب بیتین کہین ہین ابیات ای عزیز پدر کجا رفتی وز
کنار پدر چرا رفتی بی نخوردی ز بوستان حیات سوی گلشن بقا رفتی اگر
از کلبۂ فنا رفتی بسرا پردۂ بقا رفتی مصطفی جد تست سید انام

که پر زدی زمین سب قطعه هندی یهه مت جان کون هی یهان اهل زمین مین
صندخانه برانداز زمان خانه زین مین هی جلوه گر اس پشت فرس پر سر تا بان
هی سرو خرامنده کوئی لشکر دین مین عمر سعد نی کها یهه فرزند ارجمند حسین کا هی اور شکل
و شمایل مین حضرت محمد رسول الله صلی الله علیه وسلم سی مشابهت تمام رکهتا هی الغرض
حضرت علی اکبر نی میدان مین گهوڑی کو جولان کیا اور یهه رجز میدان مین پکار کر پڑها
فرد انا علی ابن حسین ابن علی نحن بیت الله اولی بالنبی فرد هندی مین علی
ابن حسین ابن علی کعبه الله اور هم جان نبی روایت هی که حضرت علی اکبر میدان مین چند
مبارز اور مقابل کو چاهتی تهی اور پکارتی تهی لیکن اونکے مقابل کوئی نه آتا تها که
آپهی تنگ هوکر چپ و راست لشکر مخالف کی تاخت اور دوڑ کی اور مخالفون کو تهوڑی
دیر مین زیر و زبر اور درهم برهم کر دیا اور میدان سی پهر کر پدر بزرگوار کی خدمت
مین حاضر هوئے اور کها یا اباه العطش العطش فرد تشنگی نی مجهی هلاک کیا غم
فرقت نی دردناک کیا ای پدر بزرگوار اگر ایک جام آب کا میسر هو تو پهر مین بار
اس قوم نابکار سی نکالتا هون حضرت امام بر حق نی رو کر حضرت علی اکبر کو اپنی اور پر
بٹهایا اور دست منور سی خاک چهره منور کی پونچهی اور انگشتری اپنی علی اکبر کے دهن مین
دی که اوسکو اونهون نی چوسا اوسکی برکت سی تشنگی کچهه کم هوئے اور پهر میدان مین آئے
اور یهه رجز پڑهتی تهی که مضمون اوسکا یهه هی ابیات ساقی کوثر آب میخواهد میر مجلس
شراب میخواهد بچه شیر در طریق خطر راه آب از گلاب میخواهد مومنان در بهشت منکر با
سوی دوزخ شتاب میخواهد ابیات هندی ساقی کوثر آب چاهی هی میر مجلس
شراب چاهی هی بچه شیران سگون سی آه آب کهاپیچ و تاب چاهی هی مومنون

توقف فرمائی کہ مین اپنی جان کو آپکی قدمون پر نثار کرلون شہر بانو بی بی حضرت امام حسین کی اور بہنین اور بیٹیان حضرت امام ہمام کی زینب و ام حضرت علی اکبر کی پانوون اور زانون پر پڑتی تہین اور رن مین جانیکو منع کرتے تہین اور حضرت امام برحق بہی روتی تہی اور اجازت نہ دیتی تہی جب کہ علی اکبر نی نہایت زاری کی اور قسمین عظیم دین تب حضرت امام برحق نی سلاح اپنی دست مبارک سی علی اکبر کی بدن پر آراستہ کی اور زرہ آہنی پہنائی اور پٹکہ حضرت علی مرتضی کا کمر کو باندہا اور خود فولادی اونکی سر پر رکہا اور گہوڑی پر سوار کیا اور بہنین علی اکبر کی لگام اور رکاب گہوڑی کی پکڑ رہتی تہین اور بجای آب کی خون آنکہون سی برساتی تہین آپہی فرماتا کہ ہات علی اکبر سی اوٹہاؤ کہ وہ ارادہ آخرت کی سفر کا رکہتا ہی فرد جانم بجانب سفر آہنگ می کند صحرا و دشت بر دل ما تنگ میکند ہندی سفر کا جو ہمان تو جان من آہنگ کرتا ہی بیابان کو بہی میری ولیہ سیدم تنگ کرتا ہی پس علی اکبر پدر اور مادر اور خواہر کو وداع کرکر میدان مصاف گاہ مین آشکارا ہوئی اکثر تاریخ کی کتاب مین لکہا ہی کہ حضرت علی اکبر اٹہارہ برس کی تہی اور روی مبارک اونکا مانند آفتاب کی اور گیسو اونکی مثل مشکناب کی اور ازروی خلق اور خلق کی حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ساتہہ بہت مشابہت تمام رکہتی تہی جس وقت کہ میدان مین تشریف لائی فضای حرگاہ کی شعاع رخسار اونکی سی نورانی ہوگئی اور تمام سپاہ عمر سعد کی خوبی اور جمال اونکا دیکہہ کر حیران ہوئی اور عمر سعد سی پوچہنی لگی قطعہ این کیست سواری کہ بلای دل و دین ست صد فتنہ برانگیختہ در خانہ زین ست ماہی ست درخشندہ کہ بر پشت سمند است سرو یست خرامندہ

داہنی ہات مین لیکر اپنی لشکر کی طرف چلی کہ سوار و پیادہ بیشمار گرد ہوئی اور پی
در پی زخم تیر اور نیزہ کی آپکی بدن مبارک پر آنی لگی یہان تک کہ داہنا ہات آپکا
شانہ سی جدا ہوگیا کہتی ہین کہ مشک اپنی بائین کاندہی پر لیلی پہر اوسکو بہی
ظالمون نی بدن سے جدا کیا پہر مشک اپنی دانتون مین پکڑ لیے کہ ایک تیر آکر مشک
مین لگا اور سوراخ ہوگیا آپ نی فرمایا کہ کیا حکمت الٰہی ہی کہ پیاسون کے حلق
مین قطرہ پانی کا نہین پہونچتا ہی قطعہ ز آب کوثر جہان تر مکن لب بہمت
کہ شربت تو مہیا ست از شراب طہور بدین مضیق فنا دل منہ بجای دگر
برای عشرت تو برکشیدہ اند قصور قطعہ ہندی یہہ آب تلخ جہان کا نہ اپنی لب پر
رکہیہ کہ تیری واسطی تیار ہی شراب طہور سرای تنگ فنا مین نہ دل لگا
کہ وہان برای عیش مہیا ہوئی ہین حور و قصور بعد اسحال کی عباس گہوڑی
سی گر پڑے اور جناب فردوس مین جاکر آب کوثر سی سیراب ہوئی حضرت امام بہت
بہت روی اور فرمایا کہ اب پیٹ میری ٹوٹ گئی بعد شہادت عباس علی کے
حضرت امام حسین اور حضرت امام زین العابدین اور حضرت علی اکبر باقی رہی مردون
مین سی اور ایک طفل صغیر یعنی علی اصغر کہ نام اوسکا عبد اللہ ہی پس
حضرت امام حسین نی سلاح اپنی بدن مبارک پر آراستہ کیئی اور خود بذات شریف
کی ارادہ میدان کا کیا حضرت علی اکبر نی جب دیکہا کہ پدر بزرگوار امام نامدار
نی قصد میدان کا فرمایا تب وہ فرزند رشید اپنی پدر سعید کے خدمت مین
آئی اور عرض کی کہ ای پدر بزرگوار یہہ بات خدا نکری کہ مین ہوتی آپکی ایک
لمحہ دنیا مین رہون آپ مجکو ظالمون مین نہ چہوڑیئے اور اتنا توقف

درکف زابدی ہے جیسے رو ماہی نہادہ بر سپر چرخ از بر زران فرو ہندی ابر
کی مانند ڈہال اور تیغ بجلی کی نشان خود مثل ماہ و مثل چرخ مرکب ز برزران
عرصہ جنگ گاہ مین اکر عنان مرکب کی تہنا ہی اور پہلی اوس قوم کو نصیحت کی جب
کہ عصیان اور نافرمانی مخالفون کے دریافت فرمائی حضرت امام حسین کی خدمت
مین اکر عرض کی روضۃ الاحباب مین لکہا ہی کہ اس اثناء مین صدا العطش کی
اور آہ و زاری اہل بیت کی بیچ کان عباس کی پہونچی او ربیتاب اور بیطاقت
ہوکر مشک کاندہی پر ڈالی اور سقاگری اپنی بہائی حسین علیہ السلام کے ہانکی اور آب فرات پر
پہونچی اثنا راہ مین پانسو سوار نی اوسپر حملہ کیا اور دوار نیزہ و تیر و ناوک کا دنیا
اپنی سپر سر پر رکہہ کر نیزہ بازی سی اسی آدمیون کو مارا اور رجان سی بیجان کیا
اور باقی کو پراگندہ کر کر اپنی گہوڑے کو دریا مین ڈالا کہ مخالفون نی تیر اور
نیزہ سی آہنگ جنگ کا ساز کیا حضرت عباس علیہ یہہ رجز پڑہتی ہوئے دریا
سی نکلی ابیات عباس علی ہے شیر غازی از بیشہ شیر حجازی آوزہ
ز بریران و دروست آب ہمی دہاد تا زی سرمی بازم مگر کہ گیرم
نزدیک خدا سرفرازی ہندی عباس علی ہی شیر غازی فرزند
شیر علی حجازی قبضہ مین رکہی ہی آب ہمی بیچی رانون تلکی باد تازی
سر کو دینا ہی تا کہ پاوی نزدیک خدا کی سرفرازی لوگ اونکی شمشیر اور نیزہ
کی خوف سی ہمت گئی کہ آپنی پہر گہوڑے کو دریا مین ڈالا اور مشک کو پانی سی بہرا
لکہتی ہین کہ آپ پی جاتا تہا کہ پانی پیوین لیکن نہ پیا بدلکہ حضرت امام برحق کی تشنگی
یاد آئی اور تنہا پانی پینا مروت نہ جانا الغرض گہوڑے پر سوار ہوکر اور مشک

جنت الماوا **فرد ہندی** رنج و عنا کی قید سے یہ نجات ہے جنت ہے
نہ گل ہے نہ یہاں او رباب ہے بعد اونکے حضرت عباس علی فرزند حضرت علی مرتضی
کے حالات برادران کے دیکھ کر بہت روئے اور مضمون اس بیت کا کہا **فرد**
آیا برادران و عزیزان کجا شدند در دشت کربلا ہمہ از ہم جدا شدند **فرد ہندی**
بھائی عزیز یار ہمارے وہ کیا ہوئے آسمان کربلا کی زمین میں جدا ہوئے اور
علم لیا ہوئے حضرت امام برحق کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کی اے برادر بزرگوار
وای شہید نامدار یار اور بھائی سب دار القرار کو کوچ کر گئے اور احباب و اصحاب سارے
گذر گئے بندہ کی حال پر بھی عنایت کیجئے اور اجازت میدان کی دیجئے حضرت امام برحق
نے گریہ و زاری کی اور کہا اے بھائی عباس تمہی ہو ہماری کی عرض کی کہ یا ابن
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اب دنیا سے بہت تنگ ہوں میں اسو اسطے آمادہ جنگ
ہوا ہوں میں چاہتا ہوں میں کہ داد اپنے بھائیوں کی ستمگاروں بیوفائیوں سے لوں میں اور
متکبران کوفہ و شام کو بیجان کروں میں آپنے فرمایا اگر یہ تیری مراد ہے تو میدان میں
جا تو اور پہلی حجت دین کی ادن پر اٹھا تو کہ نصیحت اور پند اون کو سنا اگر نہ مانیں
تو پھر ٹھیک اونکو بالغرض عباس علی سبط نبی سے صلی اللہ علیہ وسلم اجازت
حاصل کر کر عرصہ حربگاہ میں نمودار ہوئے اور وہ خلف حیدر کرار مبارز نامدار اور
شجاع عالیمقدار تھے جرأت اور قوت حضرت شاہ مرداں سے میراث رکھتے تھے اور آپ
فتح اور نصرۃ کا ہمیشہ بلند کرتے تھے اور سو وقت او پر مرکب تیز پا آہن جا رعد صدا
برق تما کے سوار ہو کر ہاتھ تیغ مصری اور سپر لگی اور خود زرہ پہنے کے مقابل
اشرار کے ہوئے اور شہسوار بد آئین کے ہوئے **فرد** بہ تیغ گرفتہ در کف

آتا الغرض قریب دو ہزار سوار کی حضرت عون کی گرد ہوگئی اور یہہ سوار نامدار جناب قنا
ذوالفقار جس طرف حملہ کرتی تہی شتون کی پشتی لگ جاتی تہی آخر کار بکے
ابن حید کرار ساتہہ طعن نیزہ ابن خالد ابن طلح کے مرکب سی زمین پر گری
اور پکار کر کہا یا ابن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تیری محبت کی تہی مرحلہ دنیا
مین پیدا ہوا تہا اور تیری وفاداری مین میدان آخرت کو جاتا ہون ہزار آہ
وا بعد وعلی اله رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم **فرد** گر سرم خاک گشت بر درِ تو باجنابا
سعادت سر بلندی **ہندی** بہہ سر تو خاک دربار ہو تو ہو بہتری فدا تجہ پر جو سر یار ہو تو بہتر ہا
بعد شہادت عون ابن علی کی حضرت جعفر فرزند حضرت علی کے امام برحق سی اجازت لیکر
معرکہ قتال مین آکر اور داد مردانگی دیکر قریب اپنی بہائی کے بہشت جاویدمین
مین رونق افزا ہوئی بعد اونکے حضرت عبد اللہ فرزند حضرت علی کے ساتہہ
دیدہ گریان کے اور دل بریان کے آگی شاہزادہ دوجہان کی واسطی اجازت
میدان کی حاضر ہوئے اور عرض کی **قطعہ** ای غمت تخم شادمانی ہا وصل تو
اصل کامرانیہا میبرم کوہ ہائے غم بر دل میبرم از ورت گرانی ہا
قطعہ ہندی غم عشق اپنی شادمانی ہی وصل دلدار کامرانی ہی
کوہ غم دلپہ کہہ کی ہم تو چلی کوئی دم کی یہہ زندگانی ہی ای بہائی طاقت میری
بہائیون سے جدائی سی طاق ہوئی اور جان میری میدان محبت مین پامال فراق
ہوئی الغرض عبد اللہ اجازت لیکر متوجہہ مصاف گاہ کی ہوئی لکہی ہین کہ اکسوادر ستر مخالف ناری اور
پہر آپ درجات جنات مین سدہاری **فرد**
نجات یافت ازین دام گاہ رنج وعنا نزول کرد بدرجات

جاہیے آپ نے فرمایا کہ اے بھائی دشمن بسیار ہیں اور پیادہ اور سوار بیشمار ہیں حضرت عون
نے جواب دیا یا ابن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم شیر کو لومڑیوں کے ہجوم سے کیا ڈر ہے
اور شہباز کو جغد و بوم سے کیا خطر ہے قطعہ بکوشم درین حرب مردانہ وار نہ اندیشم
از لشکر بیشمار دل و دست بازو بجا آورم جہان بر عدو تنگ بار آورم قطعہ ہندی لڑونگا
میں عدا سے مردانہ وار عدد میں اگرچہ یہ ہیں بیشمار تماشہ جو قوت و دست ہے
مخالف سے برلاؤنگا میں دمار یہہ عرض کے اور مرکب تیز رفتار اوٹھایا اور قلب
سپاہ دشمن پر حملہ کیا اور بیچ دریا ہیجا کے ساتھہ بازو توانا کے غوطہ لگایا لکھتے
ہیں کہ ہزار سوار و پیادہ نے اونکو گھیر لیا حضرت عون نے شعاع برق تیغ ابدار سے بینائی
اوس فوج نابکار کی اوڑا دے اور صفوں کی صفوں کو درہم برہم کرکے بحضرت
امام برحق کی حاضر ہوئے آپ نے موںہہ اور آنکھیں اونکی چومیں اور کہا اے بہائے
اپنے زخموں کو خیمہ کے اندر جاکر باندہ اور ذرا آرام کر عرض کے اے برادر بزرگوار تشنگی
سے ہلاک ہوتا ہوں بہتر یہہ ہے کہ ساقی کوثر کے ہات سے آب زلال فردوس کا نوش کروں
میں ورنہ جب بسر ہو کہ جام شراب شہادت کا یہاں پیوں میں القصہ حضرت عون کمیت
گھوڑی پر سوار ہوئے اور وہ گھوڑا تہا کہ حضرت شاہ مردان شیر یزدان نے اپنی حالت حیات
میں حضرت عون کو بخشا تہا اور زرہ داودی اور تیغ یمانی حمایل کرے اور نیزہ
رومی ہاتھہ میں لیا اور حضرت امام برحق سے اجازت لیکر میدان کی طرف کیا شور
اور غلغلہ سپاہ مخالف میں پڑا اور ہر خورد و کلان دیکھہ کر کانپنے لگا فرد جب آفت
ہے کہ باز آیا سوار میدان شد کدام سرو زیبا بزین برون آمد قطعہ کہتے تہے
وہ پہر سوار آیا بوافق روزگار آیا ہے سرو زمین زین پہ نکلا وہ رونق گلزار آیا

اپنی بہائی سن کا پہچانا اور نا سمجھ کلی کہ گروہی کہ دونو بہن ہوئیں بعد اوسکی
لاچار حضرت قاسم کو میدانکی رخصت دی (اور یہہ بات کہ عوام مین مشہور رہی کہ حضرت
امام حسین کو اوسوقت وصیت حضرت امام حسن کی یاد آئی یا مع بقدمہ نکاح قاسم کی
اوراوسوقت قاسم کو خیمہ مین لیجا کر اپنی ایک بیٹی سے بہانہ نکاح کر دیا کسو معتبر
کتاب مین نہین ہی مگر ایک تو یہہ نقل منتخب التواریخ مین مینی دیکہی ہی لیکن وہ کتاب
تعصبہ دہرسو کی سیدون سے ہان ہی اور وہ کتاب اون سیدون مین بہت سندی
مشہور رہی اور روضۃ الشہدا مین دیکہی ہی لیکن عالمون سے نزدیک اور اہل تاریخ
کی نزدیک اس روایت کا اور اس نقل کا مطلق اعتبار نہین ہی اور جسکی
تفصیل سی کہ روضۃ الشہدا مین یہہ احوال لکہا ہی محض غلط اور سراپا نکاح
اور نامناسب ہی سوا اسکی کہ ایسی باتین اون خاندان کے شایان نہین مین)
القصہ بعد شہادت حضرت قاسم کی حضرت ابوبکر فرزند حضرت علی سے بہائی حضرت
امام حسین کی اجازت حضرت امام برحق سی لیکر میدان کارزار مین آشکارا ہوئی
اور عرصہ میدان کو بہت نامردون سی خالی کیا تا وقتیکہ نقد حیات کو بازار جہاد
مین فروخت کیا اور قصر جنت کی طرف سکبرو ہوئی بعد اونکی حضرت عمر فرزند
حضرت علی کی باجازت امام برحق کی مخالفون سی جنگ کر کر اور داد شجاعت
کی دیکر روضہ رضا پر وردگار مین تشریف لیگئی بعد اونکے حضرت عثمان فرزند
فرزند علی کے سبط نبی سی رخصت لیکر دشمنون سی جا لڑی اور جرأت بی نہایت
دکہا کر جلد جنت کی صدر نشین ہوئی بعد اونکی حضرت عون فرزند حضرت علی کہ جوان خوبصورت
با سیرصافی طینت پاکیزہ طویت تہی بیچ خدمت امام برحق کی حاضر ہوئی اور اجازت

ہوا اور ضرب شمشیر کی اوسکی سر پر دی کہ قاسم مونہہ کی بل گر پڑا اور پکارا کہ یا چچا
امام حسین حضرت شبیر نے جب اپنی بھتیجی کو دیکھا کہ خاک و خون مین غلطان ہوا
مانند شیر کی کہ اوپر شکار گور کی تاخت لاتا ہی طرف ابن سعید کی دوڑی اور ضرب تلوار
ابدار کی دی کہ ہات ابن سعید کا کہنی سی جدا ہوگیا اہل کوفہ ابن سعید کو اپنی سپاہ
مین لیگئی جب غبار راور گرد ہٹی تو معلوم ہوا کہ حضرت امام حسینؑ قاسم کی سر پر
کہڑی روتی ہین اور اوسکی قتل کرنیوالی کو نفرین کرتی ہین پہر حضرت قاسم کو
اوٹہاکر اہل بیت کی لاشون مین ملادیا اور کہا ای اہل بیت میری صبر کرو اور
خدا کا شکر کرو جاننا چاہیئی کہ روضۃ الاحباب مین لکہا ہی کہ جب حضرت امام حسین
نی اجازت میدان کی قاسم کو نہ دی تہی تو حضرت قاسم خیمہ مین جاکر سر زانو پر
رکہی ہوئی روتی تہی کہ اونکو یاد آیا کہ میری باپ حسن نی مجکو ایک تعویذ دیا تہا اور
یہہ فرمایا تہا کہ تو اوسکو اپنی بازو پر رکہیو جس دن کہ تجکو غم و ملال بی حد دربیش
آوی تو اوسکو کہول کر دیکہنا جو اوس مین لکہا ہو اوس پر عمل کرنا پس آج کہ وہ
دن ہی لازم ہی کہ مین اوسکو کہول کر دیکہون الغرض حضرت قاسم نی یہہ دل مین
سوچ کر تعویذ اپنی بازو سے کہولا اور کاغذ کو ملاحظہ کیا اوس مین حضرت
امام حسن نے اپنی دست مبارک سی لکہا تہا کہ ای قاسم وصیت کرتا ہون مین
تجکو کہ جب میرا بہائی حسین دشت کربلا مین درمیان کوفیون اور شامیون کی
گہر جاوی البتہ سر اپنی کو اوسکی قدم پر نثار کیجیو حضرت قاسم نی جب وہ وصیت نامہ
پڑہا ایسی خوش و خورم ہوئی کہ کبہی نہ ہوئی تہی اور وہ کاغذ لاکر حضرت امام
برحق کو دکہایا اور رن مین جانی کی رخصت چاہی حضرت امام برحق نی خط اپنی

پہل نیا باغ حسن کا چمن عالم مین شاخ امید سی جہر گڑ بر خاک پڑا روضۃ الاحباب
مین محمد بن انس کے شہادت نہین لکہی ظاہر یہہ ہی کہ وہ بہی حضرت عبد اللہ کی ساتہہ
شہید ہوئی بعد اونکی حضرت قاسم ابن الحسن اپنی برادر عزیز کی شہادت کو مشاہدہ کرکر اور
اہ سرد دل پر درد سی کہینچکر اپنی عمو بزرگوار کی خدمت مین حاضر ہوئی اور عرض کیے
کہ ای شاہزادہ دو جہان اگر حکم ہووی تو اپنی بہائی کا عوض ان بیدینون سی لون ہین
آپنی فرمایا ای جان عم تو حسن کے یادگار ہی اور میرا انیس دل فگار ہی کیونکر تجکو اجازت
دون بعضی لکہتی ہین کہ مادر قاسم کے خیمہ سی باہر نکل آئین اور قاسم کا ہات پکڑ لیا
فرد ای بدلم گرفتہ جا لطف کن از نظر مرو مرہم سینہ چون توئی مرہم دیدہ ہم
تو شو
بیت
ای گل خوشنما تو میری نظر سی دور رہو مرہم سینہ ہی جو تو چشم
کا تو ہی نور رہو لکہا ہی کہ حضرت قاسم بی اختیار روتی تہی اور حضرت امام حسین بہی
زار زار روتی تہی کہ ایک مرتبہ دونو لبس مین گلی سے لگ کر بیہوش ہوگئی پہر جو ہوش
مین آئی حضرت قاسم رخصت چاہتی تہی اور آپ رخصت نہ دیتی تہی یہان تک کہ قاسم
نی ہات اور پاون آپکی چومی اور بہت روئی تا کہ رخصت حاصل کیے اور میدان مین آئے
اور باوجود چہوٹی عمر کے قتال عظیم کی اور پینتیس ۳۵ مبارزون کو خاک ہلاکت پر ڈالا
حمید نقل کرتا ہی کہ مین عمر سعد کی سپاہ مین تہا اور نظارہ جنگ قاسم ابن حسن کا کرتا
تہا کہ عمر بن سعید ازدی نے مجہی کہا کہ مین اس لڑکی پر حملہ کرونگا مین نی اوسسے
کہا سبحان اللہ یہہ کیا اندیشہ باطل ہی قسم خدا کی کہ اگر قاسم مجہی تلوار مارے تو دست
دراز نکرون بس امر قاسم کا ساتہہ اس گروہ کی چہوڑ کہ جنہون نی اوسکو گہیر رکہا ہی
اور تو قصد نکر ابن سعید نی کہا واللہ مجکو اب تحمل نہین رہا یہہ کہ کر متوجہہ قاسم کے

لشکرمین لیجلی که راه مین فیروزان نی راه بهشت کی لی عبدالله نی بهت لگریه کیا لکهاهی که اوس
وقت تک حضرت شاهزاده عبدالله کی بدن پر ستره زخم آچکی تهی اور آپنی بهت نابکارون
فی النار کیا تها اور بهتیرون کو زخمی کیا تها که پهر آپ میدان مین آئی اور مقابل اپنا چاها
کسو کو تاب توان نهین تهی مارے خوف اور دهشت سی که مقابل آوی دشمنین عمر سعد
نی اپنی لشکر والون کو گالیان دین که یوسف ابن الاحجار روبرو عمر سعد کی آیا اور
کها که تو سپاه لارهی کیون نهین اس سی مقابله کرتا عمر سعد نی کها که مجکو ابن زیاد
کا حکم لڑوانی کا هی لڑنیکا نهین هی پس تم سب میری فرمان بردار هو ای ابن الاحجار
جا تو اوراس لڑکی سی جنگ نهین تو مین تیری شکایت ابن زیاد سی کرونگا ابن الاحجار
لاچار میدان مین آیا اور عبدالله کی هات سی جام مرگ کا پیا پهر اوسکا بیٹا اور اوس
کا بهتیجا میدان مین آکر اوکی ضرب تیغ سی دوزخکو روانه هوا پهر حضرت عبدالله نی مبارز
کو چاها کوئی نه نکلا حضرت عبدالله تنگ هوکر جب دراس لشکر کی تاخت لائی اور بار
نابکارکو چاشنی موت کی چکهائی اور نیزه سر مبارک پر پهراتی هوئی اپنی لشکر مین چچا
خدمت حضرت امام حسین سی آئی اور کها ای چچا صاحب العطش العطش آپنی فرمایا
ای جان چچا کی تیری نانا اور باپ اب بهشت مین تجهی پانی پلائینگی حضرت عبدالله
پهر اجازت لیکر میدان مین آئی اور زخم گران نیزه اور تلوار کا اور ناوک اور خنجر کی
کهائی اور شربت شهادت کا نوش کیا حضرت امام برحق کو اور مخدرات عصمت
کو اپنی غم و درد مین بیهوش کیا نظم دردا که دل از جا و نه غمناک فتاد درویش سیل اشک
خاشناک فتاد تو باده باغ عشق زشاخ امید بی آنکه رسیده بود برخاک فتاد هندی آه
دس درد سی هر بار رهی غمناک پڑا اشک کی سیل سی هی چشم مین خاشاک پڑا یهی نها

ساتھہ پانسو سوار کی عبداللہ پر حملہ کیا اور حضرت امام حسین نے محمد بن اشعث اور اسد بن
ابی ذخانہ کو کہ یہہ دو آپکی یاروں مین سے باقی رہی تہی اور فیروزان کو کہ غلام حضرت امام کا
ہی حضرت عبداللہ کی مدد کیواسطے بہیجا حضرت عبداللہ اور فیروزان سپاہ مین سے نکلکر بحتری کی مقابل
ہوئے اور بحتری مین اور فیروزان مین نیزہ بازی ہونی لگی اور عبداللہ نے ساتہہ دونو یار کے
سواروں پر حملہ کیا فیروزان نے یہہ نقشہ دیکھکر اور بحتری کی آگی سے نکلکر حضرت عبداللہ کی پاس
آگیا پہر چار سوار نی پانسو سواروں کو آگی دہر لیا اور بہگاتی ہوئے قلب لشکر تک لیگئی پہر شبث
بن ربعی ساتہہ پانسو سواروں اور بحتری کے متفق ہوا الغرض قریب ہزار سوار نی ان چار
تن کو بیچ مین لیلیا حضرت عبداللہ نی ساتہہ اون دونوں یار کی شبث کیطرف رخ کیا
اور فیروزان نی بحتری کی فوج پر تاخت کی اور اوسکی لشکر کو زیر و زبر کیا عمر سعد سی نقل ہی
کہ وہ مردود کہتا تہا کہ خدا کی قسم فیروزان اوسدن اسقدر جنگ کرتا تہا کہ اگر ایک
جام پانی کا پیتا تو ہماری لشکر مین سے ایک بہی اوسکی ہاتہہ سی نہ بچتا ایک سو بیس
نیزہ سی اور بیس آدمی شمشیر سی اوسنی ہلاک اور قتل کئی تہی آخر کو فیروزان کثرت
حرب سی اور شدت تشنگی سی ناطاقت ہوگیا تہا کہ گہوڑی سی ایک مردود کا نیزہ
کہا کر گرا اور سپر سر پر رکہہ کر مخالفوں سے لڑتا تہا کہ اسد بہی اوسکی پاس آپہونچا
اور چاہا کہ فیروزان کو اپنی گہوڑی پر سوار کری کہ انبوہ کثیر نی دونوں کو گہیر لیا
اور ہر طرف سی طعن و ضرب نیزہ و شمشیر کی دی کہ اسد نی راہ بستان شہادت
کی لی پہر حضرت عبداللہ نی آکر قاتل اسد کو قتل کیا اور فیروزان کو کہ جو زخموں سے
چور ہو رہا تہا اپنی گہوڑی پر آگی اپنی بٹہا یا گہوڑا کہ کئی دن کا بہوکا پیاسا تہا دو
آدمی کی بوجہہ سی ٹہرا ہو رہا حضرت عبداللہ پیادہ پا ہوگئی اور فیروزان کو بہی

ی رحمت حق ہوکر ایوان روضہ رضوان میں آرام کیا بعد اونکی عبد الرحمن
ل بہائی جعفر کی نے مقابل مخالفونکی ہوکر اور سبے نہایت دلیری فرما کر جام
ی شربت سعادت کا نوش کیا بعد اونکی محمد ابن عبد اللہ بن جعفر طیار یعنی حضرت مرتضی کی بھتیجے کی بیٹے
رت امام حسین کی بہانجے یعنی بی بی زینب کے بیٹے اپنے ماموں اور اپنی ماسے رخصت حاصل کر کر گلزار کارزار میں
ل ہوئی تشریف لائی اور ساحت حربگاہ کو خون دلاوروں سے رشک صد چمن کر دیا آہ مرغ روح محمد طرف آشیان
رواز کر کی باغ بہشت میں جا آرام کیا حضرت زینب اپنے فرزند دلبند کی فراق میں زار زار روتی تہیں اور انکی
ی خلف حیدر کرار مصرع کریا ابر و رحمت کردگار بعد اونکی عون بن عبد اللہ یعنی محمد کی بہائی نے
ہائی کو دیکہا کہ خاک و خون میں بیجان پڑا ہے بے اختیار طرف میدان کی دوڑی اور اپنی بہائی کی قاتل کو ساتہ
شمشیر کی واصل جہنم کا کیا اور بڑی بہادری اور دلاوری کر کر بہشت میں رونق افزا ہوئی
عبد اللہ فرزند حضرت امام حسن کی کہ نوجوان با طلعت سرو قامت خوبصورت نیک سیرت تہی بیچ
سونہ رگوا ابن شبیر پروردگار کی حاضر ہوئی اور اجازت میدان کی چاہی اپنی بعد بکر اسبار کی روکر او رنگلی
لگا کر رخصت دی وبت ہی کہ فرزند حسن کی میدان میں مطلق توقف نکیا اور اپنی تئیں دفعتہ قلبگاہ میں یعنی
بیچمیں لشکر کی پہونچایا یہانتک کہ قریب عمر سعد کے پہونچی اور مقام پر ایسے دلاوروں کو ساتہ با ہونا
کی برباد کیا او عمر سعد بہاگ کر سواروں میں جا چہپا اور اپنی دلاوروں کو ساتہ خلعت اور انعام کی امید دلا کر کہا
کہ اس جوان ہاشمی کو کسطرح قتل کیا جاہیئے اور عبد اللہ قلب میں سی میدان میں آئی کہ ابن نجبری
ابن عمر شامی او سرو عمر سعد کی آیا اور کہا ای عمر دعوی سپہ سالاری کا رکہتا ہی تو اور اس نوجوان
ہاشمی سی سقدر بہاگتا ہی تو عمر نی شرمندہ ہوکر کہا کہ جان عزیز ہی اگر اوسوقت اوسکی آگی سے
نہ بہاگتا میں تو یہہ ہرگز مجکو چہوڑتا اور ای نجبری اگر تو میری بات کو سچا جانتا ہی تو یہہ نوجوان پڑہے
اور یہہ میدان سی اسکی مقابل آ اور اپنی بہادری دکہا نجبری نی غصہ میں آکر ساتہ

حضرت عبداللہ نے گہوڑا ہی چہوڑا اور نیزہ بہی ہات سے ڈال دیا اور شمشیر میان سے لی
پیادہ پا دوڑے اور قدامہ نے پہر کر نیزہ آپکے سینہ پر مارا کہ آپنے زخم کہا کر نیزہ اوسکا
دیا اور پہر اپنے گہوڑے پر سوار ہوے قدامہ نے اپنا گہوڑا پہیر کر چاہا کہ حملہ دوسرا کرے
کہ عبداللہ نے تلوار اوسکی گلے پر دی کہ اوسکا گلا اوڑ گیا پہر عبداللہ نے اوسکی کمر بند مین
ہات ڈالکر خانہ زین سے اوٹہا کر زمین پر پہینکا کہ قدامہ تحت الثرا کو پہونچا اور آپ اوسکی
گہوڑے پر سوار ہوے اور اپنا گہوڑا اپنے غلام کے حوالہ کیا اور اپنا نیزہ جا کر لیا سلام بن
قدامہ نے عمر سعد سے کہا کہ مین نے بہت لڑائیان اور پہلوان بہادر دیکہے ہین لیکن
اس ہاشمی جوان کے برابر کوی جوان شجاع اور جری نہین دیکہا **فرد** سا تہا سعی جہاد
فلک جوگان قدر تا چنین شاہ سواری سوے میدان آرد **فرد ہندی** چرخ چوگان قدر
برسون تک اگر کوشش کرے جب کہین میدان مین لاوے اس طرحکا شہسوار الغرض حضرت
عبداللہ راست اور چپ لشکر عمر سعد کی تاخت کرتے تہے اور بیسیون مردودون کو خاک
ہلاک پر سرنگون ڈالتے تہے کہ ایک مرتبہ سوار اور پیادون نے آپکو گہیر لیا اور ساری تشنگی
طاقت آپ مین نرہی اور دو یا تو آپکی گہوڑے کی قلم ہوگئی کہ آپ گہوڑے سے جدا ہوے
زخم گرانبار اوٹہا کر جنت کو تشریف لیگئے بعد اونکے جعفر ابن عقیل یعنی چچا عبداللہ
...ی بہتیجے کیواسطے زار زار رو کر حضرت امام برحق سے اجازت لیکر میدان مین آئے اور
...ت حیات دشمنونکا ضرب تیغ سے بیخ سے اوکہاڑا اور کتنونکی ہستی ڈالدی جب
...کان مردم خوارنے دیکہا کہ ہم اس شیر کارزار سے درماندہ اور عاجز ہوگئے
...ے ملکر اونکو درمیان مین لیا اور زخم نیزہ اور شمشیر کا چہار طرف سے دیا آخر کار
...ارنے دریاء شہادت مین غوطہ لگا کر گوہر بہار شرف کا کف امید مین لیا

کالسنی در عرصهٔ عالم زدند فتنه انگیختند و عالم بر هم زدند نا شده روز قیامت اہل عالم را چه شد تا دمیده صور فرزندان آدم را چه شد آیات ہندی

یارب یہہ آگ کسنی جہان مین لگائی ہی عالم ہوا تباہ خدا یاد آئی ہی بی نفخ صور حشر یہہ کسطرح ہوگیا بگڑا جہان اگرچہ قیامت نہ آئی ہی روایت ہی کہ جب حضرت امام معصوم شہید مظلوم نی دیکہا کہ جملہ یارون سی اور زمرہ ہواداروں سی کوئی باقی نرہا بہائیون اور فرزندونکی طرف سی غم زالم زیادہ تر او پر دل مبارک کی مستولی ہوا اور اہل بیت نی جانا کہ آپکو ہماری طرف سی اندیشہ و غم کمال ہی سب نی متفق ہوکر عرض کیے کہ ای نور دیدہ صدر مسند رسالت اور ای سرور سینہ شاہ عرصہ ولایت آپ کچہہ اندیشہ نفرمائی اور غم غصہ نہ کہائی کہ ہم سب آپکی بعد اپنی زندگی سی راضی اور خوش نہین ہین اور روز کہتی ہین کہ آج اپنی سرونکو تمہارے قدم مبارک پر نثار کرین تو کل کے دن حشر مین سرفراز ہی یادین حضرت امام برحق روی اور سبکی حق مین دعاء خیر کی اول سبسی حضرت عبداللہ فرزند حضرت مسلم کی اجازت لیکر اور حضرت امام برحق سی رخصت ہوکر میدان مین آئی کبہی تو تہہ شمشیر آبدار کی مانند مریخ تیغ زنی کا کام فرماتی تہی اور کبہی سات نیزہ آتش بار کی مانند شہاب ثاقب کے حملہ کرتی تہی اور ربیح انتقام اور عوض پدر بزرگوار کی اعدا ان مبارزون کو زیر و زبر کرتی تہی کہ قدامہ ابن اسد فرازی مخالفون مین سی نکلکر مقابل ہوا اور وہ بڑا مشہور پہلوان تہی و سلاح بر نبرد آراستہ کئی ہوئی اور بر مرکب نبرد کام کی نمودار ہوا بعد ظاہر ہونے صنعت سپاہگری کی طرفین سی حضرت عبداللہ نی اوسپر حملہ کیا اور وہ بہاگ نکلا عبداللہ نی گہوڑا اوسکی پیچہی دوڑایا آخر بسبکہ کئی دن سی گہوڑی نی پانی نہ پیا تہا رہ گیا حضرت

اور اصحاب آپکی بہت روئی اور حضرت امام حسین ع نے کئی بیتین اوسکی مرثیہ
مین اوسوقت کہین ایک شاعر اوسکی مدح مین کہتا ہی **ابیات** خوشا حر
فرزانہ نامدار کہ جان کرد بر آل احمد نثار زرخش تکبر فرود آمده شده بر براق
شہادت سوار زعشق جگر گوشۂ مصطفی برآورد از جان دشمن دمار
ابیات ہندی واہ حر ہی خوب مرد نامدار آل احمد پر کیا جانکو نثار گہر کے
مرکب سی اوترا باخوشی پہر ہوا اسپ شہادت پر سوار دشمنان دین کو اوس
دوست نے آتش دوزخمین ڈالا مار مار بعد اوسکی مصعب بہائی حر کا مخالفون
سی جا لڑا بعد جنگ اور کارزار کی اور کشت وخون بسیار کی شربت شہادت کا نوش
کیا بعد اوسکی حر کا بیٹا کہ علی نام تہا اور حر کا غلام مخالفون مین سی نکلکر حضرت
امام برحق کیخدمت مین آئی اور آپکی طرف ہوکر مخالفون سی مثل بدر اور رغم ادبر
قا کی مقابلہ کیا اور کمال مرتبہ کو داد بہادری کی دیکر شرف شہادت سی مشرف ہوا
فصل عالم تاریخ دان اور فاضل حضرت نوامان لکہتی ہین کہ آخر اوسوار [illegible]
م برحق کی اور سوائی امام زین العابدین اوسکی [illegible] تن مرد وان مین سی [illegible]
ادت [illegible] مین باقی رہی [illegible] [illegible] [illegible]
م نیک انجام **قطعہ** [illegible] آل پیمبر [illegible] [illegible]
[illegible] فلک [illegible] **ابیات ہندی** [illegible]
آل پیمبر کی [illegible] [illegible] [illegible]
[illegible] [illegible]
[illegible] **ابیات** [illegible]

اور صفحہ زمین پر خون سی دلاورونکی رنگ کرتا ہی آپ نی گہوڑا تازی باساز

گرانجا یہ کی حر کی سواری کی واسطے بہیجا حر نی رکاب کو بوسہ دیکر گہوڑی پر سوار ہوکر

اور جولان دیکر باگ مخالفونکی طرف پہیری **بیت** عنان مرکب خود تاب میداد

بخون نوک سنان را آب میداد یعنی عنان مرکب تازی کو تاب دیتا تہا لہو

سی نوک سنان کو وہ آب دیتا تہا اور جوق کی جوق اور بری کی بری پراگندہ

کردی پہر چاہا کہ حضرت امام کی خدمت مین حاضر ہووی مگر گویا آواز ہاتف غیبی

کی گوش ہوش مین پہونچی کہ ای حر حورین تیری منتظر ہین کہ حر نی وہین سی پکار کر

کہا کہ ای شاہا او حسین علیہ السلام تیری نانا کی خدمت مین جاتا ہون حضرت امام حسین ع

نی رو کر کہا مین بہی عنقریب آتا ہون پہر حر اسقدر لڑا کہ نیزہ اوسکا ٹوٹ گیا اور

تیغ آبدار ہات مین لی اور جسکی کمر پر مارتا تہا دو نیم کرتا تہا اور جسکی سر پر دیتا

تہا سینہ تک شگاف ہوتا تہا یہان تک لڑا کہ عمر سعد کی علمدار تک پہونچا اور چاہا

کہ علم کی اور علمدار کی دو ٹکڑی کری کہ شمر ملعون نے سات فوج کثیر کی حملہ کیا اور

سب طرفسی حر پر تیر اور نیزہ اور تلوار پڑنی لگی کہ قصور ابن کنانہ نی حر کی سینہ بی کینہ

پر نیزہ مارا اور زخم کاری لگا تسپر بہی جہپٹ کر حر نی شمشیر بی نظیر قصور کی سر پر دی

کہ اوس حال مین بہی تلوار نی قصور نکیا اور قصور کا سر سینہ تک کاٹا اور قصور بی قصور

بلا قصور قعر جہنم مین داخل ہوا پس حضرت امام حسین ع مرکب پر کام دوڑا کر حر کی

پاس پہونچی اور حر کو اوٹہا کر اپنی لشکر مین لای اور اپنی زانوی مبارک پر حر کا سر

رکہا اور آستین مبارک سی اوسکا رخ پاک کرتی تہی کہ حر نی آنکہین کہول کر حضرت

امام حسین ع کی طرف نظر کی اور مسکرایا اور نقد جان کو نثار کیا حضرت امام پر حق اولی

الشاء اللہ تعالیٰ مین اور تو دو تو شفاعت حسین عم سی بہرہ مند ہو وینگے حر اپنی بہا[illegible]
کو یہہ خدمت حضرت امام برحق کی لایا اپنی اوسکو بہی گلے سی لگایا اور بشارت جنت
کا کلام فرمایا القصہ حر مردانہ اور دلاور فرزانہ او پر اسپ باد پیما تازی نژاد کی سوار
ہو کر میدان مین نمودار ہوا اور مقابلہ کرنی والا جا ہا صفوان کہ کوفہ کے بہادرون
مین سی مشہور اور معروف تہا مقابل حر کی آیا اور وار نیزہ کا حر کی سینہ کی طرف کیا
حر نی نیزہ سے نیزہ کا وار اوسکا کمال چابکدستی اور تیزی سی ایک نیزہ صفوان کے
سینہ پر دیا کہ پار نکل گیا اور صفوان کو صدر زین سے اوٹہا کر سر برلا کر زمین پر ٹپک
دیا کہ جان اوسکی دار الجزا کو پہونچی خروش دونو لشکر سی اوٹہا کہ صفوانکی تین بہائی اور
تہی اون تینون نی یکبارگی حر پر حملہ کیا حر نی ایک کی کمر مین ہات ڈال کر زین پر سے
اوٹہا لیا اور زمین پر دے مارا کہ گردن اوسکی ٹوٹ گئی اور دوسرے کی
اور ایک کی سر پر ضرب تیغ بیدریغ کی دی کہ سینہ تک کہل گیا اور جہنم کو پہونچا اور
تیسرا بہاگتا تہا کہ نیزہ اوسکی پیٹھ پر مارا کہ پار ہو گیا اور وہ مردود فی النار
ہو گیا حر میدان سی پہر کر بیچ خدمت امام برحق کے آیا اور زمین خدمت کی چومی اور
عرض کی یا ابن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تو مجہی راضی ہی آپ نی فرمایا مین
[illegible]سی راضی اور خدا اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم تجہی راضی پہر حر میدان
[illegible] آیا اور بہت طرف تاخت لایا تہوڑی دیر مین کشتون کی پشتی لگا دی کہ اسمین
[illegible]ون نی حر کے گہوڑے کو پی کیا اور حر گہوڑی سی جدا ہو کر لڑتا تہا اور نیزہ
[illegible] وار سی وہ کام کرتا تہا کہ سب دیکہ کر اوسکے دنگ تہی اور مخالف اوسکی
[illegible] تنگ تہی اور حضرت شاہزادہ حسین عم نی دیکہا کہ حر یا زیادہ جنگ کر آیا

کی سرداری پر کہ بانہ ہی تھی حرنی حضرت امام برحق کی لشکر کی طرف رخ کیا لگنہ لرزہ
حرکی اعضا کو شدت سی تہا اور ہات پانو اوسکی کانپتی تہی کہ مہاجرین اوس نی کہا
تو حملہ نشا ہیر اہل قبضہ و شمشیر ہی اور جب کہین گروہ کی شجاعون کا اور بہادرون
کا ذکر آتا ہی تو پہلی زبان پر تیرا نام ہوتا ہی کیا باعث کہ تو اس جنگ مین لرزتا ہی اور
کانپتا ہی حرنی کہا خدا کی قسم مین اپنی نفس کو اختیار دیتا کہ یہہ دوزخ کو قبول کرتا ہی یا
بہشت کو اختیار کرتا ہی الحمد للہ نفس نی بہشت کو اختیار کیا حرنی یہہ کہہ کر اور کوڑا گھوڑے کو مار
کر دوڑا کر حضرت امام حسین ع کی خدمت مین حاضر ہوا اور عرض کیے کہ یا ابن
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مین وہ ہون کہ پہلی تیری مقابل نکلا تہا یعنی راہ مین
تیرے کربلا کی چنانچہ ذکر اسکا پہلی گذرا اور راج مین ہی بہلا تو یہ کرنیوالا ہون اس قوم
مین سی کہ تیری خدمت مین حاضر ہوا ہون یا ابن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مین
نی تیری مقابلہ اور لڑائی سی توبہ کری اور تیری دشمنون سی لڑائی کی نیت کی
آیا میری توبہ قبول ہی یا نہین آپنی فرمایا توبہ تیری قبول اور تو حر ہی یعنی آزاد
دنیا مین اور آخرت مین یعنی برائی سی اور دوزخ سی الغرض حرنی عرض و
معروض کر کر توجہہ میدان کی طرف کی اور مقابل مخالفون سی ہوا مضمون کہ بہائی
اہل کاہی دیکہا کہ حرنی دنیا پر جنت باری اور آخرت کو اختیار کیا اور ہات بیچ وہمت
نشانہ کی مار از بس شیر عشق اہل بیت کا اوسکی دل شوق منزل کی تو دہ مین
نہا ہو گیا اور گہوڑا دوڑا کر اپنی بہائی سی آملا اور کہا ای بہائی خدا
دیا اور مجہکو ظلمات کبر وہات مین سی نکال کر ادہر جبہ
ہون اور اگر نہون کا مخالف تہا اللہ تعالی

تیر ماری اور کسی شخص کو زخمی کر دیا آخر کو آپ بھی شہید ہوا بعد اوسکی مرہر یا
حضرت امام برحق کا آتا تھا اور آپ بسلام کرکر اور رخصت ہوکر میدان میں جاتا تھا
اور آپکو سلام کرکر اور رخصت ہوکر میدان میں جاتا تھا اور داد شجاعت کی دیکر جو
شہادت کا جیسا تھا یہان تک مقدمہ آگے کر دیا تمام ہوا اہل بیت کی اور دوستوں میں سے کو
باقی نہ رہا اور حضرت امام حسین ع کے سب کے کئی اصحاب کا احوال بھی نہیں لکھا اور تاریخ
کی کتابوں میں لکھا ہی اور ان صاحبوں کا بھی احوال بہت سی کتاب میں لکھا ہی بہت مختصر
اور تھوڑا تھوڑا بیان کر کہا ہی کیونکہ یہ رسالہ بہت مختصر ہی

مخزن تیسوان

بیچ ذکر شہادت حضرت حُر کی اور بیان شہادت خویش و اقربا حضرت امام حسین کے ❊
اور بہ خاطر سعادت ماثر محبان اہل بیت کی ظاہر اور باہر ہووی کہ معتبر کتابوں میں لکھا ہی
کہ جب پچاس سی زیادہ یار حضرت امام حسین ع کی جماعت شہادت کا اپنی درجہ پر فائز
ہو چکی اور حضور باری تعالی میں پہنچ چکی اوس وقت حضرت امام حسین ع کا رشتہ
کہ کوئی ایسا نہی ہی کہ حمایت اور مدد کری حریم رسول اللہ کی صلی اللہ علیہ
وسلم حُر بن یزید بن حارث ریاحی کہ کوفہ کی سرداروں میں بڑا بہادر تھا اور برابر ہزار
سوار کی گنا جاتا تھا عمر سعد کی لشکر میں سی جدا ہوکر حضرت امام حسین ع کی خدمت
میں آیا لیکن اور تاریخ کی کتابوں میں لکھا ہی کہ حُر پہلی ہی آپکی خدمت میں آیا
تھی کہ ہنوز لڑائی شروع نہوی تھی بہر تقدیر پہلی حُر نی عمر سعد کو نصیحت کی کہ ابن
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سی ایسا معاملہ کرنا موجب دوزخ میں جانی کا ہی
اور سبب زوال دنیا و آخرت کا ہی جب دیکھا کہ اوس ملعون نی اپنی دین و دنیا

عرض کی کہ یا ابا عبد اللہ تیری سوا کوئی میرا عزیز اور دوست زیادہ نہین ہی اگر کوئی
چیز نفیس جان سے ہوتی مین وہ تجھپر فدا کرتا مگر جان سی زیادہ اور چیز کوئی نہین ہی
بس وہ تجھپر نثار کرتا ہون یہہ کہہ کر اور شمشیر کھینچکر صف اعدا پر حملہ کیا اور ہیبت اور رعب
اوسکی مخالفونکی دل مین زیادہ تر شیر ژیان اور فیل دمان سی پڑی اور ہیبت سیاہ گرد
کی اسقدر اوسی ظاہر ہوئی کہ ظاہر ہونا حواس دیکھنی والون کا آشیانہ دماغ سی
صحرای تحیر کو پرواز کر گیا اور مخالفون مین سی کسی کو قدرت نہ تہی کہ مقابل اوس شہسوار
نامدار کی آوے عمر سعد نی کہا کہ سب ملکر یکبار اوسپر حملہ کرو اونہون نی اوسپر حملہ
کیا اور تیرونکا اور پتہرون کا مینہہ اوسکی اوپر برسایا کہ عابس نی لاچار ہوکر زرہ اور
خود اپنا پہینک کر اور ہلکا ہوکر تاخت مخالفون پر نایا ربیع ابن تمیم کہتا ہی کہ مین دیکہتا
تہا قسم خدای زمین و آسمان کی کہ قریب دو سو آدمی کے اوسنی اپنی آگی رکہہ لیے
تہی اور بہگائی لیے جاتا تہا اور کشتونکی پشتی لگاتا تہا یہانتک کہ عابس اور غلام
اوسکا تیرون اور پتہرون سے اور نیزون اور تیغون سے نہایت زخم کہا کر دار السلام
مین داخل ہوئی بعد اوسکی عبد اللہ اور عبد الرحمن کہ بنی غفار سی ہین حضرت امام
برحق سی اجازت لیکر اور بشارت بہشت کی پاکر میدان مین آئی اور روضہ رضوان
مین پہونچی پہر غلام ترک حضرت امام حسین علیہ السلام کا کہ حافظ قران اور قاری تہا
میدان مین آیا اور بہت مرد ودون کو مارا اور زخم گران اوٹہا کر گرا کہ آپ اوسکی
سرپر جاکر کہڑی ہوے آنکو دیکہہ کر ہنسا اور رسا تہہ رحمت حق کے واصل ہوا بعد
اوسکی حنظلہ بن سعد الشبامی میدان مین آیا اور جنگ مردانہ بجا لایا تاکہ شہادت
پائی بعد اوسکی یزید ابن زیاد المشعب میدان مین آیا اور اعدا کی طرف کئی تیر

لہ طلعتہ مثل شمس الضحیٰ لہ غرہ مثل بدر منیر **ابیات ہندی** حسین ابن
حیدر ہی میرا امیر مبارک امیر و بشیر و نذیر میری جان دل اور جی کا ہی جان علی
کا فاطمہ کا ہی وہ نور عین جہان مین نہین آج اوسکا نظیر وہ ہی چرخ عزت کا
بدر منیر وہ طلعت مین ہی مثل شمس الضحیٰ وہ خلقت مین بیشک ہی نور الہدیٰ
اور قلع اور قمع دشمنون کا قرار واقعی کرکر مقام شہادت کو پہونچا لکھتی ہین کہ مخالفون
نی از روی شیطنت اور بیرحمی کے سر اوسکا کاٹ کر طرف سپاہ حضرت امام حسین ع کے پہینک دیا
کہ ما اوس لڑکی کے دوڑی اور سر اپنی فرزند کا اوٹھا کر اپنی آنکھون سی اور موںہہ سی ملا اور کہا
خوب کام کیا تو نی ای فرزند میرا اور ای فرحت دینی والے میری دل کی اور ای ٹہنڈک آنکھون میری کی
بعد اوسکی وہ سر و برایک کی مخالفون مین سے کہینچ کر مارا اور وہ مخالف اوس صدمہ سے
اوسی وقت جہنم کو پہنچا پہر اوس بی بی مردانہ دل نی چوب خیمہ کی لیکر مخالفون پر حملہ کیا اور دو
شخص کو مارا اور زخم کو پہچاتب حضرت امام حسین نی اوسکو منع فرمایا اور مستورات
مین بہجوا یا بعد اوسکی عمر بن قرظہ انصاری نے جام شہادت کا پیا اور بعد اوسکی عبدالرحمن
بن عروہ نی شربت شہادت کا نوش کیا اور ان دونو نی کمال دلاوری اور بہادری سے
پہر عابس ابن شبیب شاکری نی قصد قتال کا کیا اور اپنی غلام سی کہ شوذب اوسکا نام
ہی پوچہا کہ تو آج میری ساتہہ کیا معاملہ کریگا اوس غلام نی کہا کہ ای آقای نامدار
ہمراہ رکاب تیری کی حسین ع کے دشمنون پر تلوار ماروں گا تا کہ شہید ہونگا عابس
نی کہا میرا بہی گمان تہا کہ تو ایسا ہی کہیگا اب قدم آگی رکہہ آجکا وہ دن ہی کہ ہم خدا سے
اجر طلب کرتی ہین جسقدر کہ ہماری واسطی آج مقدر ہی اور پہر یہہ دن کب ہاتہ
آتا ہی بعد اسکی عابس بیچ خدمت حضرت امام حسین ع کے آیا اور سلام کیا اور

کی عبد الرحمن ابن عبد اللہ یزنی نے عرصہ کارزار مین آکر یہہ رجز پڑہا **فرد** انا عبد الرحمن من آل یزن دینی علی دین حسین و حسن **فرد** مین ہون عبد الرحمن آل یزن میرا دین دین حسین و حسن اور یہان تک لڑا کہ شہید ہوا بعد اوسکی یحیی بن سلیم مازنی شہید ہوا اور بعد اوسکی قرہ بن قرہ غفاری نی شہادت پائی بعد اوسکی مالک بن انس المالکی نی بعد کوشش بسیار کی رخت زندگانی کا طرف سرای آخرت کی بہیجا بعد اوسکی عمر ابن متاع الجعفی سات عزشہادت کی فائز ہوا بعد اسکی حبیب مظہر اسدی عرصہ قتال مین آشکار ہوا اور خوب لڑا آخر کو خلعت شہادت کا پہنا بعد اوسکی غلام ابی ذر غفاری کا جون نام دلاوری کر کر شہید ہوا بعد اوسکی مہاجر جعفی نی شہادت پائی بعد اوسکی مسروق بن حجاج کہ حضرت امام حسین کا موذن تہا شہید ہوا بعد اوسکی جنادہ بن حارث انصاری محاربہ کر کر طرف فردوس کی گیا بعد اوسکی عمر بن جنادہ مبادرت ساتہہ محاربہ کی کر کر جنت مین اپنی باپ کی نزدیک پہونچا بعد اوسکی ایک نوجوان میدان مین آیا کہ اوسکا باپ پہلی شہید ہو گیا تہا اور اوسکی مان نی اوسکو میدان مین بہیجا تہا کہ حسین ابن علی پر اپنی تئین فدا کری اور رہتی امت ہو نیکا ادا کری جب کہ حضرت امام حسین علیہ السلام نے دیکہا کہ وہ لڑکا داعیہ قتال رکہتا ہی آپنی فرمایا کہ اسکا باپ ابہی شہید ہوا ہی پس اسکی مادر اسکی قتال سی کاہی کو راضی ہو گی لڑکی نی سنکر کہا مین اپنی ماسی رخصت لیکر آیا ہون اور اوسی نی مجکو میدان کارزار مین بہیجا ہی پہر اوستی میدان مین مقابل صف اعدا کی یہہ رجز پڑا **قطعہ** امیری حسین و نعم الامیر ٭ سرور فواد البشیر و نذیر ٭ علی و فاطمہ والدہ ٭ فہل تعلمون لہ من نظیر ٭ لہ

تن درین اندیشه یکسو باش عالم را قفائی زن طریق عشق میخواهی حز [illegible] الوداعی گو بساط
قرب میخواهی بلا را مرحبا زن **ابیات ہندی** جو یہی یار کی تہی دلین ہوا سر
جو ہاش نفس پر بار بار بہت رہ تو اس رہ مین ثابت قدم جو نازل بلا ہو تو کہہ مرحبا
طریقہ یہی ہی عشق کا میر بجان نہین کا م یہان عقل کا مطلقاً وہب حلم یار در مہربان کا
بجالایا اور میدان مین موجود ہوا اور جو کہ اوسکی مقابل آتا تہا کسی کو ساتہہ نیزہ کی انیت سب
سی اوٹہاکر زمین پر پہینکتا تہا اور کسیکو ساتہہ تیغ بید ریغ کے خاک ہلاکت پر ڈالتا تہا یہان تک
کہ کشتون سی پشتی لگا دی اور دشمن پہ تنگ آگئی آخر کو بقضا رالہی راضی ہو کر روضہ رضوان
کو سدہارا بعد اوسکی عمر ابن خالد میدان مین آیا بعد اظہار کمال مردانگی کی شہادت پائی
پہر سعید ابن حنظلہ تمیمی کہ سردار اور بڑا بہادر ہی میدان مین آیا اور خوب مقابلہ اور
مقاتلہ کیا اور بہت دوزخیون کو دوزخ کیطرف روانہ کرکر آپ خود صدر نشین بہشت کا ہوا
پہر مسلم ابن عوسجہ اسدی داد مردانگی کی دیکر حضرت امام حسین عم کی خدمت مین آیا کہ نافع
ابن ہلال جملی نے مقاتلہ کرکر بہت ظالمون کو قتل کیا اور اسقدر دلاوری کی کہ بیان سے
خارج ہی تب عمر سعد کی سردارون نی یہہ صلاح کی کہ اسطرح ہم حسین عم کی بہادرون
سی سرباہ نہو سکین گی بہتر یہہ ہی کہ سب ملکر ایک دفعہ حملہ کرین الغرض بہت سی
سوارون نی ملکر حضرت امام برحق کی لوگون پر حملہ کیا اور ہاشمی بہادرون نی اور
آپکی ملازمون نی سعی بلیغ کرکر اونکو دفع کیا لیکن مسلم بن عوسجہ چور زخمون سے
ہو کر گہوڑی سی گرا اور حبیب ابن مظہر کو وصیت کی کہ بغیر شہید ہونی کے
تو بہی ان ملعونون سی جنگ کیی جائیو تاکہ حسین عم کی اوپر وشہادت پائیو
حبیب نی کہا قسم ہی رب کعبہ کی ایسا ہی کرونگا لیکن شہادت مسلم اور نافعہ

رستم کہان مردان اسلام تہور اسفندر اذکاہی یاسین کام وہ روئین تن اگر صد کوہ
توڑی پر اوسکی رو برو سی مونہہ کو موڑی آخر الامر بعد کمال قتال کی شربت شہادت
کا نوش فرمایا لکہتی ہین کہ بریر زاہد بزرگوار اور عابد پاکیزہ روزگار تہا اور جملہ مقربان
درگاہ الہی سی اور زمرہ خواصان اہل اللہ سی تہا بعد واقعہ بریر کی عمر والدہ وہب
بن عبد اللہ کلبی کی وہب کی پاس گئی اور کہا ای فرزند دلبند اوٹہہ اور مدد فرزند
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی کر اور قصور اس کام مین روا مت رکہہ اوسنی
کہا ای مادر جاتا ہون اور قصور نکرونگا انشاء اللہ تعالی اور وہب نو عروس
تہا کہ تہوڑی دن ہوئی تہی اوسکو نکاح اور شادی کئی ہوئی اور دولہن بہی ہمراہ
تہی اور نوجوان خوب صورت اور نیک سیرت تہا الغرض تیار ہوکر میدان مین آیا اور
اہل شقاق اور نفاق کے ساتہہ خوب لڑا اور کئی شخص کو مارا اور پہر اپنی والدہ کے
پاس آیا اور کہا ای اماں راضی ہوئی تو یا ابہی راضی نہین ہوئی ماں نی کہا ای بیٹا جب
تک کہ حسین پر تو اپنی تئین نثار نکریگا اور شہید ہوگا مین راضی نہ ہونگی اور وہب
کی دولہن کہتی تہی ای وہب تجکو قسم خدا کی کہ مجہہ کو جدائی کی آگ مین جلا اور اپنی
آتش فراق کا داغ میری دلکو مت دلا **بیت** جدائی آتش تیز است بسوزد
دل و جان را الہی در نصیب کس مساز داغ ہجران را **بیت ہندی** جدائی
تیز آتش ہی جلاتی ہی دل و جان کو کسی کی دل پہ مت رکہیو الہی داغ ہجران کو
اور ماں اوسکی کہتی تہی کہ ایسی فرزند عورت کا کہنا نہ کیجو اور کینہ حسین ع کا اوسکی
دشمنون سی لیجو تو روز جزا کی محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہماری شفاعت کرین
اور ہم گنہگارون پر عنایت کرین **قطعہ** سر کوشش ہوا داری ہوا را نیست پائی زان

اجازت چاہی تہی اپنی اونکو اجازت ندی) کہ اتنی مین عبداللہ ابن عمر کلبی نی آپ سی اجا
چاہی اپنی اوسکو اجازت دی اور فرمایا کہ یہہ دونو اسکی ہات سی ماری جاوینگی
الغرض عبداللہ اجازت لیکر اون دونو کی مقابل ہوا کہ اونمین سی ایک نی عبداللہ پر نیزہ
چلایا اور اوسنی نیزہ خالی دیکر ایک ہات تروار کا ایسا دیا کہ وہ زخمی ہوکر گہوری سی گرا
عبداللہ نی چاہا کہ کام اوسکا تمام کری کہ دوسرا تیغ کہنچی ہوئی پیچہی سی آیا اور قصد
کیا کہ ایک ہات تروار کا ماری اور حضرت امام حسین کی لشکرمین سی لوگ پکاری کہ ای عبداللہ
خبردار ہو اور عبداللہ نی کچہہ خیال نکیا اور وہ جو گہوری سی گرا تہا اوسکی سینہ پر پیسلا
تروار کا رکہہ کر جو زور کیا تروار پیٹ سی ادہر نکل گئی کہ دوسری غلام نی تروار عبداللہ
پر ماری اور اوسنی ہات پر لی اونگلیان عبداللہ کی قلم ہوگئین عبداللہ نی تروار اون
پہلی غلام کی سینہ سی کہینچکر سر پر غلام دوسری کی ماری اور کام اوسکا تمام کیا
اور دونو کو مار کر میدان مین پکارا کہ اب کون میری مقابل آتا ہی وہ ظالم عہد شکن چار طرف
سی اوس پر گری اور عبداللہ کہڑا ہوا تہا اور چپ و راست تاخت کرتا تہا اور داد دلاوری
کی دیتا تہا اور بہت مردودون کو جہنم کی طرف روانہ کرتا تہا آخر کو زخمون سی چور ہوکر
شربت شہادت کا پیا اور بہشت کی طرف راہی ہوا بعد شہادت عبداللہ کی بریر
ن حضیر ہمدانی ساتہہ اجازت حضرت امام کی میدان مین آیا اور قتال اور جدال
نالفون سی کی اور ایسی بہادری اور دلاوری کے کہ فلک دوار اوس جنگ اور
ڑائی کو دیکہہ کر حیران تہا اور مریخ خنجر گذار انگشت تحیر بدندان تہا بلبیت گران
رستم بدیدی بخواب شدی از نہیب ویش زہرہ آب قطعہ ہندی
م دیکہتا وہ خواب مین جنگ تو اوسکا زرد ہوتا خوف سی رنگ
کہان

کہا اور زہیر کو دشمنون کے لشکر سی باہر لایا اور حضرت امام کی فوج مین پہونچایا
حضرت امام حسین زہیر کی سرہانی آکر کہڑے ہوئی اور زہیر نی آپکی جمال باکمال
پر نظر کی اور رو رو کر اپنا سر کو آپکی قدمون تک پہونچایا اور آنکہون کو قدم مبارک
سی ملا۔ فسرده بخاک قدم دوست شدم نیست کسی را این عیش که امروز مرا در قدم
نست فسرده شدی خاک قدم دوست ہوا کام برآیا یہہ عیش جو ہی آج مجہی او کسی
ہی حضرت امام برحق بینے صد آفرین اور مرحبا فرمائے اور کہا ای زہیر مونہہ سی
بول اور کچہہ بات کہہ عرض کی کہ ای فرزند رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جام زلال کا
میری واسطے لائی ہین مین بولون تو کیا بولون حضرت امام نی فرمایا کہ حورین اسکی واسطے
جام لائی ہین پہر زہیر کو دیکہا کہ ہونٹ اور مونہہ ہلاتا تہا کہ جیسی کچہہ پیتا ہی بس اوسنی
طوطی روح اوسکی نی طرف شکرستان پر زقوت فرحین کی پرواز کی حضرت شاہزادہ
حسین بہت روئی اور فرمایا کہ خوشی او زندگی ہو زہیر کو کہ بہشت مین میرا ہمسایہ ہی اور
خدای عز و علا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اسسی راضی ہین فایدہ جانا چاہئی
کہ حضرت امام حسین کی یارون اور رفیقون نی ایسی ہی بہادریان اور دلاوریان
کین [illegible] نظر کرامات سی یہہ جرات اور شجاعت کسی زمانہ مین کسی پہلوان سی ظاہر
نہین ہوئی [illegible] کہ اگر یہہ جراتین رستم گرد معاینہ کرتا ساری عمر کبہی
[illegible] اگر یہہ شجاعتین مشاہدہ کرتا عرق خجالت سی
[illegible] شہادت پانی زہیر کے غلام زید کا اور غلام عبد اللہ
[illegible] سلاح اور زرہ پہنی ہوئی میدان مین
[illegible] حسین [illegible] اجازت

آیا ہوں اگر نصیحت کیو اُنکی حاضر ہوا ہوں تو ایسا شجاع اور جری ہی الرا بن زیاد کہتا ہے
مین رہی تو دولت اور مال سی کمال بہرہ مند ہووی تیری کیا عقل ہی کہ حسین کے
پاس ہے تو کہ وہ مال اور منال اور اختیار اور اقتدار نہین رکہتا زہیر نے کہا ای
ملعون جو دولت کہ حسین پاس ہی وہ اوس مردودکی پاس کہان ہی مصرع
چہ نسبت خاک را با عالم پاک زہیر نی یہہ کہکر حملہ اوس پر کیا کہ وہ ہاکا زہیر کود یکہتے
آیا کہ یہہ غدار مکار ہات سی جلا بہتر یہہ ہی کہ اسکو بہی واصل جہنم کا کیجئے زہیر نے
گہوڑے کو ہانک دیکر اوسکی پیچہے دوڑایا کہ جبر نے بہاگ کر گہاٹ کی جانب نہین بڑا یا اور
پیادہ ہوا اور کہا کہ جلدی پیچہے سوار کہ گہاٹ مین لگ رہی تہی نکلی اور زہیر کو گہیر لیا
اور ہر طرف سی طعن اور ضرب نیزہ و تیغ نا سزا دو ہونے لگا زہیر نے کچہہ اندیشہ نکیا اور نیزہ
و شمشیر سی سوارون پر تاخت لایا کہ سوارون نی پیٹہہ پہیر دی اور دوسری گہاٹ کی جگہہ
پہونچی کہ زہیر بہی بہگاتا ہوا وہان تک پہونچا اور وہان بہت مردون کو مارکر پہر تیسری
جگہہ پہونچا آخر کو سوارون نے ہر طرف سی گہیر لیا اور زہیر نی نیزہ اپنی ہات سی ڈالا
شمشیر بران میان سے لی اور سوارون پر جب ورہت سی تاخت لایا اور جسکو
تن سی جدا کئی شعر آفرین بر برق تیغت کو بیکدم خصم را فرق پیدا در میان ترک
و مغفر میکند فرد صد آفرین ہی تیری برق تیغ کو دم مین خاک سر
کیا ہے جسنے زندگی الغرض پچاس سوار کو زہیر نی راہ عدم کا راہی کیا اور زور سر خم
سری پاؤن تک کہائے جب زخمونسی چور ہوا اور حضرت امام حسین نی وہ حال
مشاہدہ کیا فرمایا کہ زہیر کی مدد کرو اور لاؤ کہ سعد غلام حضرت امام حسین کی دیے
ساتہہ دس سوار کی اوپر فوج مخالف کی حملہ کیا اور کئی سوارون کو جان سی بیجان

زتو پشت و پناہ ہیری لشکر کا ہی مقابل زہیر کی ہوا اور جو ہر سے غرض اور رفقا
ہو گی مین روا کرونگا اور بہت تجکو انعام دونگا حجر نی کہا ہیہات ہیہات
ای عمر سعد تو مرغی آگی شیر کے کیا کرسکتی ہی اور بٹیر آگی شہباز کی کیا وسکتی
ہی زہیر ابن القین دلاور راسدی یعنی قبیلہ بنی اسد سی ہی اور تنہا ہزار سوار
کی عرب مین گنا جاتا ہی مین اپنی جان سے سیر نہین آیا کہ اس سی مقابلہ کرون
فرد گوزنی کہ با شیر بازی کند بخون ریز خود ترکتازی کند فرد
شیر سے جو گوزن جنگ کرے ہی وہ شنبہ کہ قصد سنگ کری مگر ایک صلاح
ہی جو تجکو پسند آوی کہ تین مقامون مین سو سو سوار گہات کیے جگہ مین استادہ
رہین اور مین اوس سی مقابلہ کرتا ہون جس وقت کہ مجہمین اور اوسمین نیزہ بازی
اور تیغ اندازی اور صنعت اور کاری گری سپاہ گری کی ہونی لگی گے اور
وہ مجپر حملہ کری گا تو مین بہاگ کر پہلی سو سوارون مین آؤن گا جب وہ اوس
صف کو بہی توڑیگا تو مین دوسرے سو سوارون مین آؤنگا جب وہ اوس صف
کو بہی توڑینے گا تو مین تیسری سو سوارون مین آؤن گا پہر سب ملکر اوسی گہیر لین
گی اور ہر طرفسی اوسپر ضرب نیزہ اور شمشیر کی دین گی شاید کہ اس حکمت
سی وہ گہوڑی سے گری عمر سعد کو یہہ رای پسند آئی اور ویسا ہی کیا اور زہیر
بی خبر اس مکرسی میدان مین کہڑا ہوا منتظر تہا کہ مخالفون مین سی کون سا
بہادر نکلتا ہی اور لب خشک ہو رہی تہی اور تشنگی کا غلبہ تہا کہ ناگاہ حجر
میدان مین آیا اور دور کہڑا رہا زہیر نی کہا اے حجر نزدیک آتو ہم اور تو
آپسمین کام سپاہ گری کا بجالاوین حجر نی کہا کہ مین تجہسی لڑنی کی واسطی نہین آیا

...نی کہ قدم سر آن کوی نہند مرد کوچہ عشق ہی اور زخم بلا ہی زرہ پہنا
...ملن کہ یہان کون قدم رکہتا ہی اہل عراق اور شام نی کہ نام اوس
...اق کا سنتا تہا اور یہان سی آوازہ اوسکی شجاعت کا اور دبدبہ اوسکی بہت
...ی کانون مین پہونچا ہوا تہا سنتی ہی سر نیچی ڈالا اور اوسکی مقابلہ سی
...ی جب عمر سعد نی اپنی فوج پر آواز کی کہ یہہ کیا بی ہمتی ہی کہ کوئی
...مین سی میدان مین نہین جاتا کہ اس مین نصر ابن کعب کہ بڑا بہادر
...ی اور برابر سو سوار کی عرب مین اوسکو کہتی ہی مقابل زہیر کی میدان
...مین آیا اور اوسنی چاہا کہ زہیر کو باتون مین لگاکر اور غافل دیکہہ کر نیزہ
ہارون زہیر نی فریب اوسکا سمجہہ کر ساتہہ کمال چالاکی کی ایک ضرب شمشیر کی سر اوسکا
اوڑا دیا بعد اوسکی بہائی نصر کا کہ صالح اوسکا نام ہی میدان مین آیا اوسنی بہی جام موت
کا زہیر کی ہات زہیر کی ہاتہہ نوش کیا پہر بیٹا صالح کا کہ کعب نام ہی زہیر کی مقابل
ہوا زہیر نی نیزہ اوسکی ناف پر مارا کہ پیٹ سی نکل گیا اور صحرای عدم کو روانہ ہوا
بعد اوسکی زہیر نی گہوڑا اپنا دونکی صف پر جہپٹایا اور رکتی کو راہ فنا کو بہجوایا اور اودہر سی
بہر کر مقابل سوارونکی آکر کہا کہ اور کون مقابل آتا ہی جو اوسکی مقابل آتا تہا ساتہہ نیزہ
کی کہ مانند غمزہ خوبان چین کی فتنہ انگیز تہا اور مانند مژہ عاشقان مسکین کی خون رنگ
تہا خون اوسکا گراتا تہا اور خون کو ساتہہ خاک میدان کی ملاتا تہا یہان تک کہ تہوڑی
دیر مین ستائیس سردار بہادر کو شربت موت کا چکہایا ۔ فرد ۔ ہر طرفی ابر
بہر جاتی نشتافت ۔ ہہ نیزہ دل دشمنان منسگافت
تہا میدان دشمنونکی ڈالکر دنیا تہا نشکاف عمر سعد نی جہر الا جاری سی ا

که اوسکو زجر کهتی هین الغرض حضرت امام حسین اپنی لشکر کی صف بندی لشکر یعنی [illegible] کی
اور مستعد جنگ هوی که اتنی مین عمر سعد کی لشکر مین سی ایک مرد دلاور رعنا دار میدان
مین آیا که نام اوس کا سامر هی اور بعضی کتابون مین لکها هی که نام اوسکا سامحه هی
اور کوفه کی سردارون اور بهادرون مین بڑا هی نامور اور مشهور هی مرکب تیز گام
پر سوار اور دو دستی ملوکانه اوسکی سلاح اور هتیار گهوڑا هنهکاتا هوا اور جولان دیتا هوا
میدان کارزار مین آشکار هوا اور رجز کهکر ندای هل من مبارز کی دی اور مقابله اور مقاتله
کرنیوالا چاها حضرت امام حسین کی پاس زهیر ابن القین کهڑا تها اوسنی عرض کی که
یه مرد که میدان مین آیا هی مبارز صف شکن اور دلاور مرد افگن هی مجهکو اجازت
هوی تو اوس سی همسری کرون مین اور علم لاف وگذاف کا که ساحت میدان
مین اوسنی بلند کیا هی اوسکو ساته بازوی قهر اور غلبه کی توڑون مین آپ نی زهیر
کو اجازت دی زهیر که مبارز مردانه اور دلاور فرزانه تها مقابل سامر کی میدان مین آیا
اور گهوڑیکو جولان دیے **فرد** درافگند مرکب به میدان دلیر بغرید [illegible] تند شیر
فرد اپنی گهوڑیکو وه لایا دفعتاً جولان مین شیر کیا نند دی آواز پهر میدان مین
سامر کی بدن پر خوف زهیر سی لرزه پڑا اور وه مقابل آکر نصیحت کرنی لگا که زهیر
نی ایک نیزه اوسکی مونهه پر دیا که گردن کی پیچهی سی نکل گیا اور سامر نی گهوڑی سے
گرکر ساته خواری کے جان دی اور واصل جهنم هوا زهیر برابر لشکر عمر سعد
کی آیا اور نعره مارا که مین هون زهیر ابن القین کون هی که میری سامنی آوی تا
بلند تگ و زور آزمائی کرین هم دیکهین که بخت کسکو یاری دیتا هی اور کسکی نوبت
کو خاک و خواری پر ڈالتا هے **فرد** کوی عشقت ز دو زخم بلائی تو بر سینه

ایسی کرامات دیکھی و دیکھتی تہی لیکن ویسی جہالت اور عناد پر استقامت رکھتی ہی

ز اصفیا منکر کرامات اند بہ اسباط مناکرت انند اولیا را چو خویشتن پندار
اہل صفا فرو نارند

قطعہ ہندی

نہی جو ہین منکر کرامات کی وہ قابل ہنسنی
گرفتار ہین اپنی ہی بات کی اور یہہ بات
ہی کی آیات کی. نہون معتقد اولیا کی کبہی

ظاہر ہی کہ اگر اوسوقت حضرت مستجاب الدعوات ستارہ خاص قاضی الحاجات شاہزادہ کونین
قرۃ العین نبی الثقلین جناب امام حسین اوس قوم بیوفا پر جفا کی واسطی جلسی دعا
کرتی امید قبولیت کے تہی کیا تاب وطاقت تہی اوس قوم بیحیا کی کہ آپکی جناب
مین بےادبی اور گستاخی اور بی اعتنائی کرتی لیکن چونکہ تقدیر ازلی ساتہہ مجادلہ
اہل نبوی کی بالضرور متعلق تہی اور جناب شہادت مآب کو درجہ شہادت عظمی حاصل
کرنا تہا پس ہر حال مین راضی برضا رہی اور تابع تقدیر وقضا رہی اور صبر و سکون
اختیار کی اور نقد جان راہ عشق دوست مین نثار کی القصہ حضرت امام حسین نی بعد
نصیحت اور فہمایش مکرر کی جب دیکہا کہ یہہ قوم قاسی القلب ہرگز جہل اور عناد سی
باز نہین آتی اور کجروی چہوڑکر سیدہی راہ کی طرف نہین جاتی اور یہہ ہی کہتی ہین
کہ یا یزید کی بیعت قبول کرو یا ہم سی لڑو تب آپنی لاچار ہوکر فرمایا بہتر جنگ مین
قبول کی لیکن چاہئی کہ ایک سی ایک لڑنا چاہیے تا معلوم ہووی کہ مرد کون
اور نامرد کون ہی اور ہنرمند کون ہی اور بی ہنر کون ہی مخالفون نی کہا بہت
ہم اسطرحسی لڑین گی اور عرب کی لڑائی کا یہہ ہی طور ہی کہ ایک کی مقابل ایک
آتا ہی اور معرکہ حرب وقتال مین نام اور لقب اپنا اور فخر اپنی قوم او
کا اور اپنی دلاوری اور بہادری کا ظاہر کرتا ہی اور اسمین مضمون کی ش

اوس مردود دوزخی کا رکاب مین سی نکل گیا اور پاؤن ہاتہ سی چہوٹ گئی اور گہوڑی بہی
اودہر ادہر دوڑکر اوس ناری کو خندق کی آگ مین ڈالدیا اور وہ مردود جلکر مرگیا
خروش وفغان لوگون سی اوٹہی حضرت امام حسین نی سجدہ شکر کا کیا اور پکار کر کہا
کہ الہی ہم ذریت اور اہل بیت تیری رسول کی ہین صلی اللہ علیہ وسلم داد ہماری ان
ظالمون سی لیجو کہ یہہ سنکر ابن اشعث نی کہا کہ ای حسین تجکو ساتہہ پیغمبر خدا کی صلی اللہ
علیہ وسلم کیا قرابت اور رشتہ ہی کہ دمبدم لاف اور شیخی مارتا ہی تو پس حضرت امام حسین
کو یہہ بات سنکر غیرت آئی اور سر نیاز سی بیچ درگاہ کریم کارساز کی دعا کی کہ الہی پسر
اشعث کا میری نسبت قطع کرتا ہی اور مجہکو تیری پیغمبر کا صلی اللہ علیہ وسلم فرزند نہین
سمجہتا تو آج ہی اسکی خواری مجکو دکہا اور رگ جانکی قطع کر ہنوز تیر دعا کا ہدف آسمان
پر نہ پہونچا تہا کہ شہباز قضا کا قضای عالم دیر سی دہر بیٹہا اور فی الفور اوس موذیکی
پیٹہ مین درد اوٹہا اور قضای حاجت کی واسطی گہوڑی کی نیچی اوترا بیٹہا کہ ایک سیاہ
بچہوی اوسکی ستر مین ڈنک مارا کہ وہ نجاست مین لوٹتا لوٹتا مرگیا اور جعیدہ مرثد نے
نی آگی آنکر کہا ای حسین یہہ پانی فرات کا کہ دیکہتا ہی تو موج مار رہا ہی قسم خدا
کی کہ تو ایک قطرہ بہی نہ چکہی گا اور تشنگی سی ہلاک ہوگا حضرت امام حسین نی دعا کی
کہ الہی مار اسکو تشنہ فی الحال گہوڑا اوس مردود کا کودا اور بہاگا اور اوسکو اپنی اوپر
سی ڈال دیا کہ وہ مردود گہوڑی کی پیچہی دوڑا یہانتک کہ تشنگی اور پیاس نی اوسپر
غلبہ کیا اور العطش العطش کہتا تہا اور بی تاب تہا لوگ اوسکو لب آب پر لیگئی مگر اوسکو مارے
اضطراب اور بیقراری کی قدرت پانی پینی کی نہوئی اور اوسی حال مین اوسنی
جان دی القصہ ان اہل عراق اور اہل شام اسقدر تہی سیاہ باطن اور بدانجام کہ

...کر حضرت امام حسین کی طرف ...

...لشکر حسین پر تیر برسایا ...

...حضرت حسین کی فوج ...

ذکر انصار حسین

...خندق شعلہ زن تھا ...

...حضرت امام حسین کی فوج کے ...

مردود ... نی دو کہا کہ ... آخرت کی ... دنیا ...

ہوتی کہا جاتا ہی کہ ... دشمن خدا کی ...

ابھی مین یہہ آگ لگاتی حضرت امام نی فرمایا ... مین مسلم ابن عوسجہ نی عرض

یہہ گمان ہی کہ مین دوزخ مین جاونگا اور تو بہشت مین ... اگر فرمائی تو ایک تیر اس مردود کی منہہ پر

کہ یا ابن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ...

آپنی فرمایا ای مسلم مین نہین چاہتا کہ پہلی دشمنی اور جنگ ہماری طرف سی ہو

ہی اور تو قدرت خدا کی دیکھہ کہ کیا ہوتا ہی یہہ فرماکر آپنی اور روبقبلہ ہوکر کہا الہی ...

طرف آگ کی اور آتش دوزخ سی پہلی اسکو جا ... دنیا کی آگ کی بھی جلاہا دی کہ اسمین

عشق پروردگار ہی تمکو اوسکی ملنی کی پس اُمنگ کرو جان و دل شوق سی جو یاد وصال
ن مین فرحت خوشی ترنگ کرو اس اثنا مین حضرت امام حسین مخالفونکی فوج کی آگی تشریف
لائی اور یہ آواز بلند فرمایا کہ اہل عراق تمکو قسم خدا کی کہ تم یہہ جانتی ہو کہ مین نواسا محمد
مصطفی کا صلی اللہ علیہ وسلم اور جگر گوشہ فاطمہ زہرا کا اور قرۃ العین علی مرتضی کا
اور برادر حسن مجتبی کا ہون اور چچا میرا جعفر طیار طایر جناب العلی ہی اور میری
باپ کا چچا حمزہ سید الشہدا ہی کہا اوس قوم نی ای حسین جو کہتا ہی تو صدق اور راست
ہی آپنی فرمایا جو تم مجکو سچا اور راست جانتی ہو پس کسطرح سی قتل کرنا میرا درست سمجھتی
ہو اور وہ پانی کہ یہود اور نصارا اور جانورا اور سگ اور خنزیر پیتی ہین مجپر بند کرتی ہو
کہ جان میری اور اہل بیت میرکی ماری تشنگی کی ہلاکت کو پہونچی ہی اور مین تمہارا بلایا
ہوا آیا ہون اور پہر پکار کر کہا آپنی کہ ای عمر سعد اور ای عمر ابن حجاج اور ای شبث
بن ربعی اور ای فلان فلان تمنی مجکو خط اور ایلچی بہیج کر بلوایا اور آج میری مقابل
قتال کی واسطی آئی ہو یہہ کیا حرکت ہی اونہون نی خطونکی بہیجنی سی انکار کیا کہ ہم کو خبر نہین
آپنی اونکی خط منگا کر دکہا دئی وہ بیحیا سر نیچا کر کہنی لگی کہ ہمنی بیوقوفی اور بی عقلی سی
لکہی تہی آپنی فرمایا کہ تم خدا اور رسول خدا سی شرم کرو اور روز قیامت سی اور ظلمات جہنم سی ڈرو
فرد فرمایا زبان ترجمان کہ بلرزد ستون عرش از ہول وای وای شہیدان کربلا **فرد ہندی**
لرزیگا عرش روز قیامت کو جب کہ آہ کہوینگی وای وای شہیدان کربلا بعد اسکی
آپنی فرمایا کہ الحمد للہ حجت میری تم پر تمام ہوئی اور تمکو مجپر حجت کچہہ نہین ہی اور جو کچہ
کہنا وا و نصیحت کا تہا مین بجا لایا عمر سعد نی کہا ای حسین یہہ باتین اب کام
نہ آئینگی یا یزید کی بیعت قبول کر یا اپنی ہلاکت اوس مردود نی یہہ کہکر ترکمان میت

خدمتگار زہیر ابن القین کی ہات سی باندہ کر میدان میں آئی عمر سعد نی تعبیہ اپنی لشکر کا اس طرحسی کیا کہ میمنہ نامیون کو یعنی داہنی طرف کو بعہدہ عمر ابن حجاج کی اور میسرہ ناسرہ کو یعنی بائین طرف کو بعہدہ شمر ذی الجوشن کی سپرد کیا اور علم اپنی غلام کو دیا کہ نام اوسکا زید ہی اور حکم دیا کہ سوار عروہ ابن قیس کی فرمان بردار رہین اور پیادی شبث بن ربعی کی تابع حکم کی رہین اور حضرت امام حسین نی اپنی فوج مین کہ موافق ایک روایت کی بتیس سوار اور چالیس پیادی تہی سوای حضرت امام کی اسطرح انتظام کیا کہ داہنی طرف لشکر کی زہیر ابن القین کے سپرد کی اور بائین طرف حبیب ابن مظہر کو دی اور علم اپنی بہائی عباس ابن علی کو عنایت فرمایا جب کہ صفین دونو طرف کی آراستہ ہوئین اور حضرت امام حسین کی دلاوران اور بہادرون نی نقد جان کو کف کفایت اور دست عنایت پر رکہہ لیا گویا کہ ہاتف غیبی نسے اور عالم لاریبی اونکی گوش ہوش مین یہہ ندا پہونچی **ابیات** روز جنگ ست جنگ باید کرد

کوشش تام و ننگ باید کرد تا شود مرد عرصہ در میدان تنگ بر سپاہ تنگ باید کرد

تشکم ماہ و پشت ماہی را از انشک شمشیر رنگ باید کرد اندرین بحر غوطہ باید خورد

جا بکام نہنگ باید کرد رزم با این سگان روبہ باز ہمچو شیر و پلنگ باید کرد

ابیات ہندی آج ہی روز جنگ جنگ کرو پاس ناموس پاس ننگ کرو

صفحہ دشت کربلا پر تم ہان شجاعو نکی خون سی رنگ کرو چست و چالاک اور دلیر ہو

اپنی گہوڑونکی تنگ تنگ کرو مین عدو پی شمار تم تہوڑے پر شجاعت سی اس تنگ کرو

ان شہادت کی بحر مین غوطہ کہاؤ باشوق مت درنگ کرو ہین یہہ بیشک سگان روبہ مزاج

جنگ تم ان سی چون پلنگ کرو جان کا شیشہ گرچہ ہی نازک پر نہ اس راہ مین خوف سنگ کرو

اشک کا دریا ہر ایک کی چشم سے جاری ہوا کربلا میں آہ شور و نالہ و زاری ہوا
اہل عالم کا عجب عالم ہوا پر حشر و کہر ہا کا زیر ہم ای مری یاری ہوا
بی بیان کہتی تہین کہ ای یادگار خاندان نبوت اور ای گل گلزار دودمان رسالت
تیری بعد ہمارا کون محرم ہوگا اور ہمارے زخم غم پر کون راحت کا مرہم رکہیگا **فرد**
فریاد ازان روز کہ باری تو بیاہیم درآرزوی عمر بحسرت گذرانیم **فرد** دریغ تیری جدائی
مین صبح و شام کردن یہہ عمر آرزوئی وصل مین تمام کردن الغرض وداع اور
رخصت اہلبیت ہو رہی تہی کہ صبح سر برہنہ نی پردہ سپہر کبود زنگ سی موہنہ اپنا نکالا اور خورشید
تیغ گذار ہیبت اوس واقعہ عظمی سے لرزان اور بام نیلی حصار کی نمودار ہوا یعنی صبح ہوئے
اور آفتاب نکلا اور حضرت امام زمان فخر زمین و آسمان قبلہ ارباب ہدے کعبہ اصحاب تقی و
مفخر کونین حضرت امام حسین سلام نہ اپنی یاردن اور دوستداروں کی صبح کی نماز تیمم سی
پڑہکر بیچ یاد معشوق حقیقی اور محبوب تحقیقی کے قبلہ رخ بیٹہی تہی کہ آواز نقارہ حرب
کی اور نالہ ہای رزمی کی لشکر مخالف سی آئی اور جوق جوق سوار و پیادہ مکمل اور مسلح
میدان کارزار مین نمودار ہوئی اور نشان میدان مین کہڑی کر دئی اور آواز ہل من مبارز
کی بلند ہوئی یعنی ہی کوئی جنگ کرنی والا کہ میدان مین آوے حضرت شاہزادہ حسین خیمہ کے
اندر تشریف لائی اور عمامہ پیغمبر خدا عز و جلا کا صلی اللہ علیہ و سلم سر مبارک پر رکہا اور
زرہ تن مین پہنی اور شمشیر یمانی حمایل کی اور خیمہ سی برآمد ہوکر اسپ باد پا پر سوار ہوئی
در زمین میدان ... سپاہ امام ہمام نی فوج عمر سعد بد انجام کی دیکہی
... و برق کی جلی آتی ہین بس یہہ بہی
... کو سنا تہہ تبکون خدمتگاری

خواهیم کرد ما با کرامیم چون یوسف درین زندان اسیر مصر عزت را عزیز آسا
سفر خواهیم کرد حاصل دنیا متاعی نیست کارا قیمتی ست زو چو صاحب همتان
قطع نظر خواهیم کرد ما ازین جا شاد و خرم میرویم از بهر آنکه منزل اندر لقیه
زین خوشتر خواهیم کرد هر کرا عزم تماشای ریاض خلد هست گو مهیا شو که ما زینجا سفر
خواهیم کرد **ابیات** رخصت ای دوست که ہم یہان سے سفر کرتے ہین اپنی ارض
کی جگہہ جای دگر کرتے ہین مثل یوسف کے جو ہم قید مین دنیا کے اسیر چھوڑ یہہ
مصر فراغت مین گذر کرتے ہین رخت دنیا کو جو دیکھا تو ہے وہ بے قیمت اسکے اسباب
سے اب قطع نظر کرتے ہین اسلیے خوش ہین کہ وہ گھر ہے یہان سے بہتر کوچ اب
جلد ہم اس جا سے ادہر کرتے ہین چاہیے ساتھ ہو وہ جو کہ ہے جویای وصال
لوگ وہ رہو ین جو مرنے سے حذر کرتے ہین پس بی بی آپکی شہر بانو اور اولاد امجاد
اور دونو بہنین زینب اور کلثوم اور اہل بیت سب جمع ہوئی اور آپنے نصیحتین اور
وصیتین فرمائین اور سب کو گلے لگایا اور رودیے اور شہر بانو سے کہا اے یار وفادار
اور اے دوست غمخوار اے رفیق دیرینہ اور اے سر و سینہ صبر کیجو اور ہمراس واقع
مین نہ کہو لیو اور توجہ نہ کیجو اور سر نہ اور سینہ نہ پیٹیو خروش اور فغان اہل بیت سے
اوٹہی اور قیامت خیمون مین برپا ہوئی کشتی صبر و سکون کی بیچ گرداب اضطراب کے
پڑی اور سیل غم و الم کی دروازہ دل پر آ پڑے دریای اشک کا دیدہ تر سے
جاری تہا اور اوس مین شور آہ و زاری تہا **قطعہ** موج زن مے بینم
از ہر دیدہ طوفان غمی میرسد در گوشم از ہر لب صدای ماتمی اہل عالم را
نمیدانم چہ کار افتادہ ست اینقدر دانم کہ دارہم رفت کار عالمی **قطعہ**

اور مسلمانی کی دعوی ہین اور تجہا سیاہ دل نی دنیای حرام کی مین نی ہمین دیکہا عمر
نی سر نیچی ڈالا اور ایک لحظہ تک خاموش رہا پہر سر اوٹہا کر کہا کہ ای بریر جو تو کہتا ہی سچ تہا
اور درست ہی مجکو بہی یقین ہی کہ جو حسین سے لڑیگا مقام اوسکا دوزخ مین ہوگا
لیکن ملک ری سے کے چہوڑنی کو دل میرا نہین چاہتا اور طمع ملک و جاہ نی اور کثرت
فوج و سپاہ نی اوس بدبخت کا دل سیاہ کردیا ہی بعضی راویون نے لکہا ہی کہ
عاشورے کی راتکو قریب صبح کے آسمان سے آواز آئی کہ ای لشکر خدا کی تیار ہو کہ
وقت کارزار کا آیا اور اوٹہو اور خبردار رہو کہ وقت رحلت کا ساتہ دار القرار کی پہونچا ہمشیر
امام حسین کے کہ کلثوم نام ہی جو شان اور خبر نشان نا شنیدہ ہونی کی بیچ خدمت امام
ہمام کی آئین اور کہا ای بہائی تمنی بہی یہہ آواز سنی آپنی فرمایا کہ سنی ابہی ابہی
ذرا آنکہہ لگی تہی کہ مین نے یہہ خواب دیکہا کہ کئی سگ ہین کہ مجپر حملہ کرتی ہین اور
اون مین ایک کتا حادثی ہی کہ وہ بہت بہونکتا ہی اور میری نزدیک آتا ہی مجکو گمان یہہ
ہی کہ قتل کرنیوالا میرا ابقع ہی یعنی اوسکو رنگ کی سفیدی کا مرض ہی اور ساتہ اس
خواب کی مین نی اپنی نانا پیغمبر خدا کو صلی اللہ علیہ وسلم دیکہا کہ فرماتی ہین کہ ای
فرزند تیری روح پاک کی استقبال کی واسطی ساکنان عالم بقا کی اور مقربان ملا اعلی
کی آئی ہین اور ساتہ مرتبہ اور درجہ تیری کی اشارت اور بشارت کرتی ہین تو بہی سعی
اور کوشش کر کر آجکی رات روزہ میری پاس آکر افطار کر اور توقف روا مت رکہہ
ام کلثوم یہہ سنکر زار زار بی اختیار رونی لگین آپنی فرمایا کہ ای ہمشیرہ صبر کر اور
تسلیت میری بچون کو دے تا سبکو وداع کردیتا مین اور رخصت ہوتا ہون ابیات
خیز ای دوست کہ تنہا زرہ سفر خواہیم کرد — مسکن اصلی خود جای دگر خواہیم

بیچ ماتم خانہ غروب کی مقام بکڑا اور سب مسکفام نی لباس سیاہ بیچ ماتم خاندان رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کی پہنا اور شفق نی خون دیدہ اوپر دامن سپہر کے گرایا اور عرصہ زمین
نی گرد وغبار کو اپنی سر پر اوڑایا فرد دود ظلام روی زمین را سیاہ کرد مہر روی
خونیں رانجر اشبش تباہ کرد فرد غبار و گرد نی روی زمین سیاہ کیا رخ اپنا
ماہ نی مل خاک سیں تباہ کیا یعنی کہ آفتاب غروب ہوا اور رات ہوئی حسین ابن
علی اور سب اہل بیت نبی اور سب یار اور دوستدار تمام شب از روی نیاز کی بیچ
درگاہ خدای کارساز کی ہوکی اور ریاضی ساتھہ ذکر الہی کی اور درود و رسالت پناہی
کی اور بیچ طاعت اور عبادت کی اور استغفار اور انابت کی مشغول رہی اور اسلاح جنگ
وجدال سیتی اور ہتیار لڑائی کی اور قتال کی بنائی سوارتی رہی اور شوق و ذوق ہیبے
اور رنج درد و قوق مافوق سی روتی وہوتی رہی فرد اشک چشم تا بماہی رفت
وآہم تا بماہ ماہ و ماہی را باشک وآہ میگرم گواہ فرد ہندی اشک تا نقسم
زمین اور چرخ تک پہونچی ہی آہ ماہی و مہ اشک وآہ اپنی کی رکہتا ہون گواہ
روایت ہی کہ بریر ابن حصیر ہمدانی حضرت امام حسین کی یاروں مین سی کہ بڑا عابد اور
زاہد اور متقی تہا بصلاح حضرت امام ہمام کی زانکو عمر سعد کی پاس گئی اور اوسکو
سلام نکیا اور بیٹھہ گئی عمر نی کہا غصہ ہو کر تو نی مجکو جو سلام نہ کیا مین کیا مسلمان
نہین ہون اور خدا اور رسول کو صلی اللہ علیہ وسلم کیا مین نہین پہچانتا ہون بریر
نی کہا قتال کرتا ساتھہ فرزند رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اور منع کرتا پانی کا
اوسکی اہل بیت سی یہہ خاک ایمان ہی تری لشکر کی جانور اور کتی فرات پر جا کر
پانی پیوین اور حسین اور اوسکی بال بچی ایک قطرہ کو ترسین بس تجکو ہرگز بہرہ اسلام

اور یہہ باتین اور فرزندون نی عرض کی کہ ہم اپنا جینا بعد آپ کی مرنی کی نہین
چاہتی آپکو چہوڑ کر ہم کہان جاتی ہین یہہ ہرگز ہرگز نہوگا مسلم ابن عوسجہ اسدی نی کہا جب تک
کہ جان بدن مین ہی اور رمق تن مین ہی اور شمشیر میری ہات مین ہی اور طاقت و قدرت
ذات مین ہی اشقیا و اعدای دین اور دشمنان قرۃ العین رسول رب العالمین سے
مقابلہ و جنگ کرونگا اور جنس نصرت کا دامان تک کہ زمانہ اجل کا آپہونچی فرد
بقیامت برم آن عہد کہ بستم با تو تا نگوئی کہ در آن روز وفا نیست بتو
فرد تا قیامت یہہ ہی کا عہد و پیمان استوار تا نہ کہو ہونا کہنی پالی دسن و زیار جب
دیکہا حضرت امام حسین نی کہ سب عزیز سعادتمند اور سب یار غمخوار اور سب یار وفادار بیچ راہ وفاداری کی
ثابت قدم اور راسخ دم ہین تب فرمایا آپنی کہ خیمہ پاس پاس کہڑی کرو اور تین طرف لشکرگاہ کی خندق
کہود اور خندق کو لکڑی اور کوڑی سی بہر دو اور ایکطرف واسطی آمد و رفت کی صاف رکہو کہ ادہر سی جانی
آنی کی سیدہی راہ رہی موجب حکم عالی کی سب ہوکون پیاسون نی ملکر خیمہ متصل کئی اور خندق
تیار کی اور یہہ تجویز ٹہرائی کہ بوقت جنگ کی اس خندق مین آگ لگا دین تو یہ قوم ستمگار
خیمونکی جانب پشت کی طرف آنی نپاوین گی شاید ہ جاننا چاہئی کہ کہتی ہین دوسری تاریخ
محرم کی حضرت امام حسین مقام کربلا مین پہونچی اور ساتوین تاریخ سی مخالفون نی پانی
بند کیا تین دن پانی بند رکہا اور دسوین تاریخ شہادت ہوئی اور بعضی لکہتی ہین کہ اٹہوین
تاریخ محرم کی مقام کربلا مین پہونچی اور دو دن پانی بند کیا اور فوج مخالفون کے
بیس یا بائیس ہزار پیادہ اور سوار تہی اور حضرت امام حسین کی ساتہ کل بہتر آدمی
لڑنی والی تہی اور صواعق محرقہ مین لکہا ہی کہ اسی اور کئی آدمی تہی حسین ابن علے
کی ساتہہ فصل جانئی چاہئی کہ نوین تاریخ جب کہ دن گذرا اور عمر عرب نی یہ

کیا یہ شیطان تہین ہو نہ طاقت ہی مہمانین شرم و حیا ہی تمہاری نزل مین خوف

بیا نہین تم جانتی آل عبا کو نہین پہچانتی تم مصطفی اکو اری یہ آل محمد

ہا مصیبت مین اصحاب کرب و بلا مین روایت ہی کہ نوین تاریخ بعد دوپہر کی حضرت

امام حسین نی ایک خواب دیکہا اور اپنی بہن زینب سی کہ سر اپنی بہین تہین کہا کہ آ

ہمشیرہ مین نی پیغمبر خدا کو صلی اللہ علیہ وسلم دیکہا کہ آپ فرماتی ہین کہ ای حسین تو اب

ہماری پاس آنی والا ہی حضرت زینب سنکر رونی لگین اور بی اختیار رکہی عالم مین اپنا

سر احال کرنی لگین کہ آپ نی اونکی بہت تسلی اور تسکین فرمائی اور وسادن حضرت

امیر المومنین امام المسلمین عاشق زار ذات کبریا حسین ابن علی مرتضی نی اپنی یارون

اور بہائیون اور بہتیجون اور بہانجون کو جمع کر کر فرمایا کہ حمد و شکر خدای تعالی کا

ہی حالت فرصت مین اور حالت مصیبت اور محنت مین ای عزیزو مین نی جان

لیا کہ میری یارون سی وفا دار کوئی دنیا مین نہین اور میری رشتہ دارون

ـــ مہربان اور نیکوکار دنیا مین نہین پس حق تعالی تمکو جزا خیر دیوی کہ

تمنی میرا ساتہہ خوب نباہا لیکن اب مین رشتہ بیعت کا تمہاری گردنون مین

نکالتا ہون اور تمکو آزاد کرتا ہون اور ساتہہ رضا و رغبت کی کہتا ہون کہ

اپنی مستورات اور بی بیون کی ہات پکڑ پکڑ کر چلی جاؤ تو محنت سی رہائی پا

نشدت سی فرح اور خوشی حاصل کرو اور مخالف مجکو جو حاضر ہاوین گ

مزاحمت اور تمہاری حسب و جو نکرینگی **فرد** من شدم غرقہ گر

آن بہ کہ شما کشتی خود بسلامت سوی ساحل رانید **فرد** و بین

غم مین غرق یہان مت آؤ تم اپنی کشتی کو کنارے پر کہین لیجاؤ

میں اور بن [illegible] اور اہلبیت جناب امام حسین ابن علی ابن ابیطالب [illegible] تین [illegible]

تا انتہا مصائب جو ان پر میدان میں [illegible] کی طرف سے [illegible] نامزد فی [illegible]

و علما [illegible] فی مجلس [illegible] شیخ [illegible] [illegible] بیان [illegible] [illegible]

اور دار و مدار [illegible] [illegible] [illegible] کہ حسین [illegible] عالم ثانی [illegible]

[illegible] قبول [illegible] [illegible] میں [illegible] [illegible] [illegible] کو [illegible]

اور [illegible] مشغول [illegible] قبول [illegible] میں [illegible]

ہی کا شمار [illegible] کا اور [illegible] موقوف [illegible] حسین [illegible]

ہم نام [illegible] محمد [illegible] شیخ [illegible] فی [illegible]

حضرت امام حسین [illegible] میں بیان کیا [illegible]

[illegible] اسباب [illegible] احوال [illegible]

اور [illegible] حضرت [illegible] شیخ [illegible]

[illegible]

[illegible] ایک [illegible] موقوف [illegible] شیخ [illegible]

[illegible] حرکت سے [illegible]

[illegible] ایک لفظ کی [illegible] مشہور [illegible]

[illegible] احوال [illegible] تاریخ موقوف رکھا ایک [illegible]

[illegible] شعر [illegible] سخت [illegible] [illegible]

[illegible] سبحانہ [illegible] تا [illegible] اہل بیت [illegible]

[illegible] بیت [illegible] سخت [illegible]

...بچی ذرا ہ میں ڈلے ہوئی تھی کہ وہ بہت قلیل تھی اگر بارش آئی اور پانی برسنے

...ست کہا گئی حضرت امام حسین نے یہ حال سنکر بہت حسرت اور افسوس کیا فایدہ جو نا

...له ان دنون میں ایک رات کو حضرت امام حسین نے عمر سعد سے ملاقات کی اور طرح طرح

...ی ...گے اور عذاب دوزخ سے ڈرایا اور نعمت جنت کا امیدوار کیا اوسنے کہا کہ مین نقد کو ملک رے

...ہی عوض قرض کی کہ نعمت جنت کی ہے ہاتھ سے نہین کہوتا الغرض ابن زیاد نے یہ سنا

...کہ عمر سعد سے اور حسین ابن علی سے راتون کو مشورت ہوتی ہے اور حسین کہین کہین اپنی

لوگون کو بھیجکر دریا سے ملاتا ہے یہ سنکر بہت غضبناک ہوا اور غصہ مین آیا روایت ہے کہ ابن زیاد نے عمر سعد

کو لکھا کہ آب فرات کا بند و بست قرار واقعی کر تو حسین اور ہمراہی اوسکی بالکل پانی نہ پاوین

عمرو بن سعد نے پانسو سوار فرات پر تعینات کیے کہ حسین کے لشکر میں پانی جانے نہ پاوے لکھتے ہین

کہ تین دن پانی نہ پیا ساقی کوثر کے نواسے اور اونکی مستورات اور بچون کو نہین ملا روز شہادت سے

ایک روایت ہے کہ جب تشنگی کا غلبہ ہوا اہلبیت ساقی کوثر پر اور سب بال بچون پر عباس ابن علی

علی ساتھ تیس سوار اور بیس پیادہ لیکے دریای فرات پر پہونچے اور درمیان عباس

کی اور فوج عمر سعد کی لڑائی ہوئی حضرت عباس علی غالب آئے اور تیس سوار پانی

سے لڑتی رہی اور بیس پیادہ مشکین بھر کر حضرت امام ہمام کے لشکر مین لے پہونچے کہ حضرت امام حسین...

پانی لوگون کو پہونچا اور لب خشک ذرا تر ہوئی روایت ہے کہ حضرت امام...

عمر سعد سے کہلا بھیجا کہ تو تین باتون مین سے ایک بات اختیار کر اول یہہ کہ مجھکو...

جانے دے اور جو یہہ نہین مانتا تو مجھکو کسی اور طرف جانے دے کہ ملک...

ہی کسی طرف کو مین چلا جاؤن اور جو یہہ بہی نہین مانتا تو مجھے یزید کے...

دی کہ جو میرا اور اوسکا معاملہ ہوتا ہے ہو دے ... عمر سعد نے یہہ باتین...

روئی ہمہ مقبلان عالم سوئے امروز کسی کہ از تو گرداند روی فردا بکدام دیدہ بیند روئے
قطعہ ہندی ترا رخ صاحب ایمان کا قبلہ بلاشک مغبچونکی جان کا قبلہ
سبھون کا رخ تری رخ کی طرف ہی تجھی سی قبلہ عالم شرق ہی یہان تجھسی جو
کوئی مونہہ کو پھیری وہان کس آنکھہ سے دیدار دیکھی ای گلستان روضہ رسالت
وای یاسمن گلشن جلالت ہمکو بوستان وصال سی ساتھہ خارستان فراق کے
حوالہ مت کر اگرچہ تمام عالم گل و گلزار ہی لیکن ہمارے نزدیک تری خار عشق
کی دیدہ و سب خار ہی قطعہ با خار غم عشقت آویختہ در دامن کوتہ نظری باشد
رفتن بہ گلستانہا گر در طلبت ما را رنجی برسد غم نیست چون عشق حرم باشد
سہلست بیابانہا قطعہ ہندی خار غم آپ کا جس روز کہ دامان سی لگا پہر
نہ اوس روز سی دل اپنا گلستان سی لگا گل عشق آپ کا جس روز سی ہی ظرف نگر تب سے
سی خار مغیلان بیابان کے لگا فرد گر تو صد بار دامن افشانی نگذاریم دامن تو ز دست
فرد جو تو چاہی کہ دامن کو چھوڑا دے چھوٹ نہ گی رہی جان یا کہ جاوے فرد
دامن دولت جاوید گریبان امید حیف باشد کہ بگیرند و گر بگذارند فرد تیرا دامن
پکڑ کر چھوڑ دینا کہ یہہ بس نہیں ہی سر بہ لینا دوست وفادار یہہ کہتی تھی اور
روتی تھی اور آب بھی روتی تھی اور اونکی حق مین دعا ء خیر کرتی تھی فائدہ نقل ہی
کہ کربلا کی قریب قبیلہ بنی اسد کا تھا کہ اونکی پاس ایک شخص حضرت امام حسین کی لشکر سی گیا
اور کہا حسین ابن فاطمہ زہرا اس طرح سی کربلا مین گہرا ہوا ہی اوس قبیلہ کی لوگون نے موجب
اپنی سعادت کا اور باعث نجات کا سمجھہ کر حضرت امام ہمام کی مدد کا ارادہ کیا چنانچہ نود
مرد مسلح اور مکمل وہان سی کربلا کو متوجہ ہوئی عمر سعد نی یہہ خبر سنکر چار ہزار سوار اونکی مقابل

کہیں کہ سمت یزید کی قبول کرے سب اگرا

ل لکہا وس ابن زیاد نے لکہا کہ تو سمجہا کہ بیعت یزید کی قبول کرے اور فرزند مرے

ن نے اور وسکی ساتہ والون نے بیعت یزید کی قبول کی تو تامل ہوے اور نہ بہیجے جاتا

ہ رہو کر پہر مبرا حکم کیا سا در رہتا ہی عمر سعد نے دو بنظر کہ کہا کہ ملک رے میں بہیجے جاتا

م ابن زیاد خبر دو عافیت تہامین تیا تما ابہی فتنہ اور فساد کرتا ہی اور ذوق قصہ

ن ابن زیاد خبر دو عافیت کی بیعت یزید کی ہرگز قبول نہیں کی

امام حسین کے خدمت میں بہیجا آپنی فرمایا کہ بیعت یزید کی ہرگز قبول نہیں کی

یہ خبر ابن زیاد کو پہنچی اوس بد نہاد نے غصہ میں آکر حصین ابن نمیر اور حجار ابن ابجر

اور شبث ابن ربعی اور زہیر قیس اور حرث نوسو سوار و پیادے کے تئیں دو عمر سعد کے

بہیجا ہر چند کہ ابن زیاد جماعت کثیر کو حضرت کی مقابلہ میں بہیجتا تہا لیکن اکثر اول آپ کو

تہا اور یکمرد جانکر پہر آتی تہی آخر کو ابن زیاد نے اوس بد نہاد سے ہر ایک نفس کو بکر

گردن مارا پہر یہ بیان رہی اوسکی دیکہکر ساری خوف کی کردن تہ پہرانا درکربلا کو

لوگ جوق جوق واسطی مقابلہ اور مقاتلہ حسین ابن علی کے چلی جاتی تہی جب

کتابون میں لکہا ہی کہ حضرت امام حسین نے اپنی ہمراہیون کو جمع کرکر فرمایا کہ ای

عزیزون میں نے تمکو برضا و خوشی اجازت اور رخصت دی جہان تمہارا جی چاہے

چلے جاو اور اپنی جان و مال کو بچاو اور مجکو یہہ امر پیش آیا ہی میں ہون

یہہ امر پیش آیا ہی سب یارون اور وفاداروں نے زبان اخلاص کی کہولی اور رسا

صدق نیت کی اور حسن طبیعت کی عرض کی یا ابن اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

جان ہماری تیری خاک قدم پر فدا ہو جیو کہ تو سپہر ولایت کا ماہ ہی اور مہر

کا شاہ ہی آج کی دن جو تجہ سی مونہہ پہیری وہ کل کو حشر کی دن کس

منہ سے آنکہون سے تیرا دیدار دیکہی قطعہ ای قبلہ ہر کہ مقبل آ

[illegible] ایسکے تئیں حضرت امام حسین [illegible] دیکھا

ساتھ [illegible] اس مقام میں [illegible]

[illegible] مقام کربلا ہی یعنی جا ہے کرب کی اور بلا یعنی بلا ہے اور بلا ہی ہی اور

دوسرے دن عمر ابن سعد ساتھ جمعیت بارہ ہزار آدمی جنگی کے کربلا میں واسطے جناب

حضرت امام حسین کی آیا اور مقابل آنکے اترا اور حضرت عمر سعد کی [illegible]

[illegible] کا فرمان [illegible]

[illegible] عمر سعد نے [illegible]

[illegible] کو فرمان [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] کا [illegible]

[illegible] کسی نے [illegible] کہا اور عمر سعد نے [illegible] کہا [illegible]

[illegible]

[illegible] تیار ہوکر مقابل آیا

[illegible] حسین تو کس ارادہ سے یہاں آیا

[illegible] جو کوفیوں کی [illegible]

[illegible] فرمایا اب تو کہ میرا

[illegible] عمر سعد نے یہہ جواب

[illegible] ابن زیاد کو یہہ

نہیں تو اوسکا میں بقصیر وار ٹہیروں گا آپ نے فرمایا کہ اس مقام کا اور اس
زمین کا کیا نام ہے لوگوں نے کہا اس زمین کا نام کربلا ہے آپ نے فرمایا عجیب
حالت ہے کہ میں اپنے باپ علی مرتضے کے ساتھ تھا سفر میں کہ جب وہ صفین کو گئے
تھے اور اس زمین پر جب گذر ہوا تو فرمایا کہ اس زمین کا کیا نام ہے لوگوں نے اسطرحسے
کہا تھا کہ اسکا نام کربلا ہے اور آپ نے یہہ نام سنکر فرمایا کہ یہہ وہ جگہہ ہے کہ انکے اونٹ
اور بار برداریاں یہاں کہلیں گے اور یہاں خون انکے گرائے جاوین گے کسوکی سمجہہ
مین نہ آیا کہ آپ کسکے حق مین فرماتے ہین اور کیا کہتے ہین جب آپ سے پوچھا تب
اپنے کہا کہ ارادہ ازلی حق تعالی کا یون ہے کہ اس زمین مین ایک گروہ آل محمد کی صلی اللہ
علیہ وسلم اوترین اور مقام کرین پہر گذری اونپر جو کہ گذرے اور ایک روایت یہہ ہے
کہ حضرت شاہ ایسا کہہ کر اتنا روے کہ ڈاہری آپکی سب آنسوون سے تر ہوگئی اور
آنکہوں سے زمین تک ایک لڑی آنسوون کی بندہ گئے حضرت امام نے یہہ نقل اپنے
قبلہ گاہ کی کہکر فرمایا کہ یہین اونٹون کو اوتارو اور یہین خیمہ استادہ کرو ابیات

ہاریکہ تیذ کاینجا خون ما خواہند ریخت   آبروی ما بخاک کربلا خواہند ریخت
کودکان جعفر طیار را خواہند کشت   گرد بر رخ آل مصطفی را خواہند بیخت

ابیات ہندی

کہا شبیر نے یہ کربلا ہے   یہاں کا حال سارا بربلا ہے
یہی آل محمد کا ہے مقتل   بجہی گی یہاں علی کی گہر کی مشعل   ہمارا حال یہاں ہوگا پریشان
بدن یہہ ہونگے خاک وخون میں غلطان   یہہ بیٹی جعفر طیار کی سب   یہاں ہون قتل یہہ ہی صح
پڑی رخسار آل مصطفی پر   غبار وگرد خاک راہ کسیر   بس اب تو اونٹون کو اس جاگہ
یہیں ٹہرو کہیں آگے نجاو   کہ یہہ کربلا ہے جائے شہادت   سعادت اوسکی جیرا

نی نسیم کہا کہ مجکو یہہ خبر نہین اور مین اوس زمرہ مین سی نہین ہون کہ جنہون نی
مجکو یہہ خط لکہی ہین لیکن مجکو امیر ابن زیاد کا یہہ حکم ہی کہ تمہسی مین جدا نہون گا یہان
تک کہ تو کوفہ مین چلکر ابن زیاد سی ملاقات کریگا آپنی فرمایا کہ مجکو موت قبول ہیے
اور ملاقات ابن زیاد کی قبول نہین یہہ فرماکر آپ نی تیاری کوچ کی کرکر مکہ
کیطرف کوچ کیا کہ اسمین حر اور لشکر اوسکا راہ مین حایل ہوئی اور مکہ کیطرف جانیکی
روادار نہ ہوئی حضرت امام حسین نی کہا کہ اب بغیر جنگ کی چارہ نہین ہی اور ہات قبضہ
شمشیر پر رکہا اور چاہا کہ میان سی کہینچین کہ حر نی کہا مجکو لڑائیکی بہی رخصت نہین ہیے
اور دونوطرفسی کلام درشت اور سخت صادر ہوئے آخرکو حر نی عرض کی کہ یا ابن
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بہتر یہہ ہی کہ لڑائی او قصہ موقوف کراورین اور نوالسی
طرف کو کوچ کرتی ہوئی چلین کہ نہ وہ راہ مکہ کی ہو اور نہ کوفہ کی اور اس عرصہ مین
معلوم ہو جاویگا کہ اب رفتی ابن زیاد کی کیا ہی اور مین بہی اوسکی غصہ اور غضب
سی بچا رہونگا آپ نی فرمایا بہتر ہی پس دونو گروہ برابر برابر کوچ کرتی ہوئے
اور زمین طی کرتی ہوئی ایک مقام پر پہونچی کہ وہان شمشیر سوار ابن زیاد کا نمودار
ہوا اور اوس نی خط ابن زیاد کا حر کو دیا حر نی خط پڑہا لکہا تہا کہ ای حر جس مقام
پر کہ یہہ خط میرا تیری پاس پہونچی اوسی مقام پر حسین کو ٹہرانا اور آگی بہی کہین جانی
نہ دینا اور چاہیئی کہ ایسی جگہ اوسکا ڈیرا ہو کہ پانی اور گہانس وہان سی بہت دور
ہو اور مین نی شمشیر سوار سی کہدیا ہی کہ جو عمل حر سی اس مقدمہ مین صادر ہو مجہسی
بعینہ بلاتفاوت آنکر کہہ دیوے حر نی وہ خط پڑہکر حضرت امام حسین کو دکہایا
اور کہا کہ ای حسین اب یہان مقام کیا چاہیئی کہ مین امیر کی حکم سی لاچار ہون اور

ورای صاحب ہمت وفرزانہ ہو بیچ خدمت گزاری

ست بی بیون فاطمہ زہرا کی رہونگی پس طلاق مجھی کیون دیتا ہی اور مجکو

ساتھہ کیون نہین لیتا ہی جب آپ مقام زرود سی روان ہوے ایکشخص کوفہ

نیوالا راہ مین ملا آپنی خبر کوفہ کے پوچھی اون نے کہا مین کوفہ ہی مین تہا کہ

سلم ابن عقیل اور ہانی بن عروہ کو قتل کیا آپ نی سنکر کہا انا للہ وانا الیہ راجعون

حسوف کہ آپکی ساتھہ والون نے یہہ سنا بعضون نی عرض کی کہ برای خدا اپنی

اوپر اور اپنی بال بچون پر رحم کر اور اب وطن کو پہر چل اور کوفہ مین کوے تیری

مدد نکریگا اسمین حضرت مسلم کی بہائی اور بیٹی کہ حضرت امام حسین کے ساتھہ تہی اونہون

نی کہا کہ بعد مسلم کی ہمکو زندگانی کی احتیاج نہین اور ہم پہر جانی والی نہین جب

تک کہ اپنا کینہ اور بدلہ نہ لین یا کہ مارے جاوین اور شہید ہووین حضرت

امام حسین نی فرمایا کہ نہین نیکی اور بہلا ہے تمہارے بعد جلنی اپنی مین بہی **بیت**

زندگی پہر دیدن یار ست   یار چون نیست زندگی عار ست   **رباعی**   مزہ زندگی کا ہی

گل زندگی ہی   ہو باغ دنیا مین گر اوسکی بو

دلداری سی   ملاقات سی صحبت یار سی

تیر خار سی   پہر وہان سی کوچ کر کر منزل زبالہ مین پہونچی کہ خط عمر سعد کا پہونچا

اوسمین سب حال حضرت مسلم کی شہادت کا لکہا تہا جب یہہ خبر بتحقیق سب کو معلوم

ہوئی اکثر لوگ حضرت امام حسین کے پاس سی اوٹھہ گئی اور متفرق ہو گئی سوای اہل

کی اور مخلص یار رفیقی آپکی خدمت مین کوئی نہین رہا جب کہ آپ منزل قصر بنی

مین پہونچی دیکہا کہ سراپردہ استادہ ہی اور نیزہ زمین مین گڑا ہوا ہی اور گھوڑا

ہوا ہی تب آپ نی پوچہا کہ یہان کون اوترا ہوا ہی لوگون نی کہا عبد اللہ ابن

ہین اور سبھی امیہ کی اوپر اونکی شمشیرین برابر ہین اور قضا آسمان سے نازل
ہوتی ہی اور جو بات کہ خدا نی چاہی ہی وہی حاصل ہونے ہی آپ نی فرمایا کہ سچ
کہتا ہی تو اور آپ نی فرزدق کو رخصت کیا کہ وہ روانہ مکہ کو ہوا اور آپ مقام
بطن الرمہ مین پہونچی وہان سے خط اپنی روانگی کی احوال کا قیس ابن مسہر
کی ہاتہہ کوفہ کو بہیجا حصین ابن نمیر نی کہ فوج لیکر ابن زیاد کیطرف سے آیا ہوا تہا اور زیاد
کی میدان مین مقام رکہتا تہا قیس کو پکڑ کر کوفہ کو ابن زیاد کی پاس بہیجدیا اوس نہاد
نی اوسکو قلعہ کی اوپر سے خندق مین گروا دیا کہ اوسنی درجہ شہادت کا پایا القصہ
ابن زیاد بد نہاد نی خبر روانگی حضرت امام حسین کے سنکر سپاہ جابجا راہ مین پہیلا رکہی
تہی کہ راہ کے سرون کا بند وبست قرار واقعی رہی اور حضرت امام حسین کسی اور
طرف نہ چلی جاوین القصہ جب کہ آپ منزل زرود مین پہونچی وہان ایک خیمہ نظر پڑا
پوچہا کہ یہہ خیمہ کس کا ہی کہا زہیر ابن القین کا ہی کہ مکہ سی آیا ہی اور کوفہ کو جاتا
ہی آپ نی زہیر کو بلایا اونسی آنی مین تامل کیا زہیر کی بی بی نے کہا سبحان اللہ
پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا فرزند تجہی یاد کری اور تو اعتراض کرتا ہی اسکی کہنی
نی دل مین اوسکی اثر کیا اور آپکی خدمت مین حاضر ہوا بعد ایک لحظہ کی حضرت امام حسین
کی خیمہ سے نکلکر اپنی ڈیری مین آکر کہا کہ میرا خیمہ حضرت امام حسین کے خیمہ کی پاس استادہ
کردو اور اپنی بی بی سی کہا کہ مین تجکو طلاق دیتا ہون کہ تو اپنی بہائی کے ساتہہ وطن کو
جا اور اپنی بہائیوں سے اور سب ساتہہ والون سی کہا کہ جسکو شوق شہادت کا ہو میرے
پاس رہی اور جسکو خوشی وطن کی ہو مجہہ سی جدا اختیار کری سب ساتہہ والی اپنی وطن
کو بعضی کوفہ کو چلی گئی ایک روایت یہہ بہی ہی کہ زہیر کی عورت نی کہا کہ ای مرد حر

ی النبی و علیہ السلام نے اقتضا و رضائے ربانی سے آگہی پا اثنا آنا اور قصد
رنہ کا دل مین مصمم ٹہانا اور اپنی ملازمون اور یارون کو جمع کیا اور
ن قدر ہر ایک کے مال و اسباب دیا اور بڑی بچون اور چہوٹون کیے اور اپنے
ل اور کجاوے تیار کیے الغرض سب اہل و عیال اپنی ساتھ لیے اور مشکل لیے اون
ی الحجہ کی تیسری تاریخ یا آٹھوین تاریخ یا نوین تاریخ حسب اختلاف روایات
ن کہ وہ دن شہادت مسلم ابن عقیل کا تہا مکہ سے بہ قصد سفر کوفہ کی برآمد ہوئی
سب یار اور وفادار اور مخلص اور دوستدار روتے تہی زار زار اور کہتے تہی
تہی پکار پکار کہ ای شاہزادہ نانا جان سیدالابرار صلی اللہ علیہ وسلم کے نور عین
کی پاس جانا مناسب نہیں اور اسمین سوائے رنج کی راحت نہیں کوفیون کے
ول کو وفا کہان تہا اونکی وفا کو ابنا کہان ہے برای تمہاری باپ کے بہ قصد
اندیشہ ناک موقوف کر اور آپ فرماتی تہی ای عزیز و دوستو مبالغہ نکرو اور
منع نہ فرماو کہ اس سفر مین میں بے اختیار ہون اور تابع امر پروردگار رہون
غیب سی ایک کمند مجبیر ڈالی ہی کہ مین اوس مین گرفتار ہون اور رشتۂ مطلب
ہی کا جویا اور طلبگار رہون

بیت

رشتہ درگردنم افکندہ دوست ٭ می برد ہرجا کہ خاطر خواہ اوست

القصہ امام کونین حضرت امام حسین
اور تشریف لیجاتی تہی
منزل بہ منزل اور کوچ بکوچ راہ طی کرتے تہی
کہ منزل صفاح مین پہونچی فرزدق شاعر کو دیکہا کہ عراق سی آتا ہی
مکہ کو جاتا ہی آپ نی پوچہا ای فرزدق عراق کے لوگون کا کیا حال ہی
کہا یا ابن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اومیونکی دل آپکی ساتھ ہے

یزید کی فوج سے اور ابن زبیر سے بیچ مکہ مین لڑائی ہوئے او حجرالاسود ٹوٹا اور
کعبہ معظمہ کے پردے جلے روایت ہی کہ جب خبر حضرت امام حسین کی روانگی کی مدینہ
منورہ مین محمد ابن حنیفہ کو پہونچی اور وہ وضو کرتے تہے اور لگن آگے رکھا ہوا تہا
سنکر اتنا روئے کہ تمام لگن انسون سے بہر گیا اور مدینہ مین اور مکہ مین تمام
اصحاب اور احباب اس امر سے غمگین اور حیران اور پریشان ہوئے لیکن دوستون
اور ہوا دارون مین قدر قلیل ہی نے آپ کا ساتہہ دیا اور ہمراہ رکاب شہادت
انتساب کی کوفہ کو روانہ ہوئے اور اکثر ساتہہ نہین گئے اسواسطے کہ اگرچہ اندیشہ
حضرت امام حسین کیطرفسے سبکو تہا لیکن یہہ یقین نہ تہا کہ جانتے ہی ایسی جلد سے
نعمت شہادت کی پاوین گے اور کوفے اول ہی اول بیوفائی اور بیحیائی اپنی ظاہر کرین
گے بلکہ یہہ بات حضرت مسلم کے خط سے کہ حضرت امام حسین کے نام آیا تہا سب کو معلوم
ہوگئی تہی کہ اٹہارہ ہزار آدمی نے ساتہہ مسلم ابن عقیل کے امیرالمومنین حسین کی
بیعت کی اور اس قرینہ سے جانتے تہے کہ روز بروز اور بہی ترقی ہوگی اور حسین
ابن علی جب کہ پہنچین گے ہزارہا آدمی دایرہ بیعت مین داخل ہونگے اور یزید
کہ بہت دور ہے یعنی شام کے ملک مین شہر دمشق مین ہے جب کہین سنیگا تو
اپنی فوج بہیجیگا اوسوقت اغلب ہے کہ جنگ در پیش اویگی اور کوفے جب کہ
مغلوب ہونگے یا طمع مین آوینگے تو اوسوقت موافق عادت اپنی کے بیوفائی
کرینگے پس ان باتون مین ابہی عرصہ ہے اور اس مدت مین جسکو شامل حال
حسین ابن علی کے ہوتا ہے ہو رہیگا یہہ وجہہ اس بندہ گنہگار امیدوار مغفرت
پروردگار کی گذری ہے واللہ اعلم **فصل** رجا ہے جانا کہ حضرت امام انام

تمہاری اُنکی اطہارت ہی اور دنیا مین سراپا سرا پا رنج اور اذیت ہی اور عقبی سراسر نعمت اور رحمت ہی اور ابن عباس نے کہا کہ قسم خدا کی اگر تیری سامنی ای حسین ابن علی تلوارین مارون مین اور تیرے دشمنون سے لڑون مین یہان تک کہ میری دونو ہاتہ قلم ہوجاوین تو بہی تیرے باپکی ایک حق سی اونہون مین اتنی اوسکی حقوق مجہپر ہین اور اب کہ تو کوفہ کو تشریف لیجاتا ہی اور مجکو عزیمت مکہ کی درپیش ہی دیکہا چاہئی کہ پہر دیدار فرحت آثار کب نصیب ہوتا ہی **قطعہ** تو میروی و من خستہ بازمی مانم درانکہ بی تو بکام عجب می مانم تو با دو پای عزیمت چو باد میرانی من آب دیدہ گلگون چو آب میرانم **ابیات ہندی** مجہسی ہوتا ہی کیون جدا افسوس تو چلا مین یہان رہا افسوس تو روان مثل باد اور رہا چشم میرسی بہہ گیا افسوس

اور عبد اللہ ابن زبیر نی حضرت امام حسین سی عرض کی کہ تو مکہ مین اقامت کر خطاور قاصد اپنی ہر طرف بہیجکر اپنی دوستون کو اپنی پاس جمعکر اور فرصت پکڑ پہر یزید کے عامل کو مکہ مین سی نکال دیے اور خلافت اور حکومت کریں یہین بیٹہی ہوئے کہ مقام حرم ہی اور مرجع ہی تمام عالم کا اپنی مطلوب اور مقصود کو پہونچیگا تو اور مین تیرا مددگار اور معاون رہونگا حضرت امام حسین نے فرمایا کہ مین نی اپنی باپ سی یہہ حدیث سنی ہی کہ مکہ مین ایک دنبہ ہوگا کہ اوسکی سبب حرمت کعبہ کی نہ رہیگی یعنی ایک شخص ہوگا کہ اوسکی جنگ و قتال کعبہ کے متصل ہوگی اور حالانکہ وہ اپنی حرمت کعبۃ اللہ کی لڑائی اور خون ریزی کہ تین منع ہی پس دوست رکہتا ہون مین اسبات کو کہ وہ دنبہ مین ہوون **فائدہ** جانا چاہئی کہ یہہ حدیث ساتہہ حال عبد اللہ ابن زبیر کی مطابق ہوئے کہ بعد شہادت حضرت امام حسین کے

اور کسکو سو پنون بہتر یہہ ہی کہ میری پاس بہہ بہی ہو دین عبد اللہ ابن عباس
نی کہا کہ بالفعل مجہہ کو کچہہ ضرورت درپیش ہی کہ مین مدینہ کو جاتا ہون اگر تو بہی
کوفہ مین قرار پکڑا تو مین بہی تیرے خدمت مین آؤن گا یہہ کہکر ابن عباس
بے اختیار ہوگئی اور بہت روے اور کہا دریغ حسین سے اور ہزار دریغ
توقع ہمین کچہہ نہی دیکہا چاہیی کہ حال اوسکا عراق مین کیا ہوگا روایت
ہی عبد اللہ ابن عمر نی بہی بہت فہمایش کی اور کہا ای حسین عداوت
اور دشمنی لوگون سے کہ تیری ساتہہ ہے اور بیوفائی کوفیون کے سب تجہہ
روشن ہی اور خلقت نی یزید کی ساتہہ بیعت کرلی ہی ہمین اندیشہ ہی کہ ساتہہ
طمع مال دنیا کی مکر کیے لوگ بہی تجہسی مخالف ہوجاوین گی اور کوئی نصرت
اور مدد تیری نکرے گا اور مین نی پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہی
کہ فرماتی ہتی حسین قتل کیا جاویگا اور جو کہ اوسکی مدد نکریگا روز قیامت
کی حق تعالے اوسی ذلیل اور خوار کریگا پس مصلحت یہہ ہی کہ یزید کی بیعت
قبول کر اور صبر فرما اور ہمارا عزیمت اب مدینہ کی طرف ہی تو بہی مدینہ کو تشریف
لی چل اگر اوس پلیدکی بیعت کی مرضی نہ ہو تو اپنی گہر مین بیٹہہ رہنا اور
کسی سی کچہہ غرض نہ کہنا کہ بلاؤن سے محفوظ رہی گا تو حضرت امام حسین
نی فرمایا ہیہات ہیہات اے ابن عمر دشمن مجکو کب گہر مین بیٹہنی دیتی ہین
جہان مین ہون گا مجکو یزید کے بیعت کی تکلیف دین گی اور مین انشاء اللہ تعالی
ہرگز ہرگز نمانون گا اور وہ مجہسی درپیش آوین گی جیسی کہ درپیش آدین گے
ابن عمر یہہ جواب سنکر بہت روئی اور کہا ای آل محمد صلی اللہ علیہ وسلم تمہاری

کہ جب خبر کوفہ مین حضرت مسلم کی شہادت پائی او سیدین نجیب الطرف
امام حسین نی مکہ معظمہ سی کوفہ کو کوچ کیے ٹہرای اور شہر سی برآمد ہوئی گو
شہادت مین درآمد ہوئی روایت ہی جب کہ ارادہ امام شہید اکبر حسین ابن
کا کوفہ کی طرف مصمم ہوا یارون اور دوستدارون اور عزیزون اور رشتہ د
کو کمال فکر اور غم ہوا چنانچہ عبداللہ ابن عمر آپ کی خدمت مین آئے اور شرط منع
کی اس ارادہ سے طرح طرح سی بجالائے جب کہ یہ کہا کہ عرض اور التماس اس
امر مین پذیرا نہین ہے بہت روئے اور رہنی حضرت کی تو چمی اور کہا مین
تجکو خدا کو سونپا ای شہید سعید اور منع کیا عبداللہ ابن زبیر نی بھی اور عبداللہ
ابن عباس نی کہا یا ابن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کوفہ کا قصد مت کر کہ کوفی
مکار غدار بیوفا پر جفا ہین تیری باپ اور بہائی کے ساتہہ کیا کیا برائیان اور
بیوفائیان کین ہین کہ سب تحریر روشن ہین حضرت امام حسین نے فرمایا ای فرزند
عم کمال شفقت فرمائی تونی اور حق نصیحت کا بجالایا تو اور جو کہ محبت اور خلوص
تیرا میری ساتہہ ہی خوب مجھی معلوم ہی حق تعالے تجکو جزای خیر دیوی لیکن
چونکہ قریب ڈیڑہ سو دو سو خط کی میری پاس آچکی ہین اور وہ لوگ بظاہر رشد و
ہدایت کی طالب ہین اور مین نی ان سے وعدہ آنی کا کرلیا ہی بس جانا
ہی وہان مین آنا ہی ایک روایت یہہ ہی کہ آپ نے فرمایا کہ عزیمت میری
کوفہ کو جانیکی مصمم ہوئی کہ یہہ کسطرح موقوف نہین ہو سکتی اور اس سفر مین
اسرار الہی ظہور مین آنی والی ہین کہ مین جسے جانتا ہون عبداللہ ابن عباس
نی کہا کہ خیر زنان و فرزند کو ساتہہ مت لیجا آپ نی فرمایا کہ انکو کہان چہوڑون

رہنا راہ پر قول اور قسم کو فیون کی اعتماد نکرنا اور رعمرا وسکے طرف متوجہ
ہونا ایسا نہوا آپ پر وہ گذری کہ جو مجہپر گذرا اور مین تو آپ فدا ہوا جو کہ کام
میرا تہا وہ مجہسی ادا ہوا فایدہ جاننا چاہیی کہ حقیقت آپکی دونو فرزندکے
قتل ہونیکی روضۃ الاحباب مین اور روضۃ الصفا مین نہین لکھی ہے لیکن مینے
اور کتابون معتبرمین ساتہہ روایات معتبر کی دیکہی ہے کہ وہ دونو مظلوم اور
یتیم یعنی محمد اور ابراہیم کہ دونو کمال خورد سال تہی اور گلستان ابوطالب کے
نونہال تہی زمین حیات سی ساتہہ باد صرصر ممات کی فنا پذیر ہوی اور جڑسی اکہاڑ
گئی یعنی کوفیون نے انکو بہی قتل کیا ابیات دریغ و درد کہ ان ہر دو نوجوان
رفتند بصد ملامت و حسرت ازین جہان رفتند چو عندلیب بذکر نسیم نالہ زاہ
کنون کہ یاسمن و گل ز بوستان رفتند غم غریبی و غربت ہنوز شان در خود
بجانب پدر خویشتن دوان رفتند ابیات ہندی دریغ و درد کہ معصوم
وہ جہان سی گئی مراد کو بہی نہ پہونچی کہ اس جہان سی گئی نہ کیونکہ نالہ کرون عندلیب
کی مانند جو گل تہی رونق گلزار بوستان سی گئی غم غریبی و غربت سی تنگ وہ ہوکر
پدر بزرگ کی نزدیک اس مکان گئی ؛ مگر جس تفصیل سے کہ حقیقت انکی قتل ہونیکی
روضۃ الشہدا مین لکہی ہی اس تفصیل سی کسی کتاب معتبر مین دیکہنی کا اتفاق نہین ہوا

مجلس ساتوان

بیچ ذکر روانگی حضرت امام حسین کی مکہ معظمہ سے طرف کوفہ کی اور پہونچنے کے بیچ
کربلا کی اور دربیش آنی جنگ اور لڑائی کے ؛ روایت کرنی والی روایت پر درد
و غم کی اور نقل کرنیوالی نقل تاریخ و الم کی اسطرح روایت اور نقل کرتی ہین کہ خسرو دو

بهشت عنبر سرشت داغ سنگها خاک من است قطعه عزیز دبه خونها من جاک کا نشان
میری مری دامن پاک کا پهر حضرت مسلم که زخمون سے چور هو گئی تهی ایک دیوار سی
لگ کر بیٹهه گئی که ایک بدبخت نی تروار ماری که هونٹهه اوپر کا آپ کا کٹ گیا آپ بهی
اوسی حالت مین کمال چالاکی سی اوٹهه کر ایک ضرب تیغ کی ایسی دی که
اوسکا سر کٹ کر دس قدم پر جا پڑا اور پهر دیوار سی لگ کر جو بیٹهے اور یه کهتی تهی که حلوا یا
ایک شربت آپ کی آرزو رکهتا هون اور کسو کو مارا نه تها دشمنون سی که پانی پاس لیکر
آوی آخر کو محمد اشعث نے کها بری عار اور ننگ کی بات هی که ایک شخص اتنی فوج
سی مارا نهین جاتا پس سب ملکر دفعته اسپر حمله کرو سپاهیون نی ویسا هی کیا اور
ایک مردودنی بهی اگر نیزه مارا که آپ غش کهاکر گر پڑے رمق جان کی باقی هی
تهی که اوٹها کر ابن زیاد کے پاس لیگئی اوس نی سر مبارک کاٹ کر یزید کے پاس ا
دمشق کو روانه کیا اور هانی کا سر بهی یزید کے پاس بهیجا اوس مردودنی دونو
سر دمشق کے دروازه پر لٹکوادی اور یزید پلید ابن زیاد پلید پر بهت راضی
اور خوش هوا اور اوسکو شکریه لکها اور انعام و احسان کثیر کا متوقع کیا اور لکها
که تیری برابر کوئی عزیز اور مقرب اور مصاحب میرا نهین سیے بعضی روایتون سے
ثابت هوتا هی که جب حضرت مسلم کو اوٹها کر لیگئی تهی اتنی طاقت باقی رهی تهی
که عمر سعد سی آپ نے تین وصیتین کین اور فرمایا که ایک تو مین اس شهر مین
سات سو درم کا قرضدار هون میرا گهوڑا اور زره بیچکر ادا کیجو اور دوسری
جب میرا سر کاٹ لیوین تو میری لاش کو کسی مقام مناسب مین دفن کریو
اور تیسری میری بهائی سعید کو نین امام حسین کو میری طرف سی لکهیو که یهان

ادہر وہ صفدر رہی کہ ساتھہ ضرب خنجر کی خاک معرکہ کو ساتھہ معز زلیر ونکی ملاتا ہی
بیت چو بر جو شند از خشم ان تند میغ ز آب آتش انگیز و از برق تیغ شیدی
اگر وہ جوشش مین آویے دلاور اڑی غصہ سی اوسکی فوج و لشکر
لگا دیوے آگ پانی مین غضب سی کری شمشیر سے بجلی کو مضطر
ابن زیاد نی کہلا بہیجا کہ اوسکو امان دیکر میری پاس لی آو محمد اشعث نی کہا ای مسلم ہاتھ
تیغ زنی سی باز رکھہ اور میری پاس آکہ امیر نی تجکو امان دی ہی حضرت مسلم نی فرمایا
کہ میری تئین تمہاری امان کی کچہہ احتیاج نہین ہی اور تم کوفیون کی قول پر اعتماد
نہین ہی **بیت** ندیدم من از ہیچ کوفی وفا زکوفی نیاید بغیر از جفا
بیت سنا ہی کسی سے نہ کوفی سی دیکہی وفا عجب قوم ہی یا دغا یا جفا
یہہ فرما کر پہر حملہ کیا اور بہتون کو قتل اور اکثر کو زخمی کیا کہ سپاہ سب عاجز آئی
اور سوار پیادہ ہوئی اور اکثر کوٹہون پر چڑہی اور تیر اور پتہر آپ پر مارتی کہ آپ کا
بدن مبارک کوفتہ اور زخمی بہت ہو گیا لکہا ہی کہ ایک پتہر آپکی پیشانی مبارک پر لگا
اور چہرہ مبارک تمام لہو سی سرخ ہو گیا **شعر** چون شہیدان را ز رہرو عالم
سرخ روست خوشش دمی باشد کہ ما را کشتہ تیغ بر ند ہندکی دوجہان
مین سرخرو مین ای میان تیری شہید کشتہ ہوتا عشق کی میدان مین اونکی ہی عید
پس مکہ کیطرف رخ کیا اور کہا ای بہائی حسین ابن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کچہہ آپکو خبر ہی کہ آپکی چچا کی فرزند پر کیا گذر رہی ہی لیکن مجکو خدا کی راہ مین کچہہ
اندیشہ نہین ہی **قطعہ** ہر نشان کز خون دل بر دامن چاک من ست نیش
اہل دل ذلیل دامن پاک من ست شند ستم قرسودہ زیر سنگ جور کوفیان کشتہ

عشق کا جدول علم بیت نبی اوٹھا باجان تن   ماتم اپنا کر رہا تیری گلی میں اوس زمان
روایت ہی کہ ابن زیاد نی علم دیا تو ہانی کو بر سر بازار لیجا کر گردن مارا اور سر مبارک اوسکا ابن زیاد
بد اعتقاد کی پاس بہ جا ئم حضرت ہانی کی آسی اور بزرگ تہی اور زمان حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ
وسلم کی اصحاب سے تہی اور علی مرتضی کے احباب میں سی تہی جب کہ یہہ خبر حضرت مسلم نی سنی
رگ ہاشمی ایک دفعہ جوش میں آئی اور اپنی دونو فرزند ارجمند کو نصیحت کی کہ ہیچ کر مسلح
اور تیار ہوئی اور ندا دی کہ ای اہل بیت کی دوستو حاضر ہو قریب بیس ہزار سوار کے
مسلح اور مکمل ہمراہ رکاب کرامت مآب کی ہوئی اور ضرارت بڑی اور یزید پلید کی نساء ہون
اور بلا رہونکی ساتھہ قلعہ بند ہوا اور حضرت مسلم نی قلعہ کو گہیر لیا اور دونون فرزند من ہیبت عظیم
اور لڑائی بڑی زمین آئی قریب تہا کہ قلعہ کو لیلیں اور اوس مردود بدبخت نی دو مین کو جب
ملعون پلید نائب یزید کی صلاح سی سردار کوفہ کی مانند کثیر ابن شہاب اور محمد بن اشعث او رمزانی بن
کی کوٹہی پر چڑہی اور حضرت مسلم کی فوج کو کہ سب کوفی ہی یزید کا خوف دلوایا اور ڈرایا
کہا ای کوفیون افسوس ہی تمکو کہ عنقریب لشکر یزید کا شام سی آیا چاہتا ہی اور امیر نی
قسم کہائی ہی کہ اگر یہہ لڑائی سی باز نہ رہینگی تو میں انکی زن و بچہ کو قتل کروا دونگا پس
ای لوگون تم بہی خاتون پر بخشش کرو اور اپنی زن و فرزند پر رحم فرماؤ فوج کوفیونکی
سنتی ہی ماری خوف کی لرزنی لگی اور متفرق ہونی لگی اور بری کی بری سوارون
کی کہسکنی لگی الغرض کوفیون نی موافق عادت قدیم اپنی کی بیوفائی ظاہر کی اور شرم خدا و
رسول کی صلی اللہ علیہ وسلم اپنی میں سے باہر کی آخر تیس سوار پاس رہ گئی بہر تہوڑی
سی دیر میں وہ بہی اوڑ گئی اور حضرت مسلم تنہا رہی حیران اور پریشان تہی اور زبان
حال سی یہہ مقال کہتی تہی   قطعہ   اندر اول خود نمائی میکنند   در اخر

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہان سے تشریف لیجا او رسنہ مت اوٹہا کہ یہ بد اس شہر کو تیری تصرف مین
رہنی دیگا کہ اتنی مین ابن زیاد نی مونہہ اپنا کہولا اور آواز اپنی سنائی اور لوگون نی جان لیا
کہ یہہ عبید اللہ ابن زیاد ہی لوگ سب تتر بتر ہوگئی اور نعمان نی دروازہ کہلوا دیا کہ وہ بردود محل
مین جا کر اترا دوسرے دن شہر کی جامع مسجد مین آیا اور سب لوگون کو جمع کیا اور فرمان اپنی حکومت
کا سب کی زوبرو پڑہا اور کوفیون کو مخالفت یزید کی سے ڈرایا یہہ خبر حضرت مسلم نی سنکر اندیشہ
کیا اور رات کو سرای مختار سے نکلکر ہانی بن عروہ کی گہر گئی اور کہا ای ہانی مین واسطی پناہ کی
تیرے پاس آیا ہون ہانی نی حجرہ اپنی مکان مین آپکی واسطی تیار کیا اور کہا بسعادت
تشریف لاو اور بسلامت قرار دارام بگیر **بیت** رواق منظر چشم من آشیانہ تست کرم نما
وفرود آکہ خانہ خانہ تست دیدہ و دل ہی آپکی منزل آپنی کبھی کرم صاحب
رکھی تشریف شوق سے اسجا کہا ہی آپ کچھہ نہ غم صاحب ملکہا ہی کہ اہل بیت کی
دوستون نی یہہ احوال دریافت کر کر حضرت مسلم کی پاس جمع ہونا شروع کیا الغرض لوگ آتی
تہی اور نئی سر سے بیعت کرتی تہی اور عہد و پیمان کو ساتھ قول و قسم کی مستحکم اور مضبوط
بناتی تہی یہان تک کہ زیادہ بیس ہزار سے آدمی ساتھہ بیعت شاہزادہ کی سرفراز ہوی
القصہ ابن زیاد ہر چند جستجو کرتا تہا لیکن حضرت مسلم کا پتا بہی نہ پاتا تہا آخر کو
اوس مردود نی ایک ہوشیار سے غلام اپنی کو تین ہزار درم کی تہیلی دی کہ تو اہل بیت
کی دوستون سے ملکر اور اخلاص کر کر کسطرح مسلم ابن عقیل کی پاس پہونچ اور یہہ
درم اوسکو گذران اور ظاہر کر کہ مین دوست اہل بیت کا ہون واسطی مدد اہل بیت
کی یہہ مال لایا ہون تو تجکو ثواب جمیل حاصل ہووے اور تو اس مکر و حیلہ سے اوسکا
سب احوال معلوم کر کر میری پاس آکر ظاہر کر دہ غلام بد انجام حکم ابن زیاد کا بجا لایا

یا اور مسلم کو قتل کر کر سر اوسکا میری حضور مین بھیجدیا اور مین نی حکومت کوفہ کی تجھی
دی اور نعمان بشیر کو معزول کیا ابن زیاد مردود بہت خوش ہوا اور کوفہ کی جانبی کے
تیاری مین مشغول ہوا اس اثنا مین خبر اوسکو پہنچی کہ سلمان غلام حضرت امام حسین کا
بصرہ کی بعضی سردارون کی نام خط لیکر آیا ہی اور حضرت امام حسین نی لکہا ہی کہ مین تمکو
ساتھہ زندہ کرنی نشانیون حق کی اور باطل کرنی رسمون باطل کے دعوت کرتا ہون اگر میری
دعوت قبول کروگی تو راہ حق کے پاؤگی قطعہ ہر کہ او راہ رب مسطابید
گو بیا و بجانب ما کن قدمی در حدیقۂ ما نہ روضۂ قدس تماشا کن تمہارے
طالب راہ حق شوق تمام تو بیاری طی فرح انبا کر سیر کر باغ عشق کے ہمام روضہ
قدس کا تماشا کر اور اب مین کوفہ کی طرف روانہ ہوتا ہون جو کہ دشتا اور رہوا دار مین
جا مین کہ اوسطرف آوین والسلام پس ابن زیاد نی سلمان کو تلاش کروا کر پکڑوا بلایا اور قتل کیا بصرہ کی
لوگون نی یہ حکمی اوسکی دیکہکر بہت خوف کیا اور وہ مردود تب اپنا بہنیرہ مین چھوڑکر دو سیدین کوفہ
کو روانہ ہوا اور کوفہ والی انتظار کر رہی تہی حضرت امام حسین کے آنیکا کہ امروز فردا صبح و شام آپ کوفہ
مین مع الخیر داخل جاہتی ہین کہ رات کی وقت ابن زیاد وقت پر بیٹھا ہوا عمامہ سر پر باندہی ہوئی
اور کپڑا سر اور موہنہ پر ڈالی ہوئی بیابان کی طرف سی ساتھہ مصاحبون اور نوکرون اور چاکرون کے
کوفہ مین داخل ہوا لوگون نی جانا کہ حضرت امام حسین ہین کہ تشریف لائے ہین فوج فوج لوگ
اونٹ کی گرد ہوئی اور کہتی تہی السلام علیک یا ابن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تمکو مبارک اور جا
اور ابن زیاد جسکی جسکی جواب سلام کا دیتا تہا اور کچھہ نہ کہتا تہا مگر غصہ سی بات اپنی کاٹ کاٹ
کہتا تہا پس جبکہ دارالامارت کے دروازہ پر پہونچا نعمان بشیر کہ قلعہ کی اندر تہی اونہون نی
بہی جانا کہ حضرت امام حسین تشریف لائی وہ یزید کی خوف سی کوٹھی پر چڑہکر پکاری یا ابن رسول اللہ

کو وداع فرماکر دو بیٹی چھوٹی کہ ایک نام محمد اور دوسرے کا نام ابراہیم ہی ساتھ اپنی
لیا اونسی کمال محبت رکھتی تھی اور راہ کی وقت کوفہ کو روانہ ہوئی کہتی ہین کہ راہ کو را
گم کی اور رستہ بھول کر ایک جنگل بی آب مین جا پڑی دو رہبر کہ ساتھ لئی تھی تشنگی سی مر گئی
اور حضرت مسلم معہ ہر دو فرزند دلبند کی ساتھ ہزار محنت اور مصیبت کی کسو پانی کی مقام مین پہنچے
بعد اسکی مسافت طی کرتی ہوئی کوفہ مین وارد ہوکر اوس سرا مین کہ دار مختار اوسی کہتی
تھے اتری اور مقام کیا اشراف اور اعیان کوفہ کی حضرت مسلم کی خدمت مین حاضر ہوئی اور ملازمت
اور ملاقات کی حضرت مسلم نی خط حضرت امام حسین کا اونکو دیا اور پڑھا اور حضرت امام ہمام کی
اشتیاق مین ہاری ہی شوق و ذوق کے پڑ دئی اور آواز وانوفاہ کی بلند کی پھیر دو زر دو لوگ کوفہ کی حضرت
مسلم کی خدمت مین آتی تھی اور اطاعت اور فرمان برداری ظاہر کرتی تھی یہان تک کہ بارہ ہزار
یا اٹھارہ ہزار مرد جنگی دایرہ بیعت مین داخل ہوئے اور حضرت مسلم نی خط حضرت امام حسین کو
لکھا کہ یا ابن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جماعت کثیر نی میری ہاتھ پر آپکی بیعت کی ہی
اور سب آپکی دیدار پر انوار کی آرزو مند اور مشتاق ہین جسوقت جائیے اوسوقت اسطرف توجہ فرمائی
کہ کام یہان کا رونق پر ہی اس اثنا مین نعمان ابن بشیر کہ یزید کیطرفسی کوفہ کی حاکم تھی اس احوال
سی آگاہ ہوکر کوفہ کی جامع مسجد مین گئی اور کوفیون کو بلایا اور خطبہ منبر پر چڑھکر پڑھا اور یزید کی
غضب اور غصہ سی اور فتنہ اور فساد سی سب کو ڈرایا اور کہا اپنی اوپر رحم کرو اور دوری خون ریزی
[illegible]یامت ہو نعمان ابن بشیر نی فقط زبانی سمجھانی پر اور ڈرانی پر کفایت کری اور منبر سی اوتر کر اپنی
[illegible] مین جا بیٹھی کہ اسمین یزید کے جاسوسون کہ کوفہ مین تھی سب یہان کا احوال اور سستی نعمان بشیر
[illegible] یزید پلید کو لکھ بھیجی یزید پلید نی منشور بعضی مصاحبون اپنی کی عبید اللہ ابن زیاد کو کہ حاکم بصرہ
[illegible] فرمان حکومت کوفہ کا لکھ بھیجا اور اوسکو لکھا کہ تو اپنا نایب بصرہ مین چھوڑ کر جلد تر کوفہ کو

تو موہنہ موڑون میان عید ہوا وسدن کہ تیری راہ مین ہوون سی قربان
ہاہون اسی میری جان خانۂ الفت مین تیری یہ ونجکر ہمکو گذرا تہا ہی
دل مین گمان خوندل مینا پڑگالا کلام کیون کہ نہی یہہ ہی عذاب عاشقان
ہی طریق عشق مشکل وصال باحسن نہ رکہتا ہی اس رہ مین زبان . بعضی کتابون مین
لکہا ہی کہ حضرت مسلم نی عرض کی کہ یا ابن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجکو گمان ایسا ہی
کہ دنیا مین مجکو پہر دیدار مبارک آپکا میسر نہ ہوگا یہہ کہکر حضرت امام حسین کی ہاتہہ
اور پاؤن چومین اور رو وداع کیا اور روئی کہ یہہ دیدار آخری ہی اور یہہ وصل
کی بہار آخری ہی **ابیات فارسی** وداعت میکنم از جان وداع آخرین
از دل زکویت میروم وز غصہ دارم قصۂ مشکل ندارم طاقت دوری ندارم تاب
مہجوری عجب دردیست بی درمان عجب کاریست مشکل بود حاصل مراد من گرت بینم
دیگر دیدن چہ سان آید زمہجوری بخون آغشتہ زیر گل **ابیات ہندی**

وداع دوستان جو اس زمان ہی گہڑی یہہ سر پہ میری بس گران ہے
جدائی کی نہین از بسکہ طاقت غمی مین قلب جان ناتوان ہے
رہون قدمون مین تیری یہہ خواہش ولی اپنا نصیب ایسا کہان ہے
زیارت پہر ہی ہو تیری میسر مگر یہہ محض اب وہم و گمان ہے
وصال اوسکی جدائی کی الم سے خبر دلکی نہ فکر جسم و جان ہے

حضرت امام حسین ہی بہت روئی اور حضرت مسلم کو گلی سی لگایا اور بہت نوازشین
اور دعائین کین پہر حضرت مسلم وہان سی کوچ کرتی ہوئی مدینہ منورہ مین پہونچی
روضہ حضرت پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت بجالا کر اپنی گہر مین گئی اور سب اہل و عیال کو

منع کیا اور بیوفائیان کوفیون کی بیان کین اور جو کہ بد عہدیان کوفیون نی حضرت
علی مرتضی کے ساتہہ کی تہین سب یاد دلائین لیکن چونکہ عاشق زار پروردگار
خلف رشید حیدر کرار قتیل تیغ کرشمہ محبوبی شہید خنجر ادای خوبی کشتہ صد شمشیر
عشق خدا یعنی حسین ابن علی مرتضی کو شراب شوق شہادت نی مخمور و مست
کر رکہا تہا اور درد بادہ تمنای وصال یار کا دل مین سما رہا تہا کسیکی نہ سنی تعلی
اور جی مین بات شہادت عظمی پانیکی ٹہانی اور مسلم ابن عقیل کو حکم دیا کہ تیاری کوفہ
کی جانیکی کرو بعد چند روز کی کہ جواب خطون کی کہ کوفہ سی آئی تہی حضرت مسلم
کو دیکر اور نصیحت اور وصیت فرما کر رخصت کیا اور فرمایا کہ ای بہائی
اور ای ابن عم کوفہ مین اوس شخص کی مکان پر اوتریو اور مقام کیجو کہ اہل بیت
کی محبت مین راسخ دم اور ثابت قدم ہووی اور لوگون سی میری بیعت
اپنی ہات پر لیجو پس جب کہ جانی تو کہ قول اور فعل اونکی مطابق ہین اور
کردار اونکی ساتہہ گفتار کی موافق ہی مجکو خبر کیجو کہ مین بہی جلدی تیری
پاس آونگا اور مین امیدوار ہون کہ حق تعالی مجکو اور تجکو درجہ شہادت
کا عطا فرماوی پہر دو نو بہائی گلی لگ کر روئی اور ایک نی دوسری کو وداع
کیا اور حضرت مسلم نی کہا مین بموجب فرمان واجب الاذعان کی جاتا
ہون اور بمقتضی ارشاد عین سداد کی بجا لاتا ہون نظم نہ تا بہ سر
ز فرمانت بہ تیغم گردنی پر دم   مرا عید آن زمانی کہ قربان رہت گردم من
اول روز دو استم بہ مہمان خانہ عشقت   کہ جز خون جگر خوردن غذائی نیست
در خوردم منشدی   حکم سی تیری تو مو پہیر دن میان   تیغ سی تیری

بانہي جيت اور اقبال اور جاه و جلال سے ... لي افزا اور فزوني ہو دين کو ہم تہا
مشتاق جمال فيض اشتمام کي اور جويا ہي طريقت اسلام کي ہين اور رشد و ہدايت آپکي توجہ
کي اميدوار ہين کہ بواسطہ حضور پرنور کي امور سلطنت کا انتظام پاوي اور سپاه اور رعيت
کا انتظام بخوبي ظاہر ہووي حضرت امام حسين نے خط پڑہکر کچہہ نہ فرمايا اور جواب بہي
نہ لکہا کہ عنقريب آپکي دو شخص اور کوفہ سي ان کي سرداروں اور اشرافوں سے
خط ليکر حضرت امام ہمام کي خدمت مين حاضر ہوئي قريب پچاس خط کي تہي کہ ايک ايک
خط دو دو تين تين سرداروں کي طرف سي حضرت امام حسين عليه السلام کي نام تہا
اور مضمون اونکا وہ ہي تہا جو کہ پہلي خط کا تہا پہر عنقريب آپکي دو شخص اور پچاس
خط ليکر اوسي مضمون کي حاضر ہوئي ليکن حضرت امام برحق نے ايک کا جواب نہ لکہا
اسمين اور لوگ کوفہ کي خط لائي الغرض متواتر خط اور آدمي کوفہ سي آپکي خدمت
سراپا برکت مين آئي روايت ہي کہ ايک سو بيس خط کوفہ والوں کي آئي اور بعضي
روايتوں مين ہي کہ قريب ڈيڑه سو خط کي رحج جناب شہادت انتساب کي پہونچي
القصہ جب کہ ايلچي اور خطوط کوفيوں کي بہت آئي تب آپ نے جواب لکہا کہ خط تمہاري
پہونچي اور اشتياق تمہارا اور محبت اور دوستي اور اراده تمہارا سب معلوم
ہوا مين ہي تمہاري مقصود اور مطلوب کي برلاني مين تاخير اور ڈہيل جائز رکہون
کا خاطر جمع رکہيو مگر بالفعل مسلم ابن عقيل کو کہ ميرا بہائي چچا کا بيٹا ہي تمہاري پاس
بہيجتا ہون تو کيفيت حال اور صدق مقال تمہارا معلوم کري اور مجہي لکہي اور
اوس سي بيعت کرنا اور اوسکي مددگار رہنا روايت ہي عبد الله ابن عمر نے اور
عبد الله ابن عباس نے اور عبد الله ابن زبير نے آپکو عزيمت کوفہ سي بہت منع

پہونچا نصف فوج انیس ابن عمرو بن اسلمی کے ساتھہ کر کر ایکطرف کا ناکا اوسکی [illegible]
کیا اور نصف فوج کی ساتھہ ایک ناکی پر آپ رہا اور اپنی بہائی کو پیغام بہیجا کہ ای عمر[illegible]
حرمت کعبہ کی نگاہ رکھہ اور باہر نکل ساتھہ سلامتی کی یزید کی بیعت کر اور یہہ طوق جا[illegible]
کا میری پاس ہی بہیجی ہیں لی اور یزید کی خدمت میں حاضر ہو تا تیرا قصور معاف ہووی
اور عبد اللہ نی بہی جواب سخت اور سست کہی اور پہلی انیس سی جا لڑی اور فتح پا[illegible]
انیس مارا گیا پہر مصعب ابن زبیر کہ یہہ بہی عبد اللہ ابن زبیر کا بہائی ہی اپنی
بہائی عمر سی لڑا اور غالب آیا جب تو عمر حیران ہوا آخر کو عمر عبیدہ ابن زبیر کی پاس
کہ وہ ان سب میں سب کا بڑا بہائی ہی جا چہپا اور اوسکی پناہ میں رہا عبد اللہ
نی خبر پا کر عمرو کو پکڑوا بہیجا اور اتنی کوڑی لگوائے کہ عمر مر گیا اور عبد اللہ ابن
زبیر باشوق زور آوری سی مکہ میں رہی اور عمل یزید کا مکہ میں سست رہا
فصل
جاننی چاہئی تا کہ بعد اس قصہ کی دو شخص دوستدار اہل بیت کی ایک
نامہ کہ چند اشراف اور اعیان نی کوفہ کی لکہا تہا کوفہ سی لیکر بیچ خدمت حضرت
امام حسین کی علیہ الصلوات والسلام حاضر ہوئی آپ نی وہ نامہ کہول کر دیکہا
[illegible] میں جو لکہا تہا حاصل اوسکا یہہ ہی کہ سلیمان ابن صرد اور رفاعہ بن شداد
اور فلان فلان تحیت اور سلام بہیجتی ہیں اور التماس کرتی ہیں کہ یزید ابن
[illegible] وہ چاہتا ہی کہ بی مشورہ اور بی مصلحت اہل اسلام کی حکومت کری ہم
[illegible] کوفہ کی کہ آپ کی دوست ہیں اوس فاجر کی خلافت اور حکومت سی راضی
[illegible] داعیہ ہمارا یہہ ہی کہ آپ کی رکاب سعادت میں ساتھہ دشمنوں کی جنگ
[illegible] کریں اور آپ پر نثار اپنی جان اور مال کریں آرزو ہمارا [illegible]

پہونچ اور منزل بمنزل طي مسافت کرتي ہوي مکہ معظمہ مین پہونچي مکہ کي لوگون کو
کمال خوشي وخورمي ہوئي رات دن آپ کي خدمت مین آتي تهي اور رشد وہدایت
پاتي تهي کہ اسي اثنا مین یزید پلید ني یہہ ماجرا سنکر ولید کو مدینہ کي حکومت
سي معزول اور موقوف کیا اور عمرو بن سعد الاشدق کو حاکم مدینہ کیا اور یزید
یحیي بن حکیم بن صفوان بن امیہ کو کہ حاکم مکہ کا تها موقوف کیا اور عمرو ابن سعد
ابن العاص کو حاکم کیا اور اوس طرف کي شہرون کا والي کیا اسي اثنا مین عبد الله
ابن زبیر ني کہ مکہ مین تهي لوگون کو باہم کرکر مکہ مین اپنا عمل دخل کرلیا اور عامل مکہ
کا چهپ کر بهاگ گیا اور حضرت امام حسینؓ اون دنون مین اپني گهر سي نکلنا موقوف
کردیا اور پہلي ابن زبیر کو کہ جب قصد خروج کا اونہون ني کیا تها حضرت امام حسین
ني منع بهي کیا تها لیکن اونہون ني نہ مانا تها بعد چند روز کي یہہ سب خبرین یزید کو
گذرین اور یزید ني حاکم مدینہ کو لکہا کہ لشکر طرف مکہ کي بهیجي تو ابن زبیر کي شر
کو دفع کري حاکم مدینہ ني لشکر تیار کیا اور عمر ابن زبیر کو کہ بهائي ہي عبد الله ابن
زبیر کا لشکر کا امیر کیا اور از بسکہ دونو بهائیون مین خفگي اور نا اتفاقي بیشتر سي
تهي بهائي ني بهائي سي لڑنا اختیار کیا اور علاوہ یہہ کہ طمع دنیا کي بڑي بلا ہي
کہ پاس بهائي بیٹي کا اس مین سب فنا ہي حالانکہ بعضي لوگون ني عمر کو بہت
سمجہایا کہ ایک تو سگي بهائي سي لڑنا اور دوسري مکہ مین لڑنا ہرگز مناسب نہین
اوس شخص ني ایک نہ ماني اور امیر بن کر لشکر کو ساتهہ لیکر مکہ کو گیا اور ایک طوق
چاندي کا بنوایا کہ جب فتح کرون گا اور بهائي کو پکڑون گا یہہ طوق اوسکي گلي مین
ڈالون گا اور یزید کي آگي لیجاؤن گا القصہ جب عمر لشکر لیکر قریب مکہ کي پہونچا

تجکو قبول کری گی اور تو اوسحال مین تشنہ لب ہووے اور تجکو نہ پانی کی نوبت
اور باوجود اس حرکت کی میری شفاعت کی امیدوار رہین وہ لوگ میری شفاعت
سی محروم ہین اور اونکو میری شفاعت نصیب ہوگی ای حسین تیری مادر و پدر
و برادر و پدر بزرگوار تیری کی مشتاق ہین اور تیری لئی بہشت مین بڑی بڑی درجہ
ہین کہ بدون شہادت پانی کی ہاتہہ نہ آوین گی بعد اسکی آنکہہ کہل گئی حضرت
امام سعید و شہید اپنی گہر مین تشریف لائی اور شوق شہادت کا دامن گیر
ہوا اور دل محبت منزل دام عشق کا اسیر ہوا خاطر فیض ماثر مین عزیمت مکہ
معظمہ کی مستحکم ہوئی یہہ سنکر جان دوستون کی پر غم ہوئی ایک دن آدہی
راتکی وقت حضرت امام حسین اپنی نانا صاحب کی روضہ منورہ پر حاضر ہوئی
اور بعد ادا کرنی صلوۃ و مناجات کی شرط وداع کی بجالائی اور رخصت ہوئی
اور مادر و پدر کی قبر پر جاکر زیارت کی اور وداع کرکر دولتخانہ مین تشریف
لائی محمد ابن حنیفہ کہ آپکی بہائی ہین آپ کی خدمت مین حاضر ہوئی اور دونو
بہائی آپس مین درد جدائی سی ملکر بہت روئی اور باہم ایک نی دوسری کو
نصیحت اور وصیت کی آپ نی وصیت نامہ لکہہ کر محمد ابن حنیفہ کو دیا اور کہا
ای بہائی مین مع اہل و عیال کی مکہ کو جاتا ہون اور تو مدینہ مین مقام رکہہ کہ تجہہ سی
کوئی سروکار نہین رکہتا اور نہ رکہی گا پس تو مجکو ہمیشہ حال تیرا یزید کا لکہتا رہیو القصہ
محمد ابن حنیفہ کو وداع کرکر اور اپنی اہل و عیال کو ساتہہ لیکر بیچ شب چہارم
شعبان کی یعنی شب برات کی چاند مین تیسری تاریخ رات کی وقت مدینہ منورہ
سی برآمد ہوکر مکہ معظمہ کی طرف کوچ فرمایا اور وہ دن تہا جمعہ کا القصہ کوچ

قید خانہ پر چڑہ آئے اور دروازہ توڑ کر قیدیون کو نکال لیگئے القصہ کئی بہ
ولید اور مروان نی حضرت امام حسین کیخدمت مین یزید کی بیعت کی استدعا نمائین
کیا آپ نی قبول نفرمایا آخر کو ولید نی بصلاح مروان کی سب احوال یزید کو
لکہا یزید نی نامہ ولید کو بہیجا اور لکہا اگر حسین بیعت قبول نکری سر اوسکا
کاٹ کر اس نامہ کی جواب کی ساتہہ بہیجدی اور امیدوار انعام وافر کا ہوے
ولید نی دہشت زدہ کر کہا لاحول ولا قوت الا باللہ اگر یزید تمام دنیا
مجھی بخشدی تو بہی یہہ کار نکرون گا اور جو یزید مجھکو کیا ہی نہ رہو مجادی مین
نہ ڈردن کا فایدہ تاریخ کی کتابون مین لکہا ہی کہ ان دنون مین حضرت
امام حسین ایک رات اوپر روضہ مطہرہ حضرت مصطفی کی صلی اللہ علیہ وسلم
گئی اور کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مین فرزند فاطمہ کا ہون اور تیری
فرزند کا فرزند ہون اور آپنی میری حق مین امت سی کیا کیا نصیحتین اور وصیتین
فرمائین نہین آپ کی امت نی آپکی وصیت نہ مانی اور مجھکو ضایع اور محروم
چہوڑا اور اونکی بیوفائی بوقت ملاقات کی مفصل خدمت مین عرض کرون
گا یہہ کہہ کر تمام رات روضہ مبارک کی نماز مین مشغول رہی دوسری رات پہر
روضہ مطہرہ پر جاکر بعد مناجات اور عرض حاجات کی سر مبارک کو قبر شریف
پر رکہہ کر لیٹ رہی کہ آنکہہ لگ گئی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خواب
مین زیارت کی کہ فوج عظیم فرشتون کی ہمراہ رکاب کی ہی اور حضرت نی حضرت
امام حسین کو اپنی سینہ بی کینہ سی لگایا اور دونو آنکہون کی درمیان مین بوسہ
دیا اور فرمایا ای حسین گویا دیکہتا ہون مین کہ عنقریب امت میری کربلا مین تجھکو

کیا مطلب کہ اوسکا سر کاٹون لیکن یزید کی خوف سے ولید نے مروان سے مشورہ
کیا اوس مردود نے کہا ابن ابی بکر سے اور ابن عمر سے اندیشہ نکر مگر حسین سے
اور ابن زبیر سے بیعت کرنی قبول کروا تو خلافت یزید کی مستحکم ہووے ولید نے اول
حضرت امام حسین کو بلایا آپ نے وعدہ آنے کا کیا اور تیس غلام اپنے مسلح کیے
اور تیار کر کر اپنے سات لیے اور کہا تم کھڑے دروازہ پر کھڑے رہنا اور مین اندر جاؤنگا
جسوقت میری آواز بلند ہو تم اندر چلے آنا اور اگر تیز وار چلے تم بھی میرے ساتھہ
داد جوان مردی کی دینا القصہ حضرت امام حسین ولید کی پاس پہونچے اور مروان
بھی وہان تہا اول ولید نے معاویہ کی وفات کی خبر سنائی حضرت امام حسین نے
فرمایا انا للہ وانا الیہ راجعون حق تعالی تمکو اس مصیبت مین صبر جزیل اور ثواب
جمیل عطا فرماوے پہر ولید نے کہا سب مسلمانون نے یزید سے بیعت کی ہے تم بہی اوسکی
بیعت قبول کرو آپنے فرمایا کل مین آؤنگا اور مسلمانون کی مجمع مین جیسا مناسب
ہوگا ویسا کرونگا ولید نے کہا بہتر ہے اب آپ تشریف لیجائیے مروان ملعون نے کہا اے
امیر حسین کو جانے نہ دے اور جو بیعت نکرے تو اسے [illegible] حضرت امام حسین نے فرمایا
غضب سے کیسا زہرہ ہے کہ ایسی حرکت مجہہ سے کرے جو کہ یہہ قصد کرے دیکہہ لے کہ اے
[illegible] کرا [illegible] سے [illegible] کرتا ہون اور مروان کو سخت اور سست کہا پہر ولید
[illegible] خطاب کر کر فرمایا اے ولید کیا تو نہین جانتا کہ ہم اہل بیت نبوت اور معدن
[illegible] گہر ہمارا محل رحمت کا اور آمد و رفت ملایک کا ہے اور یزید فاسق
[illegible] خمار اور بدکار ہے اور فسق و فجور اوس سے علانیہ صادر
[illegible] بیعت کرین کل کی دن کہ مجلس منعقد ہوگی اور مجمع ہوگا

نہہ رحمت اور لطف ربانی کے حوالہ کیجیو بعد اسکی آواز امیر کی بیٹھہ گئی اور یزید
بعد فراغت کر کر شکار کی واسطے سوار ہوگیا اور ضحاک سے کہہ گیا کہ ہم فلانی مقام پر
شکار کہیلتے ہین تو روز خبر امیر معاویہ کی پہونچاتا رہیو دوسری روز معاویہ ابن
ابی سفیان نے منزل جاودان کی طرف رحلت کی اور ماہ رجب مین اون کی وفات
ہوئی اور عمر تہی اسّی برس کی اور [illegible] برس تہی ساٹھہ **فصل** جاہیے جاننا کہ یزید
نے تخت حکومت پر بیٹھتے ہی خزانی مال کی کہول دئی اور امیرون اور سردارون اور
سپاہ و حشم کو بقدر مراتب کی بخشش کین اور نامہ ولید ابن عتبہ بن ابی سفیان کو بہیجا
اور ولید اون دنون مین حاکم تہا مدینہ کا اور مروان حاکم نہ تہا مگر مدینہ مین تہا مضمون
خط کا یہہ تہا کہ خلیفہ روی زمین کے یعنی معاویہ نے عالم فانی کو وداع کیا اور سرای باقی
کیطرف کوچ کیا اور اپنی قید حیات مین مجکو اپنا خلیفہ کیا تہا اور یہہ وصیت فرمائی
تہی کہ اولاد ابوتراب سے اور انکی جماعتون سے پرخوف رہیو کیونکہ پرخوف اور پرحذر رہنا
اور تو جانتا ہے کہ خداتعالی کینہ شہید مظلوم کا یعنی عثمان ابن عفان کا اولاد ابوتراب
سے رکہے گا اور اوس امر مین اولاد ابوسفیان کی واسطہ بڑی ہی یعنی اولاد ابوسفیان کی
کہ یزید وغیرہ ہین بدلہ خون عثمان کا اولاد علی مرتضی سے لیوینگی اور ای ولید تو
مضمون اس خط کا دریافت کر کر مدینہ کی لوگون سے میری بیعت لیجو اور ایک
رقعہ اوس خط مین ملفوف کیا اوس مین لکہا کہ حسین ابن علی اور عبداللہ
ابن عمر اور عبدالرحمن ابن ابی بکر اور عبداللہ ابن زبیر سے میری بیعت لیجو اور جو وہ نمانین
تو انکی سر کاٹ کر میری پاس بہیجیو جب یہہ نامہ ولید کی پاس پہونچا اور اوسکی
[illegible] انا للہ و انا الیہ راجعون [illegible] حسین فاطمہ سی

ی دروازه پر ایستاده ہی اور یہہ کہتی ہین کہ ہم بجا دنگی یہانسی جبتک کہ یزید سی بیعت نکرلین

ہوکر امیر معاویہ نی اجازت دی ستر سردار شام کی اندر آئی اور سلام کیا امیر معاویہ کی

گذاری کی اور حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی شکایت کی کہ ولایت عراق سی آکر

شام والون ہزارون کو قتل کیا ہم یہہ نہین چاہتی کہ خلافت اونکی اولاد

جاوی اور ہم سوا یزید کی کسیکا خلیفہ ہونا نہین چاہتی امیر معاویہ نی حکم دیا ک

لوگ بہی اشرافون اور سردارون مین سی حاضر ہووین بموجب حکم کے حاضر ہوئی

امیر معاویہ نی کہا کہ میرا وقت رحلت کا عنقریب ہی پس تم جس شخص کی خلافت

سی راضی ہووین اوسیکو خلیفہ کرون سب شامیون نی کہا ہم یزید کی خلافت سی

راضی ہین پہر امیر معاویہ نی کہا دل سی اور یقین سی یہہ بات کہتا ہون مین

کہ تم اسدم میری خاطر نکیجیو تمہاری مصلحت مین جو شخص کہ قابل خلافت کے

ہو مجہہ سی کہہ دو کہ مین اوسکو خلیفہ کرون تو خدا تعالی کے روبرو مجکو

امر خلافت مین حجت رہی سب نی باواز بلند کہا کہ کسو کو یزید پر فضیلت نہین

اور ہم سوا اوسکی اور کسیکو نہین چاہتی کہ خلیفہ ہووی جب امیر معاویہ نی

دیکہا کہ ساری سپاہ اسی بات پر متفق ہی کہا کہ یزید سی بیعت کرو پہلی سب سے ضحاک

اور مسلم نی بیعت کی تمہید سی پہر سب نی کہ دار الخلافت مین تہی بیعت کی بعد

اسکی یزید خلعت خلافت کا پہن کر اور شمشیر حمایل کر کر اور پیراہن خون آلوده

حضرت عثمان کا خلعت کے اوپر پہن کر دار الخلافت سی نکلکر جامع مسجد مین

آیا اور منبر پر چڑہ کر ایک خطبہ پڑہا باقی لوگ شام کی حاضر ہوئی اور بیعت

دوسری دن امیر معاویہ نی اپنی خاص لوگونکو جمع

دیگر اپنی دشمنون کو در پیش آدمی اور بوڑہون نی بہی سرسی آپکی آخری
وقت مجہسی بیعت لی ہو دی تو یہہ خلافت پختہ ہوگی اور اولاد بوتراب کی سی مجکو بہت
رنج پہونچنے لگی مناسب یہہ ہی کہ اپنی روبرو مجہہ بہی سبکی بیعت کروا دیجی اور امیر معاویہ
یہہ سنکر خاموش تہی اور کچہہ نہ کہتی ہی الغرض ایسا معلوم ہوتا ہی کہ امیر معاویہ از کردہ خود
پشیمان تہی آخر کو یزید کی بیعت سی اور اسکی خلیفہ ہونیسی بیزار رہی اور دل تنگ ہوئی
القصہ ایکدن ضحاک ابن قیس اور مسلم ابن عقبہ کہ بڑی مصاحب اور مقرب اور مخصوص
امیر معاویہ کی اور یزید کی ہین امیر معاویہ کی پاس آئی اور بکمال خیرخواہی سی عرض
کی کہ ظاہر ایسا ہی کہ آپ اس مرض سی جان بر اور اچہی ہونگی التماس یہہ ہی
کہ آپ یزید کو خلیفہ کر دیجی اور ہم یہہ چاہتی ہین کہ حکومت اور خلافت آپ ہی کی
خاندان مین رہی اور علی ابن ابی طالب کی خاندان مین نجاوی امیر معاویہ
نی کہا مین گناہون سی بہت گرانبار ہون اور مغفرت اور رحمت خدا کا امیدوار
ہون ضحاک نی اور خلایق نی امیر معاویہ کو بہت ضعیف و ناتوان پایا سب
دل تنگ ہوئی مسلم ابن عقبہ نی عرض کی کہ آنکہین اور دل رعیت کی اور بر
یزید کی لگ رہی ہین اور سب یہہ چاہتی ہین کہ آپ اپنی قید حیات مین اوسکو
بالاستقلال خلیفہ کر دیجی امیر معاویہ نی کہا آج روز چہارشنبہ ہی اور جو کام
چہارشنبہ کو کرتی ہین اتنی انجام اوسکا بڑا ہوتا ہی ہر چند کہ امیر معاویہ نی عذر کیا
[illegible] ست سی [illegible] کیا لیکن چونکہ یزید کی قسمت مین دونو جہان کا مردود
ہونا تہا اور [illegible] سست نا پایدار ہونی والی تہی ضحاک اور مسلم
[illegible] ت بر کہ آج [illegible] نہ کیا جائیگا کہ جماعت بہت لوگونکی مجمع اختلاف

اور تب یزید آیا تو دیکھا امیر معاویہ روتے ہیں اور دل تنگ ہیں مروان بھی آیا
اور کہا اے امیر عرض مرض سے جزع اور فزع کرتے ہو تم امیر نے کہا اے شقی
روتا ہوں میں یہ میرا ارادہ تھا کہ خیر اور نیکی بہت کروں میں لیکن کچھ مجھ سے
نہو سکی اور دوسرے یہ کہ مرض ایسی بد مجکو عارض ہوا ہے کہ تمام اوسکو کہولا جاوے
پس دشمن دیکھ کر ہنسین گے اور دوست رودین گے اور ڈرتا ہوں میں کہ یہ بلا اس
سبب سے نازل ہوئی ہے کہ علی ابن ابی طالب سے ناحق لڑا میں اور حق تلفی
اوسکی کی میں نے اور یزید کو محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم کی امت پر والی کیا
میں نے یہ سب کچھ یزید کی محبت اور دوستی کے سبب مجسے ہوا اگر افراط محبت
اوسکی مجھکو نہوتی تو میں صراط مستقیم پر چلتا اور اپنی توفیق اور ہدایت کو
پہچانتا اور ایسی ہی باتیں دیر تک امیر معاویہ نے کہیں اور وہاں سے کوچ کرکے
کوچ بکوچ شام میں پہونچے اور بیماری نے شدت کی تشنگی نے غلبہ کیا اور غش
بہت آنے لگا اور لحظہ بلحظہ بیقراری زیادہ ہوتی تھی اور جب ہوش میں آتے
تھے تو یہ کہتے تھے اے علی فرزند ابو طالب کے ہے کیوں میں نے تیرا خلاف کیا اور کیوں
میں تجھسے لڑا الٰہی اگر تو مجکو عذاب کرے تو میں اسی کے قابل اور لائق ہوں اور
جو تو اپنے کرم اور لطف سے مجکو بخشدے اور عفو اور مغفرت کرے میری تیری رحمت
اور لطف سے بعید اور دور نہیں ہے القصہ مفسد اور اوباش لوگ شام کے کہ یزید
سے سب متفق ہو رہے تھے گھبرائے کہ ایسا نہو کہ معاویہ اپنی زندگی میں خلیفہ
کسی اور کو کرے اور یزید پلید کو یہ باتیں سنکر اندیشہ ہوا پہر آپسمیں مشورہ
اور مصلحت کرکر یزید نے معاویہ کی ہمراہی بہیجکر عرض کی کہ اگر عنایت [illegible]

تجہہ کہتین اور ساتہہ بیعت یزید کی اقرار کیا اور سوقت انکی روبرو اسواسطی مین نی
کہا کہ جس شخص کو ان سکے طرف سی شبہہ انکار اور تکرار کا ہو دے تو وہ شبہہ
مٹ جاوی امیر معاویہ یہہ کہہ رہی تہی کہ شام کی لوگون نی سرداران میان
سی گہسی تہین اور یہہ بات کہی کہ اگر یہہ چار شخص ظاہر بیعت یزید کی سبکی
روبرو کرین تو خیر ہی اور نہین تو ہم انکی سر قلم کرتی ہین اور شوکت اور عظمت
یزید کی اسقدر ہی کہ ان چار شخصونکی بیعت کی کیا احتیاج ہی اگر حکم ہو تو انکی
گردن مارین ہم امیر معاویہ نی کہا کہ تم ساکن ہو یعنی غصہ نکرو اور زبان
میان مین کرو اور یہہ چار شخص اسدم حیران تہی کہ خداوندا یہہ کیا ماجرا ہی
اور خاموش تہی کہ اگر انکار کرتی ہین تو ناحق مارے جاتی ہین اور جو اقرار کرتی
ہین تو یہہ محض کذب اور جہوٹ ہی بلکہ کی لوگون نے انکی خاموش ہونی سے
جانا کہ پوشیدہ انہون نی بیعت قبول کی ہی بس اب ہمین تکرار نہین چاہیے سب
نی یہہ سمجہکر یزید کے بیعت قبول کی اور اوسکی ولیعہد ہونی کا اقرار کیا اور وہ
مجلس ختم ہوی بہر مکہ کی لوگون نی ان چار شخص کو ملامت کی کہ تم نی از
اول یزید کی بیعت سی انکار کیا اور پوشیدہ معاویہ کی حضور مین تم نی قبول
کی ان چار شخصون نی قسمین کہائین کہ ہم اس بات سی ہرگز واقف ہی نہین ہین
اور اوسوقت واسطی جان کے محافظت کی خاموش تہی ہم بعد اس معاملہ
کی حضرت امام حسین اپنی یارونکی ساتہہ مدینہ معظمہ کو تشریف لی گئی اور امیر معاویہ
نی شام کی طرف کوچ کیا اثنای راہ مین امیر معاویہ لقوے کی مرض مین
گرفتار ہوی اور سخت بیمار ہوی لوگ جو انکی پاس تہی واسطی عیادت اور

ابن ابی سفیان [illegible]

[illegible] امیر معاویہ [illegible] امیر معاویہ کے پاس [illegible]

خلافت میں [illegible]

امیر معاویہ نے کہا [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] امیر معاویہ [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] امیر معاویہ [illegible]

[illegible] امیر معاویہ [illegible]

[illegible] سفیان [illegible] اور [illegible]

[illegible] لوگوں کو راضی کیا

[illegible] امیر معاویہ سے کہا کہ حق بات

[illegible] اور اسکا انجام بھی آخر کو پشیمان ہوگا اور بہت

[illegible] سے تحسین کہیں اور سمجھایا کہ بری کام چھوڑ دے

[illegible] دکھلانے کیواسطے اور اون کا دل

[illegible] مدینہ میں مال بہت صرف کیا اور

شرارہ تیغ برق آثار کی خرمن عمر اعدا کو صاعقہ وار خاکسار کرنی اور آب سر چشمہ لطف او سیا
معدن رحمت و منبع شفقت کا جو ترشح کرنا غبار جرایم اور آز کو صفحہ حال گنہ گارون سے
محو فرمانا امام نجم الدین عمر نسفی رحمۃ اللہ علیہ تفسیر تیسیر مین آپکی خلق عظیم اور حلم کامل
کی احوال مین لکھتا ہی کہ ایکدن ریحان بوستان ولایت یاسمن حدیقہ ہدایت ثمرہ نخل
نبی یعنی حسین ابن علی ساتھ جماعت اشراف عرب کی اور فرقہ اہل علم و ادب کی اوپر
دسترخوان کے بیٹھی تھی کہ خادم کی ہاتھ سی کاسہ آش گرم کا اوپر سر شاہزادی کی گرا
اور ٹوٹ گیا اور وہ آش جلتی ہوئی آپکی روئی مبارک پر اور رخسارون پر گری شاہزادی
نی ازروی تعلیم و ادب کے نہ ازراہ تعذیب و غضب کی نظر نگاہ سی طرف خادم کی دیکھا
خادم نی ایت کلام اللہ کی پڑہی اور کہا الکاظمین الغیظ یعنی اللہ تعالی نی فرمایا
[illegible] یعنی وہ لوگ ہین کہ پی جاتی ہین غصہ کو شاہزادی نی فرمایا مین نی غصہ کو
پی [illegible] خادم نی کہا والعافین عن الناس یعنی بخش دیتی ہین تقصیر آدمیونکی آپنی
فرمایا [illegible] معاف کیا خادم نی بقیہ آیتہ کا پڑھا واللہ یحب المحسنین یعنی اور اللہ
دوست [illegible] احسان کرنیوالون کو آپ نی فرمایا کہ مین اپنی ملک سی تجکو آزاد کیا اور
خرچ تیری معیشت [illegible] ذمہ پر لازم رکھا قطعہ آنکہ در سرشت نیکو بود :: آدمی
[illegible] نکو روی ہست :: خوی نکو مایہ نیکوی ہست
[illegible] ہی :: نہین تو جانور سی کیا کم ہی :: صورت خوبکی
[illegible] سیرت [illegible] ولایت انتما خواجہ محمد پارسا فصل الخطاب
[illegible] مناقب [illegible] حسنونکی کہ بارہ اور رجب مین صلی اللہ علیہ
[illegible] یرید اللہ لیذہب عنکم الرجس

کی الٰہی دین کو برباد کیا حق کو ناراضی و شیطان کو بہت شاد کیا دین و دنیا کو دیا ہات سی تنگ
اوسنی کار رہرو دکیا یہ شدآ دکیا لکھا ہی کہ آپکی چودہ بیٹی اور دو بیٹیان نہین ایک بیٹے
آپکی کہ قاسم نام ہی کربلا مین اپنی چچا صاحب کے ساتھہ شہید ہوئی اور دو بیٹون سی آپکی نسل
جاری ہی ایک تو حسن مثنی اور دوسری زید شہید اور حضرت محبوب سبحانی قطب ربانی سرفتر
اولیا اوستاد عرفا خلاصۂ دودمان نبوی گل گلستان مرتضوی حامی ہر شاہ امیر دفتر محی الدین
پیران پیر دستگیر سرور دو عالم غوث اعظم معشوق صمدانی شیخ عبدالقادر جیلانی قدس سرہ
العزیز حضرت امام حسن مثنی کی اولاد سی ہین اور والدہ ماجدہ آپکی حضرت امام حسین کے
اولاد سی ہین پس حضرت غوث اعظم حسنی حسینی سید ہین اور خوارق اور کرامات اور صفات
حسنات آپکی اظہر من الشمس ہین اور اہل تحقیق اور دقیق آپکو تیرہوان امام سمجھتی ہین
اور رکھتی ہین کہ اہل بیت نبوی مین سی امام برحق تیرہ ہین ایک حضرت غوث اعظم
اور باقی دوازدہ امام صلوٰۃ اللہ علی النبی و علیہم اجمعین

تحریر چھٹا

بیچ ذکر وصف حمید امام شہید امیرکو مین حضرت حسین صلے علی النبی و علیہ السلام اور بیچ
ذکر حال یزید پلید کی علیہ ما علیہ اور بیچ ذکر حال مسلم ابن عقیل کی علیہ الرضوان
او برآئینہ دل ارباب باصفا کی اور اوپر مرات احباب باوفا کی مبین اور روشن
ہو چونکہ احوال سنجیدہ اور افعال پسندیدہ حضرت شہید کربلا حسین ابن علی مرتضی
زیادہ اس سی ہین کہ تحریر اور تقریر گنجایش رکھی سخاوت اونکی نی نامہ حاتم طائی
طی کیا اور شجاعت اونکی نی داستان رستم دستان کو منسوخ فرمایا تاریخ کی کتابون
مین لکھا ہی کہ جس وقت آتش قہر اوس شہسوار میدان کارزار کی شعلہ زن ہوتی ساتھ

اوسکی پانی سی زمین پارہ پارہ ہوگئی بعد اسکی دمبدم اب کی بیقراری اور اضطراب
زیادہ ہوتی تہی اور ٹکری جگر کی کٹ کٹ کر تہی مین نکلتی تہی اور شہید مظلوم حزین اور
مغموم امام کونین جناب حسین حضرت امام حسن کے گلی سی لگی اور موہنہ سی موہنہ ملا یا اور نہایت
جوشی و اسقدر بے اختیار روئی کہ کسی کو اوس حال کی دیکہنی کی طاقت نہ تہی فرد

بگذار تا بگریم چون ابر در بہاران — کز سنگ گریہ خیزد روز وداع یاران

فرد ہندی

جب کہ مجہسی وداع یار ہوا — درد دل سے مین بیقرار ہوا
میری گریہ کو دیکہہ کر اسدم — سنگ بہی غم سے اشکبار ہوا

فصل الخطاب مین لکہا ہی کہ امیر المومنین حسن کو چہہ بار زہر دیا کارگر نہ آیا پانچ بار
کا اور چہٹی بار کارگر آیا امام حسین نے بالین پر حاضر ہوکر پوچہا کہ ای بہائی کس
شخص نے تمکو زہر دیا ہی مجہی ارشاد کر دیجیے آپ نی فرمایا ای بہائی پدر میرا علی مرتضی
جنگل خوار و غیب جو نہ تہا اور مادر میری فاطمہ جنگل خوار و غیب جو نہ تہی اور نانا میرا
محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم جنگل خوار و غیب جو نہ تہا اور نانی میری جنگل خور
اور غیب جو نہ تہی اہل بیت نبوی سے جنگل خوری اور غیب جوئی نہین ہوئی ہی فرد

رنجیم و غم عشق تو در سینہ نہفتیم — با ہیچکس احوال دل خویش نگفتیم

فرد ہندی

عشق کی دزد ارسی نت جسے سدا مین گر رہا — حال دل اپنا مگر مین نے نہین ہرگز کہا
سینہ بی کینہ درد و غم سی ہی معمور ہر — دل ہی دلمین جسکی جسکی درد سے مینی سہا

ای بہائی وہ شخص کہ گمان میرا اوسکی طرف ہی اگر فی الامر واقع وہی وہ ہی پس شدت
عذاب و عتاب خدا تعالی کی کہ منتقم حقیقی ہی سب عذابون سے سخت تر ہی اور اگر فی الواقع وہ

ہین کہ وہ حق میرا ہی تہ اوسکا پس مصلحت امت پر مین نے نظر کی اور کشت و خون
سی اونکو بچایا کہ اپنا حق معاویہ کو بخشا اور حالانکہ تم نی مجہ سے بیعت کی تہی اور
عہد کیا تہا کہ جس سی میری صلح ہوگی تم بہی اوسسی صلح کروگی اور جس سی
مین لڑونگا اوسسی تم لڑوگی اب مین نی امر خلافت کا معاویہ کو دیا اور اوسسی صلح
کی اور جنگ موقوف کی تمہاری صلاح اور بقا کے واسطی اور تمہاری محافظت جانکی
واسطی امیر معاویہ یہہ خطبہ پڑہ کر بہت شرمندہ ہوئی اور معجزہ انحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم کا ظاہر ہوا کہ فرمایا تہا حسن کی حق مین کہ یہہ بیٹا میرا سید ہی اور صلح
کروادیگا حق تعالی سبب اوسکی درمیان دو فرقون بڑون کی مسلمانون مین سے
اور فرمایا تہا انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ خلافت بعد میری تیس برس رہیگی
اور پیچہی اوسکی سلطنت اور امرائی ہوگی جب حضرت مرتضی علی کا انتقال
ہوا تہا انتیس برس مین چہہ مہینی کم تہی جب چہہ مہینی حضرت امام حسن نے
خلافت کی تیس برس پورے ہوئی کہ اس مین متصل خلافت برحق رہی [illegible]
اسکی پیچہے تہی اکثر خلیفہ نام کی خلیفہ رہی نفسانیت اور طمع جاہ و مال اور
عہد شکنی اور ظلم اور جور و جفا اونکا پیشہ رہا بعد اس صلح کی معاویہ ابن ابی سفیان
شام مین گئی اور حضرت امام حسن مدینہ معظمہ مین رونق افزا ہوئے اور اقامت
اور رہنا مدینہ مین مقرر کیا اور ملک کی آمدنی مین سے بہ معرفت امیر معاویہ
کی کفاف اور خرچ رکاب فیض مآب کا مقرر ہوگیا اور امیر معاویہ کی سرکار سے
سال بسال پہونچتا تہا **فصل** جاننا چاہیے کہ حضرت امام حسن کی نکاح مین ایک
عورت تہی کہ اوسکا نام جعدہ بنت اشعث سی بڑی بدبخت تہی کہ امیر معاویہ کا بہکانا ہی اوس

اوسکی مرنے کی بعد مسلمان اہل علم مشورہ کر کر جس کو مناسب جانین اور لائق خلافت
کی سمجھین خلیفہ کرین اور اس شرط پر کہ امن مین رہین لوگ شام مین اور عراق
مین اور حجاز مین اور امن مین رہین دوست اور یار علی کے اپنی جان سی اور مال
سی اور زن و فرزند سی جہان کہین کہ ہووین اور اوپر معاویہ کے واجب ہی ان
باتون پر عمل کرنا اور یہہ اوسکا عہد و پیمان سے ہی اور حسن اور حسین اور
کوی اہل بیت اونسے اوس سی ظاہر اور پوشیدہ دشمنی اور کینہ نرکھی گا
ان شرطون کے بجا لانی پر اور گواہ ہوا فلان فلان وکفی باللہ شہیدا جب
کہ صلح نامہ امیر معاویہ کے پاس بہیجا وہان سے کوچ کر کر کوفہ مین وارد
ہوی اور حضرت بہی مداین سے کوفہ مین تشریف لائی امیر معاویہ نی چاہا کہ
حضرت امام حسن میری مجلس مین آوین اور میری بیعت کرین تا سب کو
معلوم ہو کہ خلافت مجکو ہوی حضرت امام حسن بحسب طلب امیر معاویہ کی تشریف لائی
اور امیر معاویہ سی بیعت کی پہر التماس کیا معاویہ نی حضرت امام ہمام سی تو خطبہ پڑہین
اور سب لوگون پر اچہی طرح سی بیان کرین کہ مین نی امر خلافت کا معاویہ کی سپرد
کیا پس حضرت امام علی محمد و علیہ السلام نی منبر پر چہڑ کر خطبہ نہایت کمال فصاحت
اور بلاغت کی پڑہا بعد حمد و صلوۃ کی کلمات نصیحت و ہدایت کی زبان فیض
ترجمان سی ادا کئی اور فرمایا ای امت محمد کی صلی اللہ علیہ وسلم حق تعالی
میری نانا کے سبب تمکو گمراہی اور جہالت سی نکالا اور پہلی تم ذلیل اور خوار
تہی میری نانا کی سبب تمکو عزیز کیا اور امتیاز دیا اور بعد قلت کی تمکو کثیر کیا
اور تحقیق ہی یہہ بات کہ معاویہ نی مخالفت کی مجہسی اور جہگڑا کیا امر خلافت

ہیں پس بھیجا معاویہ نے عبدالرحمن بن سمرہ اور عبدالرحمن بن عامر کو بیچ خدمت امام
انام کے واسطے پہونچانے پیغام کے کہ اوس میں اشارہ اور ایما صلح کا تہا حضرت امام حسن
نے پہلے اپنے یاروں سے فرمایا تہا کہ میرے دلمیں کسیکے طرف سے کینہ نہیں ہے اور
میں یہہ چاہتا ہوں کہ مسلمانوں میں خون ریزی نہو اگرچہ خلافت کا امر معاویہ کے
طرف جاوے بلکہ یہہ بات سنکر اکثر لوگ آپ سے بیزار ہوئے تہے اور بعضی لوگوں نے آپ
سے انکار میں سے کہ بد اعتقاد اور مایہ فساد تہے آپکی جناب کرامت مآب میں بے ادبیاں
کیں اور اذیتیں دیں تہیں القصہ حضرت امام نے اون دو شخصوں سے صلح کی کتنی شرطیں
کیں اور اون دونوں نے قبول کیں اور کہا ہم ضامن ہیں اور ہمارا ذمہ ہے کہ یہہ باتیں
سب معاویہ قبول کریگا اور اون پر عمل فرماویگا بعد اوسکے وہ دو شخص امیر معاویہ
کے پاس آئے اور شرطیں صلح کی بیان کیں امیر معاویہ نے ایک اقرار نامہ اپنی طرف
سے لکھدیا اور جو کہ حضرت امام حسن نے فرمایا تہا قبول کیا اور شام کے سرداروں کی
مہر کروا کر اوس خط پر امام حسن کے خدمت میں ابن عامر کے ہاتھ بہیجا اور امر خلافت
کا اپنی طرف چاہا اور صلح نامہ حضرت امام حسن سے طلب کیا امام نے کہ وارث نبوت
تہے اور خلافت ظاہری سے کچھہ غرض اور مطلب نہیں رکہتے تہے صلح نامہ لکھہ
کر امیر معاویہ کے پاس بہیجدیا مضمون صلح نامہ کا یہہ ہے کہ صلح کی حسن ابن
علی نے معاویہ ابن ابی سفیان سے اور خلافت دی اوسے اس شرط پر کہ معاویہ
عمل کرے بیچ خلق اللہ کے ساتہہ کتاب اللہ کی اور سنت رسول اللہ کی صلی اللہ
علیہ وسلم اور سیرت پہلے خلیفوں کی کہ ہدایت کرنیوالے تہے اور ہدایت کیے گئے
[illegible] معاویہ [illegible] یہہ بات کہ کسی کو اپنا ولی عہد کرے بلکہ اوسکے

ہا ہی آپ نی اپنی پاس سی اوسکو بہیج دی روایت ہی کہ ایک شخص آپکی خدمتمین آیا
اور حال اپنی فقر فاقہ کا بیان کیا اور کہا کہ مین پہلی مالدار تہا اور اب محتاج ہون آپ
فرمایا تیری لائق دینی کو میری پاس نہین ہی اگر قدر قلیل پر قناعت کری تو مین
یہہ جو دون اوسنی کہا کہ ای فرزند دختر رسول اللہ کی صلی اللہ علیہ وسلم اگر تو جس
قدر کہ دیگا مین شکر کرون گا اور جو نہ دیگا مین عذر کرون گا آپنی پچاس ہزار درم
اور سو دینار اوسکو بہیجی اور بہت سا عذر کیا الغرض صفات کمالی اور کرامات عالی
آپ کی خارج از حد بیان ہین شعر اگر عمری بیارایم سخن را نشاید نظم من نعت حسن را
فرزند ہندی تمام عمر جو آراستہ کرون مین سخن تو بہی ہو سکی مجہہ سی بیان
نعت حسن روایت ہی کہ بعد وصال شیر ذی الجلال کی سب اصحاب و احباب نی
حضرت امام حسن کو مسند خلافت پر بیٹہایا اور آپ کی ہات پر بیعت کی جب یہہ خبر معاویہ ابن سفیان
کو پہونچی ضحاک بن قیس کو شام مین اپنا نایب کر کر اور وہان چہوڑ کر آپ ساتہہ ساتہہ ہزار مرد
سپاہ کی کوفہ کی طرف واسطی عمل کرنیکی اور تحت مین لانی ملکون عراق اور عرب کی متوجہہ
ہوئی اور امیر المومنین ریحان نبی دل و جان علی برگزیدہ خدا حسن مجتبی یہہ سن کر ساتہہ
چالیس ہزار جوانون کی کوفہ سی برآمد ہوئی کوچ کرتی ہوئے قریب مداین کی پہونچی اور وہان کئی
مقام کئی اثناء راہ مین یہہ اتفاق ہوا کہ جراح بن قبیصہ نی کہ شخص خارجی ہی چہپ کر
آپکی ران مین خنجر مارا اور جراحون نی زخم کا علاج کیا حق تعالی نی شفا بخشی روایت
ہی کہ جب حضرت امام برحق خبر مطابق کی لشکر ظفر پیکر کی خبر مفصل معاویہ اور عمر عاص
کو پہونچی عمر عاص نی معاویہ سی کہا متوجہ ہوا ہی تیری طرف حسن ابن علی ساتہہ
فوجون کی کہ پہاڑ دریا کی مانند ہین بیٹہہ بہرنی والی نہین مین مرنیوالی اور مارنی

وہ اوسی طرح کہ جسم آپ کا تابوت طہارت کو غایب ہوگیا عراق کی لوگ کہتی ہین کہ وہ
تابوت آسمان کو ابر مین چلا گیا اور بعضی کہتی ہین کہ پہاڑون مین چہپ گیا اور عمر
شریف آپکی ترسیٹھہ برس کی تہی اور ہجرت کا برس چالیسوان تہا کہ آپ کا وصال
ہوا بعد آپ کی انتقال کی ابن ملجم ملعون کو قتل کیا اور حضرت علی کی دوستون اور
مخلصون نی نور سی مین اوسکو رکہہ کر پہونک دیا اور خلافت حضرت شاہ عالی جاہ
نی چار برس اور نو مہینی کی فایدہ جانا چاہیی کہ نکاح حضرت علی خدا کی ولی
نی نوکیی تہی جب تک حضرت بتول عذرا فاطمہ زہرا قید حیات مین رہین کوئی نکاح اور
نہین کیا اور بعد اونکی آٹہہ نکاح کا اتفاق پڑا اور بیٹی آپ کی پندرہ ہین امام حسن
امام حسین محسن حضرت فاطمہ سی اور عثمان عباس جعفر عبد اللہ ابو بکر کہ یہہ پانچون
کربلا مین ہمراہ رکاب جناب شہادت مآب حسین ابن ابی تراب کی شہید ہوئے
ہین اور بعضی روایتون سی ثابت ہوتا ہی کہ چہہ فرزند حضرت مرتضی علی کی کربلا
مین شہید ہوئی سوای حضرت امام حسین کے اور یحیی عون محمد اکبر محمد اوسط محمد اصغر محمد حنیفہ
عمر اور نسل آپکی پانچ بیٹون سی جاری ہی امام حسن اور امام حسین محمد حنیفہ عباس عمر اور بیٹیان آپ کے
ستر ہین زینب اور کلثوم حضرت فاطمہ زہرا سی اور باقی اور بی بیون سی ہین واللہ اعلم فصل
جاننا چاہیی کہ نور دیدہ نبی فرزند پسندیدہ علی محبوب عالم سرور [illegible] حضرت امام حسن سلام اللہ
علی النبی وعلیہ سید حکیم علیم زاہد و عابد صاحب وقار وحشمت جواد خلیق عارف صاحب کرامت
تہی روایت ہی کہ کہا امام حسن نی حیا آتی ہی مجکو کہ مین خدا سی ملاقات کرون اور مین نی
پا پیادہ حج خانہ کعبہ کا نکیا ہو پہر آپ نی پا پیادہ سفر کر کر پچیس حج کیی اور گہوڑی کوتل
آگی آگی چلتے تہے روایت ہی کہ آپ نی ایکشخص کو سنا کہ خدا تعالی سی دس ہزار درم مانگتا

سم ہی ب لکمبہ کی و تسبیب بہاگ کر اپنی گہر مین جا چہپا بنی ہیہ مین سی ایک معرو تہا کہ اوسنی جاکر شبیب
وقتل کیا اور دوزخ کو بہیجا اور ابن ملجم کو لوگون نی گہیر کر پکڑ لیا اور تیرو ا رجہنم لے اور اوس ملعون کو
حضرت قتیل تیغ جفا شہید عشق خدا بازوی محمد مصطفی علی ولی مرتضی سلام الله محمد وعلیه کی
روبرو لی آئی آپنی اوسکو دیکہہ کر فرمایا کہ جسوقت مین وفات پاؤن اسکو قتل کیجو اور جو مین بچا
تو پہر جیسی میری سمجہہ مین آویگا ویسی کرونگا مگر جو مین کہاؤن ویسا اسکو کہلانا پلانا
اور کچہہ اذیت نہ دینا دونون شاہزادی نالان و گریان بیقرار او زار و زار رونی لگی اور اپنی
پدر بزرگوار کی تلوؤن سی آنکہین ملتی تہی اور بی اختیار روتی تہی اور شہر کوفہ مین واویلا
اور وا مصیبتاہ کا شور تہا رباعی افغان کہ راحت دل و آرام جان برفت شاہ زمان
وقدوہ خلق جہان برفت غم شد محیط مرکز دلہا زہر طرف کان مرکز محیط کرم
از میان برفت رباعی ہندی افسوس راحت دل و آرام جان گیا :
شاہ زمان وقدوہ اہل جہان گیا : غم کا فلک یہہ مرکز دل پر ہوا محیط : وہ آفتاب
شرف آہی کہان گیا : بعد اسکی آپ کو دولتخانہ مین لائی آپ نی اپنی اہل و
عیال کو جمع کر کر نصیحتین اور وصیتین فرمائین اور پہر کلمہ لا الہ الا اللہ پڑہنا شروع
کیا اور سوا اسکی ہیچ کچہہ کلام نہین فرمایا یہان تلک کہ اس جہان بی بنیان سے
روضہ رضوان کو خرامان ہوئے اور سترہوین تاریخ رمضان کی آخر شب زخمی ہوئی تہی اور
بیسوین تاریخ اتوار کی دن رات کی وقت وفات پائی اور رات ہی کو دفن کئی گئے
اور قبر انکی بی نشان رکہی اور ہموار کر دی تا خارجی لوگ کچہہ بی ادبی نکرین اور بہت صحیح روایت
یہہ ہی کہ آپکا مزار نجف اشرف مین ہی اور ایک روایت یہہ ہی کہ حضرت امام حسن آپ
کی تابوت کو مدینہ کو لیگئی اور ایک روایت یہہ ہی کہ لیجاتی تہی مدینہ کو کہ رات کی وقت

حال میں تسیں کی آج عجب حالت شوق و ذوق غالب تھی بڑی تابی تھی اور اضطرابی
عاشقانہ دم بدم شوق و ذوق تھی کبھی صحن خانہ میں آتی تھی اور کبھی اندر جاتی تھی اور
بار بار نظر طرف آسمان کی کرتے تھی اور زبان کرامت بیان فرماتی تھی کہ قسم خدا
کی نہیں جھوٹا میں نہیں جھوٹا میں یہ وہی رات ہی کہ جس کا وعدہ حق تعالی
نے وعدہ کیا ہی اور کہا حضرت امام حسن سے کہ بیٹا میں نے آج کی رات سید الورا
پیغمبر خدا کو صلی اللہ علیہ وسلم دیکھا اور کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ
کی امت کی ہاتھوں سے مجکو کسقدر تکلیفیں درشتیں پہونچی میں فرمایا کہ تو ان پر
بد دعا کر میں نے بد دعا کی کہ خدایا مجکو ان سے بہتر ہون اونکی صحبت نصیب کر
اور … سے بہتر ہون اور صلوات بر قایم کر بعد اسکی عالیجناب شاہ بو تراب نے خاتم
… … اور احتیاط کی فرزند دلبند کا قصد مسجد کا کیا
بیت … دل بر داشتیم صحبت … را بگذاشتیم
… صحبت سے … میں تو میری جان ہم تو جاتے ہیں
… کی طرف تیغ کر کر ملی جلدی … اور بعضی لوگ لگی اونکو
… اور کچھ مت کہو کہ یہ مجھ پر نوحہ کرتی ہیں اور روتی ہیں
… خانہ سے قریب صبح کی اندھیری میں برآمد ہوئی
… والصلاۃ جون مسجد کی دروازہ میں داخل
… در دروازہ بر پڑے کہ دوسری تھی
… باغ ایک کانٹا اور آپ نے
… مراد کو پہونچا میں قسم ہی

بنده خدا کی راحت اور آرام پاوین ایک ایک شخص نے ایک ایک کے قتل کا ذمه کیا ابن ملجم
نے علی مرتضی کا اور برگ نے معاویه کا اور عمر نے عمر عاص کا اور یهه بات آپسمین ٹهرائی که
سترهوین تاریخ رمضان کی رات کی وقت چاهیئے که تینون سے یهه تینون کام بن آوین
برگ دمشق کو گیا که وهان امیر معاویه کا مقام تها اور عمر مصر کو روانه هوا که وهان عمر عاص
کا مکان تها اور ابن ملجم کوفه کو آیا که وهان شیر الهی ولایت پناهی تشریف رکهتی تهی ابن ملجم
جونهین کوفه مین داخل هوا نظر اوسکی ایک عورت صاحب جمال پر پڑی دل اوسکا
فریفته اور جان اوسکی شیفته هوئی ابن ملجم نے اوس سے پیغام نکاح کا کیا عورت نے کها که
مهر میرا تین هزار درم اور ایک غلام اور ایک لونڈی اور قتل کرنا علی کا هے اوسنے
سب قبول کیا اور کها که مین اسی کام کی واسطے کوفه مین آیا هون عورت نے کها که
مین تیری ساتهه ایک مددگار کر دیتی هون شبیب ابن بجره اشجعی کو که خارجی هے اوسکی
متفق کر دیا اور نام اوس عورت کا قطام هے قوم خوارج مین سے هے اور رشته دار اوسکا
نهروان کی لڑائی مین جهنم واصل هوا تها که حضرت علی کی فوج نے اوسے مارا تها
الغرض سترهوین تاریخ رمضان کی برگ نے دمشق مین امیر معاویه کو زخمی کیا امیر
معاویه نے چند روز مین شفا پائی اور برگ کو بهت زبون حال کر کر اور اذیت دیکر
مروا ڈالا اور عمر نے مصر مین خارجه عامری کو عمر عاص کی شبه مین مروا ڈالا اوس
رات عمر عاص کی پیٹ مین درد تها خارجه کو اپنی طرف سے مسجد مین بهیجا تها که
امامت کرے سجده مین ده تها که عمر تمیمی نے ساتهه ایک ضرب شمشیر کی کام اوسکا ادا
کیا پهر تمیمی پکڑا گیا اور مارا گیا اور کوفه مین ماجرا یهه هوا که سترهوین تاریخ
رمضان کی رات کو حضرت ولایت منقبت نور الهدی بدر الدجی صاحب لوا

عمر اگر قضا پاتی ایسی فیصل اور حل لیتی ہین کہ کسی کی عقل مین نہ آتی تہی
اونکو شکر گہبراتی تہی ناصر اور معین اور مددگار حضرت ابوبکر کی اور حضرت
عثمان کی حضرت علی تہی حضرت سید الابرار کی وصی اور جناب کردگار
کی ولی ہی روایت ابن عباس سی کہ نہین نازل ہوئین اسقدر آتین کسی کی شان
مین کلام اللہ مین کہ جسقدر علی کی شان مین نازل ہوئین ہین کہا ابن عباس
نی کہ تین سو آیت علی کے شان مین فرمایا حضرت علی نی جو آیت کلام اللہ کی ہی
مین جانتا ہون کہ کب نازل ہوئی اور کس مقدمہ مین اور کس مقام مین اور کس
کی شان مین نازل ہوئی حق تعالی نی مجکو دل عقل کا بہرا ہوا اور زبان فصاحت
بگو یا عطا فرمائی ہی روایت ہی کہ ابن ملجم کہ حضرت علی کی لشکر ظفر پیکر مین رہتا تہا
ایک سفر مین اوسکا گہوڑا گم ہوگیا آپکی خدمت مین آکر گہوڑا طلب کیا آپ نی اوسکو
دیکہہ کر فرمایا کہ مجکو اسکی ساتہہ ارادہ عطا ہی اور اسی کی ہات سی میری قضا ہے
فائدہ جاننا چاہیئی کہ اسد الجبار حیدر کرار عنقریب زمانہ وفات کی ایک رات حضرت
امام حسن کے گہر اور ایک رات حضرت امام حسین کے گہر اور ایکرات حضرت عبد اللہ
ابن جعفر کی گہر کہ آپکی بہتیجی تہی روزہ افطار کیا کرتی تہی اور تین لقمون سے زیادہ
تناول نکرتی تہی اور فرمایا کرتی تہی کہ دوست رکہتا ہون مین یہہ کہ خدا سی ملاقات
کرون حال آنکہ پیٹ میرا خالی ہو طعام سی اور سبب آپکی وفات کا یہہ ہی کہ عبد الرحمن
ابن ملجم اور برک تمیمی اور عمر تمیمی کہ یہہ تینون خارجی تہی مکہ مبارکہ مین ایک جا جمع
ہوئی اور مشورت اور مصلحت کی آپس مین کہ تین شخصون کو قتل کیا جاہیئی علی
کو اور معاویہ کو اور عمر عاص کو تو ہماری دل بہی خوش ہو وین اور بندہ

شامیون مین قریب پانسو کی قرآن شریف نیزون اور بہالون کی سرون پر بلند ہوا
دی اپنی فوج مین اور سردار قوم شام کی ساتہ کمال عاجزی کی آئی فوج حضرت علی
کی ادہر سی ہوکر باواز بلند کہا کہ ای قوم عرب کی خدا سی ڈرو اور اپنی زن و فرزند پر رحم کرو اور
اپنی جان اور اپنی بہائی بندون پر ترس کہاؤ اور سوچو کہ اگر تم سب مارے جاؤگی تو پہر فوج روم اور فارس کی ہمارے
سب تمہاری زن و فرزند کو پکڑ کر لیجاویگی اور اسیر اور دستگیر کرینگی اور یہہ بات اور یہہ کہ تم مین
اور ہم مین قرآن درمیان مین ہی اور یہان تک غور کرکی سپاہ لشکر معاویہ کی فوج کا قرآن شریف
سر پر رکہہ کر جتنی دونون فوجون کی ایک گہوری پر سوار ہوکر آگی ہوا اور کہا یہہ کتاب خدا کی ہم
مین تم مین حاکم ہی اور ہماری تمہاری درمیان مین ہی حضرت شاہ ولایت پناہ کا دم چند
فرماتی تہی اپنی فوج کی لوگون سی کہ یہہ مکر اور فریب ہی اور یہہ اپنی جان بچانی کی لیے
حیلہ کرتی ہین واللہ قرآن کریم اور فرقان عظیم سی کچھ غرض نہین لوگ کہ لڑائیون سی بے
رنگ آگئی تہی اور اکثر معاویہ کی مفسد فتنی مال و شوکت کا دکہلا گئی تہی اور اکثر اس حیلہ سی ہی
فریب کہا گئی تہی صلح پر راضی ہوگئی اور خواہ مخواہ صلح کروا دی اور آخر کو ایسا ہی ہوا
کہ جو حضرت شاہ دل آگاہ نی فرمایا تہا کہ منافقانی عہد و پیمان پر قایم نرہی اور رہوا
بعد اوسکی جو کچہہ کہ ہوا بس گئی امیر معاویہ طرف شام کی اور حضرت ولایت مآب طرف کوفہ
کی اور آپ نی کوفہ مین رہنا اختیار کیا پہر خوارج نی یعنی خارجیون کی قوم نی خروج کیا
حضرت حیدر کرار قاتل الشرار نی نہروان پر جاکر انکی فوج سی مقابلہ کیا جنگ عظیم
در پیش آئی حضرت شاہ ولایت پناہ نی پہر فتح پائی اور سردار اوس قوم کا مارا گیا
کہ وہ پستان دراز رکہتا تہا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی اوسکی خبر دی تہی کہ علی
سی لڑیگا اور مغلوب اور مقتول ہوگا فایدہ جاننا چاہیے کہ احوال ان لڑائیون

رات مین حضرت شجاعت مآب کرامت انتساب صاحب ذوالفقار حیدر کرار نی پانسو
تیتیس دلاورون کو اپنی ہات سی قتل کیا تہا اور ایک یہہ روایت ہی کہ زیادہ نوسو
سی قتل کئی تہی آخر کو صبح ہوئی اور آفتاب بلند ہوا اور نوبت قتال اور جنگ موقوف
ہوئی موافق ایک روایت کی لیلۃ الہریر مین تین تیس ہزار آدمی طرفین کی کام آئی
اور موافق دوسری روایت کی دو ہزار اور اکہتر آدمی سپاہ ظفر پناہ شاہ عالی جاہ
کی اور ساتہہ ہزار آدمی طرف ثانی کی قتل ہوئی اور ان سب لڑائیون مین کل آدمی
حضرت شاہ جلادت دستگاہ کی طرف کی قریب اسی ہزار کی اور طرف ثانی کی فوج
سی ایک لاکہہ اور قریب بیس ہزار کی قتل ہوئی اور ماری گئی الغرض لیلۃ الہریر
کی صبح کو یعنی جب کہ وہ رات تمام ہوچکی معاویہ ابن ابی سفیان نی خط ایسا کہ جس
مین کمال عاجزی اور منت داری لکہی تہی بیچ خدمت سراپا جرأت امام المسلمین
امیر المومنین کی بہیجا اور صلح اور معاف کرنا چاہا حضرت شاہ نی در جواب وسکی باتین
سخت اور درشت لکہین اور دستان مردم طرفین کی کشتون کی لاشین اوٹہانی
مین اور دفن کرنی مین مشغول رہی اور حضرت علی شیر کبریا نی اپنی لشکر ظفر
پیکر مین حکم دیا کہ کل کی لڑائی کیواسطی اسباب اور آلات حرب و جنگ کی تیار کرو
کہ کل پہر جنگ اور پاس تمام خدنگ و ترکش ہی معاویہ ابن ابی سفیان کی فوج
مین خوف و ہراس کمال تہی اور امیر معاویہ یہہ حکم امیر کبیر روشن ضمیر کا سنکر
مانند بید کی لرزان اور بہت حیران اور پریشان تہا کہ عمر عاص کو بلا کر کہا کہ کچہہ
حیلہ کیا چاہئی تو شاہ مردان شیر یزدان کی ہات سی مخلصی ہو اور جان بچی عمرو
عاص نی یہہ تدبیر کی کہ لڑائی کیدن جسوقت صفین طرفین کی فوج کی بمقابل

آجکی دن استقامت اور صبر کیا چاہیی توکل کو ہم فخر کرتی کی عمر عاص نی کہا کہ سچ کہتی ہین لیکن
آج موت برحق ہی اور زندگی باطل اگر ایک حملہ ایسا ہی حیدر کرار شیر پروردگار نی اور کیا تو ہر ہم
مین سی ایک بہی باقی نرہی گا اور اوسدن مالک اشتر نی بہت دلاورون اور پہلوانون کو بی
سر پا کیا اور بہت لوگ سپاہ نصرت کی بہی کلگونہ شہادت سی سرخرو ہو کر عروس دار
دار القرار کی راہی ہوئی بعد اوسکی بہر دو لشکر مانند دریای اخضر کی موج مارنی لگی اور
فیل و کوہ فولاد کی ایک نی دوسری پر حملہ کیا اور آوازہ نقارہ رعد مثال سی اِنَّ
زلزلۃ الساعۃ لشیٔ عظیم کا مضمون روشن ہو گیا اور حقیقت تکاد
السموات یتفطرن کی دلون پر کہل گئی اور گرد و غبار سیاہ سی درمیان آسمان و زمین
کی سیاہی چہا گئی سردار اسلام کی مقابل مخالفون کی تکبیر کہتی ہوی ہیج بناہ نصر
من اللہ و فتح قریب کی کوشش مین آئی اور آتش حرب کی نہایت تیز اور گرم ہوے
حال جنگ کا یہان تک پہونچا کہ سوار پیادہ ہوئی اور زانو زمین پر ٹیک کر خنجرون سی اور
تیر وارون سی لڑتی اور تیر وارون خنجر زمرد پیکر خون دلاورون سی سنگرف خون ہوئی
اور سپاہی غبار مین کسی کو نہ پہچانتا تہا اور اوسدن نماز نمازیونکی فقط اشارون سی ہوئی
یہان تک کہ آفتاب غروب ہو گیا لیکن جنگ قایم رہی اور علم گر گئی اور نیزی اور تیر دارین
ٹوٹ گئین دلاور اور بہادر باہم دست و گریبان تہی اور خنجر اور تیغ افشان تہی روایت
ہی کہ بوڑہی بوڑہی لوگ ملک شام کی بیچ لیلۃ الہریر کے بیچ اثنای دار و گیر کی یعنی
بوقت کشت و خون کی روتی تہی اور چلاتی تہی اور کہتی تہی خدا کی واسطی لڑائی موقوف
کرو اور خدا سی ڈرو کہ تمہارے مردون مین بچہ تہوڑی سی باقی رہی ہین رحم کرو اور تمہارے
زنون اور فرزندون پر بخشش فرماو کوئی نہ سنتا تہا کہ یہہ کیا بکتی ہین اوس رات

اور طلحہ اور زبیر سی اور عذر درمیان مین لای اور کہا کہ عثمان کی قاتل میری پاس
نہین ہین اگر مجکو معلوم ہوتی تو مین خود اون سی امیر المومنین کا قصاص لیتا
القصہ شبہ حضرت علی کی طرف سی کہ دلون مین تہا بالکل رفع ہوا اور جنتیون کے
جنتیون سی لڑای ہوی اسواسطی کہ حضرت عائشہ کی طرف بہی وہ اصحاب تہی
کہ جنکی واسطی پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نی خبرین دین ہین کہ بہشت اون لوگون
پر واجب ہی اور ایسی ہی حضرت مرتضی علی کیطرف تہی کہ اونکو بشارتین
بہشت کی دین ہین آخر الامر دونون فرقون مین جنگ عظیم ہوئے آخر کی لڑای
مین کہ جسکو جنگ جمل کہتی ہین عائشہ صدیقہ جمل پر یعنی اونٹ پر کجاوہ مین سوار
تہین اور گرد اونکی شیران کارزار اور دلیران شیر شکار حاضر تہی اور آتش
جدال وقتال کی شعلہ زن تہی غازی ان دونون طرف کی داد شجاعت کی دی
رہی تہی یہانتک دونون گروہ نی ہیچ مردی اور مردانگی کی کشش اور
کوشش کی کہ زبان قلم کی اوسحال کی لکہنی سی زخمی ہوتی ہی اور شگاف کہاتی ہی
اور مالک اشتر نی کہ سپہ سالار فوج حیدر کرار قاتل کفار کا ہی نہایت کی مرتبہ مین
جرات اور دلاوری کی آخر کو حضرت عائشہ کی اونٹ کی پاون کٹ گئی اور اونٹ گرا
حضرت علی نی محمد ابن ابی بکر کو عائشہ صدیقہ کی اونٹ کی پاس بہیجا تا اپنی بہن
کی حفاظت کری اور بی پردگی ام المومنین کی نہو بعد فتحیاب ہونی جناب ولایت
مآب کی یہہ ہوا کہ حضرت علی نی حضرت عائشہ صدیقہ کو باعزاز و اکرام تمام مدینہ
منورہ کو بہجوا دیا تا اپنی مکان مین بعزت وحرمت رونق افزا رہی روایت ہی
کہ جنگ جمل مین ستر ہزار آدمی حضرت عائشہ کی طرف کی اور تیس ہزار آدمی حضرت

نکل گئی اور بہاگ گئی خدا جانی کہان گئی روایت ہی کہ مروان اپنی پسر کو ساتہہ لیکر اس
ہنگامہ مین نکل گیا اور بہاگ گیا الغرض وفات حضرت عثمان کی جمعہ کے دن اٹھارہوین
تاریخ ذی الحجہ کی یا چوبیسوین تاریخ ہوئی اور اکثر روایتون سی یہہ ثابت ہوتا ہی کہ ایام
تشریق کی بیچمین وفات ہوئی ہی کہ گیارہوین بارہوین ترہوین ہے واللہ اعلم بالصواب اور
برس ہجرت کی تہی پینتیس اور عمر انکی تہی اسی اور دو برس کی یعنی بیاسی برس کی اور جنہر
کو کب مین کہ بقیع مین زمین کا نام ہی دفن کئی گئی اور بارہ برس بارہ دن کم خلافت
کی ہی پس [illegible] پہر دوسری دن حضرت عثمان کی وفات سی سب اصحاب نی متفق
ہو کر حضرت علی کو خلیفہ کیا اور سب سے پہلے حضرت شاہ محبوب اللہ سی بیعت کی لیکن بعضی اصحاب
کو یہہ شبہ اور دغدغہ دلمین رہا کہ حضرت عثمان کو حضرت علی نی قتل کروایا ہی اور عثمان کی
قاتلون کو علی نے چہپایا ہی پس حضرت طلحہ اور حضرت زبیر مکہ کی طرف گئی اور حضرت عائشہ
صدیقہ کہ حج کیواسطی گئین ہوئین تہین اون سی ملی اور قصہ حضرت عثمان کی قتل ہونی کا
اور حضرت علی کی خلیفہ ہونی کا سب کہا اور تہمت قتل عثمان کی حضرت علی پر کی اور حضرت
عائشہ کو اوپر مخالفت حضرت علی کے برانگیختہ کیا اور سب طرفون سی لوگون کو بلایا
اور جمع کیا اور لشکر کشی کر کر بصرہ کو آئی اور مشہور کیا کہ ام المؤمنین عائشہ صدیقہ
پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی بی بی علی سی قصاص عثمان کا چاہتی ہین اور عثمان
کی قاتل کہ علی نی چہپا رکہی ہین اونہون کو طلب کرتی ہین اور مانگتی ہین چونکہ علی
قاتلون کو نہین دیتا اسواسطی لڑائی ٹہری ہی تو امر حق ظاہر ہو دی پس جب کہ
یہہ خبر حضرت علی کو پہونچی اپنی رفیقون اور دوستون اور خادمون کو ہمراہ رکہکا
کی لئی ہوئی عراق کی طرف روانہ ہوئی البصرہ کی پاس بلاغات کی حضرت عائشہ

یا تمنیہ دغا اور تیغ جفا سی قطرہ آپ کے لہو کی قران شریف کی اس آیت پر پڑی فسیکفیکھم
اللہ وہو السمیع العلیم معنی ایسکی یہہ ہین کہ پس قریب ہی کہ کفایت کریگا اور عوض
لیویگا تیرا اللہ اون لوگون سے اور وہ یعنی اللہ سننے والا ہی اور جاننے والا ہی
پہر محمد اور وہ دونو قاتل بہاگ کر دیوارون پری اوتر گئی بی بی حضرت عثمان کی کہ اونکی
پاس تہی کوٹہی پر چڑہ کر چلائی کہ امیر المومنین قتل کیا گیا اور شہید ہوا پس داخل
ہوئی گہر مین لوگ پس پایا اونکو ذبح کیا گیا اور وہ جماعت بدذاتون اور شیاطین کے
متفرق تہا اور تتر بتر ہو گئی اور پہونچی یہہ خبر حضرت علی اور طلحہ اور زبیر اور سعد کو یہہ سب اور مدینہ
کی لوگ ملکر حضرت عثمان کے گہر آئی اور اونکو دیکہہ کر کہا انا للہ وانا الیہ راجعون اور روئی اور
غافلین سب کی گم ہو گئین کہ یہہ کیا ہو گیا کہ امیر المومنین یون مظلوم شہید ہوا حضرت علی نے
غصہ مین آکر حضرت امام حسن کو طمانچہ مارا اور حضرت امام حسین کے سینہ مین ہاتہ مارا
اور حضرت طلحہ اور زبیر کی بیٹون کو سخت اور سست کہا اور فرمایا کہ کیونکر خلیفہ رسول خدا
کا صلی اللہ علیہ وسلم مارا گیا اور تم دروازہ پر بیٹہی رہی حالانکہ اسواسطی بہیجا تہا کہ اوسکو
دشمنون سی بچانا اور اوسکی خوب سی محافظت کرنا سب نی عذر کیا کہ ہم دروازہ پر تہی
اور اندر کسو کو جانی نہ دیتی تہی مکانکی پیچہی سے ہمکو خبر نہ تہی پہر حضرت مرتضی علی نی حضرت
عثمانکی بی بی سی جا کر پوچہا کہ یہہ ماجرا کیونکر ہوا کہا اوس نی کہ دو شخص آئی گہر مین
اور ساتہہ اونکی محمد ابن ابی بکر تہا اور اون دونو شخص نی قتل کیا حضرت شاہ نی
محمد سی کہا کہ یہہ کیا کہتی ہی اوسنی کہا یہہ جہوٹہ نہین ہی تحقیق قسم خدا کی
کہ مین داخل ہوا تہا عثمان پر اور مین نے ارادہ کیا تہا کہ قتل کرون عثمان نی میری
باپ کا ذکر کیا پس مین نی چہوڑ دیا اور توبہ کی طرف اللہ کی اور وہ دو شخص مار کر نکلی

اصحاب نے بھی اپنی اپنی بیٹوں کو ساتھہ شاہزادوں کے کر دیا اور سمجھا دیا کہ کسی [illegible]
پاس عثمان کے جانے نہ دیجو اور اونکی حفاظت قرار واقعی کیجو پس دونو شاہزادوں نے
اور اصحاب کی فرزندوں نے اکر دیکھا کہ بلوہ عام اور غوغا ہے تمام ہو رہا ہی
اور حضرت عثمان کی گہر کی اندر اوپر سی تیر آرہی ہین چنانچہ مروان کہ اندر تہا
اوسکی بہی تیر لگا لیکن کارگر نہوا شاہزادوں نے ہر چند مزاحمت اور محافظت کی
لیکن از بسکہ ہجوم کثیر تہا اور سنگ اندازی اور تیر اندازی لوگ کر رہی تہی حضرت
امام حسن کا چہرہ مبارک خون آلودہ ہوا اور محمد ابن طلحہ کا چہرہ خون آلودہ
ہوا اور قنبر کی سر مین چوٹ آئی کہ سر اوسکا پہٹ گیا پس یہہ حال دیکہہ کر
محمد ابن ابی بکر کو خوف آیا کہ ایسا نہو کہ بنی ہاشم حسن اور حسین کا یہہ حال
دیکہہ کر غصہ مین آوین اور جنگ عظیم درپیش آوی اور جو کہ ارادہ اپنا ہی
قتل عثمان کا وہ نہو سکی یہہ سوچہہ کر اور دو شخص کو مفسدون مین سی اپنی
ساتہہ لیکر حضرت عثمان کے گہر مین دیوار پر سی کود اے کہ یہہ تین شخص گہر مین
پہونچی اور سو تب حضرت عثمان کلام اللہ کی تلاوت کرتی تہی اور لوگ حضرت
عثمان کی ساتہہ کی کوٹہون پر چہڑی ہوئی تہی اور دونوں شاہزادی دروازہ
پر تہی الغرض کسو کو خبر نہ تہی کہ اندر کیا ہوتا ہی پس محمد ابن ابی بکر نی حضرت عثمان
کی داڑہی پکڑی حضرت عثمان نی فرمایا واللہ اگر دیکہتا تجکو باپ تیرا اس حال
مین کہ تو مجہ سی درپیش آیا ہی بہت تجہ سی بیزار اور خفا ہوتا یہہ سنکر محمد کا ہات
ڈہیلا پڑا اور حضرت عثمان کو چہوڑ دیا پس وہ دو شخص انسان صورت شیطان سیرت
نزدیک حضرت عثمان کی ہوئی اور اوس امام بررہ او قاتل فجرہ کو مقتول اور شہید

[illegible] کرم اللہ وجہہ و رضی [illegible] ذکر وفات گل گلستان رسول سرور دل و جان
[ر]سول مقبول بارگاہ [illegible] حضرت امام حسن کی سلام اللہ علی محمد و علیہ ✻ ارباب
[ا]حباب خبر لکھتے ہیں کہ بعد وفات حضرت سید کائنات فخر موجودات علیہ افضل الصلوٰۃ واکمل التحیات
[ابو]بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے دو برس اور تین مہینے خلافت کی اور ایک عالم کو ارشاد اور
[illegible]ت کی بعد اسکی رنجور اور بیمار رہے بائیسویں تاریخ جمادی الثانی کے منگل کے دن
[illegible] برس تہا ہجرت کا سراے دنیا سے طرف دار عقبیٰ کے تشریف لے گئے اور عمر آپ کی
ترسٹھ برس کی تہی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی روضہ مطہرہ میں دفن
[ہو]ئے بعد انکی باتفاق سب اصحاب کی حضرت عمر فاروق خلیفہ ہوئے اور حضرت
عمر نے دین محمدی کو کمال رونق دی اور کوہ اور شہر اور بر اور بحر دین محمدی سے
صلی اللہ علیہ وسلم معمور ہو گئی اور مناقب حضرت عمر کی حد سے افزون ہیں
روایت ہے فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق اللہ نے کیا ہے حق کو
اوپر زبان عمر کے اور اوپر دل عمر کی اور عمر فرق کرنیوالا ہے کہ فرق کیا ہے
اللہ نے ساتھ اسکی حق میں اور باطل میں روایت ہے کہ فرمایا پیغمبر صلی اللہ [علیہ]
وسلم نے عمر سے کہ اے بھائی میرے نہ بھولنا ہمکو اپنی دعا سے خیر میں اور فرمایا [illegible]
چراغ ہے بہشت کی لوگوں کا اور حقیقت انکی وفات پانیکی یہ ہے کہ ایک شخص
ابولولو آتش پرست وہ مسجد میں آکر اندھیری میں مسجد کی کونے سے لگ [illegible]
جب حضرت عمر مسجد میں صبح کی نماز کی واسطے آئے اور لوگوں کو نماز [illegible]
لگی ابولولو نے خنجر مارا پہلو میں اور رات میں زخم آیا حضرت عمر کی او[ر] [illegible]
[illegible] کو رحلت فرمائے چھبیسویں تاریخ ذی الحجہ [illegible]

حضرت علی نے عذر کیا کہ وصیت حضرت خاتون قیامت کی ایسی ہی تھی وفات فاطمہ زہرا
کی پیر کے دن منگل کی رات کو تیسری تاریخ رمضان شریف کی چھہ مہینے پیچھے آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات سے ہوئے عمر شریف آپکی اٹھائیس برس کی تھی اور قبر
شریف آپکی موافق ایک روایت کی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ہے اور
بحسب روایت دوسری کے بقیع میں اور اب دونو مقام میں زیارت کرتے ہیں اور
دونو مقام میں قبریں ہوئی ہیں یہہ بھی انکی عفت اور عصمت کا ہے کہ بعد موت
کے بھی پردہ قبر کا رہا کہ کونسی ہے **فایدہ** حقیقت فاطمہ زہرا کی اولاد کی یہہ ہے
کہ تین تو بیٹے ہیں اور تین بیٹیاں بیٹے حضرت امام حسن اور امام حسین اور محسن
اور بیٹیاں زینب اور ام کلثوم اور رقیہ محسن اور رقیہ نے سن طفولیت
میں وفات پائی یعنی بہت چھوٹے اور خورد سال تھے کہ فوت ہوئے اور زینب کا
نکاح علی مرتضی کے بھتیجے سے ہوا یعنی عبداللہ بیٹا جعفر طیار کا اور ام کلثوم کا نکاح
علی مرتضی نے حضرت عمر ابن الخطاب کے ساتھہ کیا ہر چند کہ ام کلثوم بہت چھوٹی
تھیں اور عمر خطاب کی بہت بڑی عمر تھی لیکن حضرت عمر نے یہہ فائدہ سمجھا تھا
کہ میرا رشتہ اہل بیت سے ہوا اور یہہ شرف اور سعادت مجکو حاصل ہوا اور
قیامت کو یہہ بات میرے کام اوے اور حضرت علی نے یہہ فایدہ سمجھا تھا کہ عمر
کے برابر کوئی شخص اس زمانہ میں مقرب اور مقبول خدا اور رسول کا نہیں ہے
صلی اللہ علی محمد و اله و اصحابه اجمعین

مخزن پانچوان

بیچ ذکر وفات اسد اللہ الغالب مظہر العجائب والغرائب شیخ المشارق والمغارب علی

سی انتقال فرماوین تب حضرت علی اپرتی باہر تشریف لی گئی تب کہ حضرت فاطمہ نی
سلمی سی کہ کنیزک آزاد کی ہوئی پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی تی فرمایا کہ پانی میرا
غسل کی واسطی تیار کر سلمی حکم بجالائی حضرت فاطمہ نی غسل کیا اور پوشاک
پاکیزہ پہنی اور بستر اپنا حجری مین بچھایا اور بستر پر تشریف لی جا کر روبقبلہ
ہو بیٹھی اور دونوں ہات سر کی تلی رکہیا اور اسمانیت غمین تو ملا کر کہا کہ فلانے
جلہ کا نور جنت کہ میری باپ کی واسطی جبرئیل لایا تہا اور آپ نی ایک حصہ تہا
واسطی لیا تہا اور دو حصہ خاوند تی نو دو لی آئی ایک حصہ اوس مین سی مین
لکاوون کی اور ایک حصہ سلمی کو دی اہا جب فوت ہووں کی تکم بجالانا اور فرمایا مجہی نہیں
بگردن مین دفن کیجو اور قبر مین رکہیو اور کفن پر منہ نہ کیجو اور [illegible] دیکہا کہ اب تم میری
حجری سی باہر جاو اور دروازہ بند کرو کہ مین اپنی خدا سی مناجات کروں گی [illegible]
کہتی ہین کہ مین نی دروازہ بند کر کر کان اپنا دروازہ سی لگایا کہ سنون مین
کہ حضرت خاتون قیامت کیا مناجات کرتی ہین کہ حضرت فاطمہ نی گریہ وزاری
اور مناجات بیچ درگاہ حضرت باری کی شروع کی کہ ای خدای تعالی بحرمت
پدر بزرگوار میری کی اور بحرمت شوق دیدار میری کی اور رنج درد دل مرتضی
کی میری مفارقت سی اور رنج سوز حسن اور حسین کی میری مصیبت سی اور بر
گنہ گاروں کی میری پدر بزرگوار کی امت سی رحمت کر اور گناہ سیہ کاروں
سی درگذر بس مناجات کرتی ہوی حجرہ خالی اور کلمہ فناسی ساتھہ محیط تھا اور دفعۃ تہا
کی انتقال فرمایا اور رضیق باد جنت دکلال سی طرف نزہت آباد قرب وصال کی تشریف
لی گئیں شہزادوں نی یہ حال اپنی مادر مشفق کا دیکھہ کر کمال زاری اور بیقراری سی کی

[illegible]

[illegible] حضرت [illegible] عالم صلی الله علیہ وسلم

حضرت خاتون کی [illegible] میں [illegible] کہ زمین سے اونچا کر دیا

[illegible] حضرت خاتون [illegible] میں [illegible]

[illegible] فاطمہ [illegible] کی آیت [illegible]

[illegible] حضرت [illegible] مستغنین [illegible]

[illegible] کہ اے حضرت فاطمہ کی [illegible] کہا [illegible]

[illegible] حضرت خاتون [illegible] میں [illegible]

[illegible] یعنی [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

برس مدینہ میں [illegible] حضرت امام حسن [illegible] سات برس کی

اور حضرت امام حسین موافق ایک روایت کے [illegible] برس [illegible] بعضی روایت [illegible]

تھی اور موافق ایک روایت کے [illegible] برس بعضی [illegible] برس [illegible]

جاننا چاہیے کہ حضرت پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی گیارہ بیبیاں تھیں پہلی خدیجہ

دوسری سودہ تیسری عائشہ صدیقہ بیٹی حضرت ابوبکر صدیق کی چوتھی حفصہ بیٹی

حضرت عمر فاروق کی پانچویں زینب بیٹی خزیمہ کی چھٹی ام سلمہ ساتویں زینب

نی خبر دی بی پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی تب سب لوگ حضرت عمر کو چہوڑکر حضرت ابو بکر کی طرف
متوجہ ہوئی اور انکی کلام کو سچہ جانا کہ حضرت نی وفات پائی اور صدیق اکبر نی اہل بیت
کی تشفی اور تسلی اور تعزیت کی اور کہا غسل اور تجہیز اور تکفین حضرت کی تم بجالاو حضرت
مرتضی علی اور فضل بن عباس نی غسل دیا اور فرشتون نی کہ وہ دکہائی نہ دیتی تہی
اور انکو برہنہ نہین کیا اور پیراہن کی اوپری غسل دیا اور بعد غسل کے چند قطرہ حضرت کی
گوشہ چشم مین اور ناف مین رہ گئی تہی کہ علی مرتضی نی پی لیے اور وہ سبب زیادتی
عرفان اور علم اور حفظ کا ہوا اور تین سفید کپڑون مین آپ کو کفن کیا اور [illegible]
کہ جبریل بہشت سی لاکر حضرت کو دی گئی تہی کفن پر ملا اور سجدہ کی جگہون کو لگایا اور مرتضی علی
نی اوس مین سی کچہہ اپنی واسطی رکہا اور جسطرح آپ نی وصیت کی تہی اوسیطرح آپ کا جنازہ
رکہا کہ لوگ فوج فوج آتی تہی اور نماز جنازہ کی پڑہتی تہی اور کسی نی ان نمازون مین
امامت نہین کی اور وفات آپکی پیر کی دن ہوئی اور منگل کی دن قبر مین رکہی گئی
اور درمیان مین اس اثنا کی آپ قبر کی جگہ مقرر کرنے مین آپسمین اختلاف رہا پہر صدیق اکبر
کی کہنی سی وہ ہی جگہ مقرر ہوئی کہ جس جگہ آپ نی انتقال فرمایا تہا کہ معمول نبیون
کا یون ہی ہوتا رہا ہی اور علی اور عباس اور عقیل وغیرہ اہل بیت کی مردون
نی قبر مین رکہا اور پہر سب پہلی فاطمہ زہرا کی گہر عذر خواہی کو آئی اور حضرت فاطمہ
نی کہا کہ کیونکر تمہاری دل نی یاری دی کہ تم نی نبی پر خاک کو ڈالا اور دفن کیا
سب نی عرض کی کہ مقام لاچاری ہی اور اسیطرح حکم باری ہی روایات سی
ثابت ہوتا ہی کہ اصحاب نی اور اہل بیت نی اپکی درد جدائی مین مرثیی کہی ہین کہ
جان حضرت کی انسون کی اور مہجورون اور مشتاقون کی بیتاب مثل سیماب

ہی کی اور رحمتہ اللہ کی اور برکتین اوسکی جو جان ہی چکھنی والی ہی مزا موت کا اور سوا اسکی
نہین پوری دی جاویگی تم اجر اور ثواب دن قیامت کی اور یہہ آواز آتی تھی کہ ہر مصیبت
کی لئی خدا کی پاس تسلی ہی اور ہر فوت ہوئی کا خلیفہ ہی پس ساتھہ خدا کی اعتقاد
اور اعتماد واثق رکھو اور اوسکی طرف رجوع رکھو اور جزع اور فزع مت کرو حقیقت
مین مصیبت زدہ وہ ہی کہ جو ثواب سی محروم رہوی یعنی جو کہ مصیبت مین صبر کری
اور ثواب حاصل کری گویا اوسپر مصیبت نہین ہی کہ ثواب اخرت کا اوسکی ہات لگتا ہی
علی مرتضی نی فرمایا کہ یہہ آواز خواجہ خضر کی ہی کہ تعزیت اور عذرخواہی کرتا ہی اور
آسمان مین سی آواز آتی تھی واحمداہ اور اس واقعہ جانکاہ سی اصحاب کا یہہ حال ہوا
کہ گویا روحین اونکی بدنون مین سی پرواز کر گئین اور بعضون کی عقل سلب ہوگئی اور
بعضونکی گویائی جاتی رہی اور بعضون کو جنون ہوگیا اور بعضی شل ہوگئی اور حضرت
کی روح مبارک بدن اطہر سی نکلی سب نی ایک خوشبو سونگھی کہ کبھی اوس لطافت کی بو نہ
سونگھی تھی اور بعضی بی بیون کی ہات مین ازواج مطہرات سی کہ بدن مبارک کو ہات
لگائی تھین اور خدمت بجالائی تھین مدتون تک خوشبو رہی کہ بو مشک اور عنبر کی اوس سی
منفعل اور شرمندہ ہوتی ہی روایت ہی کہ ابوبکر صدیق نی تین بار حضرت کی پیشانی چومی
اور کمال زاری اور بیقراری کی اور عمر فاروق کو اس حادثہ عظیم سی ہوش و حواس ہی
نہی اور کہتی تھی کہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نی وفات نہین پائی ہی اور جو کوئی
یہہ بات کہیگا مین اوسکو قتل کرونگا حضرت صدیق اکبر نی ہرچند فہمائش کی
لیکن اوسوقت اونہون نی نمانا کہ صدیق اکبر کو حق تعالی نی صبر اور استقلال عطا
فرمایا اور منبر پر چڑہی اور خطبہ پڑہا اور وہ آیتین کلام اللہ کی حق مین حق تعالی نی

زمین پر کاہی کو اون کا مقصود اور مطلوب میرا اہل دنیا سی آپکی ذات سیھے
رباعی مرا لبان تو باید شکر چه سود کند   مرا میان تو باید کمر چه سود کنند چو
یوسفم تو نباشی مرا بمصر چه کار   چو ہمرہم تو نباشی سفر چه سود کنند **ابیات ہندی**
مجھی نہ قند سی مطلب نکچھہ شکر سی کام   فقط ہی اوس لب شیرین خوش اثر سی کام ہزار
جان سی! دیس مومیان بہ ہون مایل   غرض نہ زلف بتان سی نہی کمر سی کام عزیز
مصر مین اپنا اگر نہو یوسف ؛   تو مصر کی نہین کچھہ خبر اور خبر سی کام رفیق
دیار ہی اپنا اگر نہین ہمراہ   تو کس لئی ہو بھلا سیر اور سفر سی کام وصال
کیونکہ ہو غافل مین یاد سی اوسکی   مجھی ہی اٹھہ پہر افضل البشر سی کام   اور
حضرت خاتون قیامت روتی تہین اور گریہ و زاری بی اختیار کرتی تہین
ای پدر بزرگوار میری قبول کی دعوت پروردگار کی کہ بلایا اوسکو اپنے پاس
ہی جگہ اوسکی اہ باپ میری جبریل کو ہونچاون خبر اوسکی تعزیت کرون او
حضرت کی وفات کی بعد فاطمہ زہرا کو ہنستی نہ دیکھا اور عائشہ صدیقہ زاری کرتی
تہین دریغ آہ وہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کہ فقر کو اختیار کیا اور دولت دنیا کی طرف
التفات نکیا اور راہ دین پر درکہ امت کی گناہونکی غم سی کسی رات بستر راحت پر تمام
شب آرام نکیا اور اس طرح کی کلام کرتی تہین اور زار زار بی اختیار روتی تہین اور ایسی
ہی سب آل اور اصحاب اور سب دوست اور احباب اور خورد و کلان اور جن و
انسان زاری مین اور بیقراری مین تہی اور شہر مدینہ مین گویا حشر بپا ہو رہا تہا اور
گہر کی کونی سی یہہ آواز آتی تہی السلام علیکم یا اہل البیت ورحمت اللہ برکاتہ کل نفس
ذائقة الموت وانما توفون اجورکم یوم القیامة یعنی سلامتی ہو جیو تم پر ای اہل بیت

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] صلی اللہ علیہ وسلم [illegible]

[illegible] حضرت صلی اللہ علیہ [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] حضرت [illegible]

[illegible] صلی اللہ علیہ وسلم [illegible]

[illegible] قیامت [illegible]

[illegible]

[illegible] ملک الموت [illegible]

[illegible] ملک الموت [illegible] حضرت [illegible] صلی اللہ علیہ وسلم

مشغول ہوا [illegible] حضرت [illegible] رفیق الاعلی [illegible]

[illegible] حضرت رب العزت [illegible] انتقال فرمایا [illegible]

[illegible] عالم [illegible] جبرئیل [illegible] کہا یا احمد علیک السلام [illegible]

پڑی اوپر حضرت کی لب عائشہ نی رغبت حضرت کی طرف مسواک کی دیکھکر اور
حضرت سی پوچھکر مسواک اپنی بہائی کی ہات مین لیکر آپ کو دی آپ نی دہن مبارک
مین کی وہ سخت معلوم ہوئی حضرت عائشہ کر دی تا نرم کر دی عائشہ نی اپنی دانتون سے
اوس مسواک کو نرم کر دیا پہر حضرت نی اوس مسواک کو اپنی دہن مین اور دانتون
پر پہیرا اور کہا حضرت عائشہ کہتی ہین کہ یہ خدا کی نعمت اور دولت مجکو میسر ہوئی
کہ آخری وقت حبیب خدا کی صلی اللہ علیہ وسلم میرا لعاب دہن اور آپ کا جمع ہوا
اور حق تعالی نی درمیان سینہ و گردن میری اونکی روح قبض کی کہ آپ عائشہ صدیقہ
کی سینہ سی لگی ہوئی بیٹھی تہی روایت ہی کہ اوس وقت کہا فاطمہ زہرا نی واکرب اباہ
یعنی ای سختی اور قلق تیرا ای باپ میری فرمایا حضرت نی فاطمہ سی نہین اذیت اور
سختی آجکی دن کی بعد اوپر باپ تیری کی یعنی اذیت چندی اس جہان مین ہی پہر بعد وفات کی
وہان تمام خوشی اور سرور اور حضور ہی اور کہا الہی فاطمہ کو صبر عطا فرما روایت ہی کہ کسی نی چند دینار
آپکی نیاز بہیجی تہی آپ نی درویشون کو بانٹ دی تہی مگر چہہ یا سات دینار اوسمین سی عائشہ
صدیقہ کی پاس تہی وقت وفات کی جب کہ آپکو ہوش آتا تہا عائشہ صدیقہ سی کہتی تہی کہ وہ
دینار درویشون کو بانٹ دی اور عائشہ خدمتمین اور بیمارداری مین مشغول تہین آخر کو حضرت
نی وہ دینار منگا کر دور کہکر یہہ فرمایا کہ کیا گمان تہا محمد کو صلی اللہ علیہ وسلم ساتہہ خدا اپنی
کی کہ خدا کی پاس پہونچتا اور یہہ دینار اوسکی پاس ہوتی پس وہ دینار علی مرتضی کی
پاس بہیجدئی تو فقیرون کو دیوین القصہ ملک الموت اذن لیکر آپکی روبرو حاضر ہوا اور
آپکو سلام اور عرض کیا کہ یا محمد صلی اللہ علیہ وسلم تحقیق خدا نی میری تئین بہیجا ہی تمہاری
پاس پس اگر فرماؤ تو مین قبض کرون تمہاری روح کو اور اگر فرماؤ تو ترک کرون

نے پہلا سا جواب دیا پھر تیسری بار وہ آواز ایسی ہیبت سے آئی کہ سب لرز گئی حضرت
نے کہ بیہوش ہو رہے تھے ہوش مین آکر آنکھین کھولین اور پوچھا اہل بیت نے
صورت حال کی عرض کیے آپ نے پوچھا اے فاطمہ تو جانتی ہے کہ وہ کون ہے عرض
کی کہ خدا اور رسول خدا کا اعلم ہے فرمایا کہ وہ کاٹنے والا آرزون کا اور جدا
کرنے والا عزیزون اور پیارون کا اور بیوہ کرنے والا بیبیون کا اور یتیم کرنے
والا بیٹون اور بیٹیون کا ہے یعنی ملک الموت ہے روایت ہے کہ آپ نے بیبیون کو
بلا کر وصیت کی کہ اپنے گھر کی کونے مین بیٹھنا اور پردہ ستر مین رہنا اور نامحرم
کی طرف نہ دیکھنا اور فاطمہ زہرا سے کہا کہ اپنے بیٹون کو بلا لے حضرت فاطمہ امام حسن
اور امام حسین کو کہ دونو شاہزادے خورد سال تھے لے آئین حضرت نبی نے اپنے
سینہ سے لگایا اور شاہزادے بہت روئے اور حضرت بھی اونکے رونے سے
روئے اور آپ نے علی مرتضی کو بھی بلایا اور اپنے بغل مین پکڑا اور نعمتین دوجہان
کی بخشین اور نصیحت اور وصیت کی روایت ہے کہ سکرات موت کی اور تلخی
اور شدت اوسکی حضرت کو بہت تھی کہ کبھی سرخ ہو جاتی تھی اور کبھی زرد اور
[illegible] کو کھینچتی تھی اور پسینا چہرہ مبارک پر بہت تھا اور ایک قدح پانی کا
[illegible] پر دھر رکھا تھا [illegible] اوس مین ہات ڈالتی تھی اور موہنہ کو ملتی تھی
[illegible] تھی کہ خدایا مدد کر [illegible] تلخیون اور شدتون موت کی اور آپ بیٹھے
[illegible] حضرت عائشہ صدیقہ [illegible] لگی ہوئی بیٹھی تھی اور ریش مبارک
[illegible] سینہ [illegible] رہی تھی کہ ناگہان عبدالرحمن
[illegible] عائشہ صدیقہ [illegible] سبز بیلو کی ہات مین لئے ہوئے

زہی نصیب ہمارے کہ اے نبی کریم ‌ ‌ سلام آپ کا پہونچے ہمیں بلطف عمیم

سوا جناب کے ہے کون سا نبی اب ‌ ‌ کہ ہووے امت عاصی پہ اسقدر رہ[illegible]

روایت ہے کہ حضرت فاطمہ زہرا دونو شاہزادہ دو جہان کو لیکر حضرت کی خدمت
میں آئیں اور عرض کی کہ اپنی نواسوں کو کچھ میراث بخشیے آپ نے فرمایا حسن کو
اور سیادت میری نصیب ہوگی اور حسین کو سخاوت اور شجاعت میری روایت
عائشہ صدیقہ سے کہ فرماتی تھی حضرت اس مرض میں کہ اے عائشہ ہمیشہ پاتا ہوں
میں اذیت اوس طعام کی کہ جسمیں زہر مجکو دیا تھا اور اسوقت اسقدر اذیت
پاتا ہوں میں کہ میری دل کی رگ جیسی کٹی جاتی ہے روایت ہے ام سلمہ سے
کہ حضرت اپنی شدت مرض میں ایک دن اپنی لب ہلاتی تھی کہ میں نے کان رکھکر
سنا کہتی تھی الٰہی امت میری کو دوزخ کی آگ سے نجات دے اور حساب قیامت
کا ان پر آسان کر روایت ہے کہ جب تین دن ‌ باقی رہے حضرت کی وفات میں جبرئیل
حضرت کی خدمت میں حاضر ہوئے اور کہا کہ پروردگار تمہارا نے تمکو سلام کہا
ہے اور مجکو واسطے تعظیم اور اکرام اور افضال خاص تمہاری لیے بھیجا ہے اور ایک
چیز پوچھی ہے کہ وہ دانا ہے ساتھ اوس چیز کی تم سے وہ یہہ ہے کہ پوچھا ہے کہ اپنی
تئیں کیا پاتی ہو تم اسحال میں اور کیا ہے حال آپ کا فرمایا کہ پاتا ہوں میں اپنی
تئیں اے جبرئیل غمگین یعنی امت کی طرف سے اور پاتا ہوں میں اپنی تئیں اندوہگین
بس چلے گئے جبرئیل پھر دوسرے دن آکر وہی کہا جو پہلی دن کہا تھا اور حضرت
سے وہی جواب سنا جو پہلی دن سنا تھا پھر تیسرے دن حضرت جبرئیل آئے اور آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم سے وہ ہی سوال و جواب ہوا جو پہلی دو دن ہوا تھا اور

[illegible] ہنی تہی آپنی فرمایا کہ مجھکو ابو بکر کی پہلو مین بیٹہا دو ایسا ہی کیا ابو بکر نی چاہا کہ امامت
کی مقام سی ہٹین آپنی اشارہ کیا کہ اپنی مقام ہی مین رہ پس سرور عالم صلی اللہ علیہ
وسلم نی نماز گذاری ابو بکر مقتدی حضرت کی تہی اور سب لوگ مقتدی ابو بکر کی
[illegible] ہی دوشنبہ کی روز یعنی پیر کے دن ابو بکر صدیق صبح کی نماز پڑہا رہی تہی کہ حضرت نی
تکیہ کرکر چاہا کہ مسجد مین تشریف لاوین لیکن بسبب ضعف کی حجری کی دروازہ ہی تک
آسکی پردہ حجری کا اوٹہا کر دیکہا اور نمازیون کی صفون کو دیکہہ کر خوش و خرم ہوئی اور
مسکرائی پس ابو بکر صدیق نی چاہا کہ خود صف مین ملین اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم امام
ہووین آپ نی ساتہہ دست مبارک اپنی کی اشارہ کیا کہ تم نماز اپنی تمام کرو اور پردہ حجری کا چہوڑ دیا
اور اوسیدن آپکی وفات ہوی روایت ہی ہارون نی یہ مقدمہ تجہیز اور تکفین کی پوچہا تہا رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا غسل دینا میرا اور کفن پہنانا میرا اور قبر مین رکہنا میرا چاہیی
[illegible] کہ اہل بیت میری بجا لاوین اور سفید کپڑون سی کفن کرین اور چاہیی کہ کفن مین مجہی رکہکر جنازہ
میری کو قبر کی کنارہ پر رکہہ سب ہٹ جاوین اور دروازہ اس مکان کا کہ یہان قبر ہوگی بند کردین
اول نماز مجہپر حق تعالی پڑہیگا یعنی رحمت خاص نازل کریگا پہر جبرئیل پہر میکائیل
پہر اسرافیل پہر عزرائیل بعد اسکی فوج فوج فرشتی آوینگی اور نماز گذارین
[illegible] اور چاہیی کہ میری روح کو اذیت نہ دین ساتہہ چلا کر رونی کے اور نوحہ وغیرہ
اور چاہیی کہ اول مرد اہل بیت کی مجہپر نماز پڑہین پہر بیبیان اہل بیت مین سی
[illegible] صحاب احباب پڑہین اور میرا سلام اون لوگون کو اور یارون کو کہ اس وقت
[illegible] حاضر نہین ہین پہونچانا اور ہر ہر شخص کے کہ پیروی دین میری کی کری
[illegible] تابعت سنت میری کے قیامت تک سلام میرا پہونچی

ابیات

بعد اسکی حضرت نی لوگونکی واسطی دعا خیر کی فایده جاننا چاہیی کہ مدت مرض
مین جب کہ وقت نماز کا ہوتا تہا بلال جاکر آپ کو خبر کرتی تہی اور آپ برآمد ہوتی تہی
اور نماز پڑہواتی تہی لیکن آخر مرض مین تین دن بسبب ضعف اور کمال ناتوانی
کی تشریف باہر نہ لاسکتی تہی عشا کی نماز کا وقت تہا کہ حضرت بلال دروازی پر آئی
اور کہا الصلوٰة یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت کو کمال ماندگی تہی باہر
نہ آسکی بلال کو کہلا بہیجا کہ ابو بکر سی کہہ کہ امامت قوم کی بجا لاوی حضرت بلال سنکر
روئی اور کہا آہ کون میری فریاد کو پہونچی آہ امید میری اور رشتہ پناہ میری
ٹوٹی آہ کیا ہوتا کہ ماں مجہی نہ جنتی کاشکی اس سی پہلی مین موا ہوتا الغرض حضرت
بلال روتی ہوئی حضرت ابو بکر کی پاس آئی اور کہا ابو بکر اوٹہو جو مین نظر ابو بکر صدیق
کی محراب پڑی اور اوس مکان کو قبلہ دوجہان کعبۂ دین وایمان اپنی سی خالی پایا بی اختیار
روپڑی اور بیہوش ہوکر گرگئی شور وافغان یاروں سی اوٹہا اور ایک قیامت برپا
ہوئی ابیات قبلۂ دوجہان کہان جاؤن کس وسیلہ سی آپ کو پاؤن
مجکو تم بن اندہیری عالم ہوگئی خلق درہم و برہم اب دکہا دیجی جمال مجہی
شوق دیدار ہی کمال مجہی حضرت نی فاطمہ زہرا سی پوچہا کہ کیا شور وفغان ہی عرض
کی حضرت فاطمہ نی کہ خادم اور یار اور دوست غمخوار آپ کی جدائی کی غم سی روتی
ہین اور نالہ وزاری کرتی ہین پس آپ حضرت علی اور حضرت عباس پر اعتماد
اور تکیہ کرکر مسجد مین تشریف لائی اور نماز گذاری ایک روایت یہہ ہی کہ دوسری
دن حضرت کو مرض مین کچہہ تخفیف معلوم ہوئی درد کی سہاری سی کہ ایک
[illegible] عباس [illegible] یف لائی ابو بکر صدیق ظہر کی نماز پڑہتی

تحقیق مین بہتر آگی جانی والا ہون واسطی تیری پس جب تب کہ دیکھی حضرت نی ناصبری
میری یعنی یہہ سنکر مین رونی لگی اور بیصبر او بیقرار ہوا جاتا رہا اور حضرت نی میری ناصبری
اور غم دیکھا پوشیدہ مجھی کہا دوسری بار کہ ای فاطمہ آیا نہین راضی ہوتی تو یعنی چاہئے
کہ راضی ہو تو کہ ہی تو اور رہی گی تو سردار اور بہتر ساری عالم کی بی بیون سی یا یہہ
کہا کہ سردار اور بہتر سب بہشت کی بی بیون سی حاصل یہہ کہ تو دل تنگ مت ہو اور
خدا سی راضی رہو اور شکر کر خدا نی تجکو یہہ مرتبہ دیا ہی اور ایک روایت یہہ ہی کہ کہا فاطمہ
نی عایشہ سی کہ پہلی سرگوشی مین حضرت نی مجکو خبر دی تہی کہ مین وفات پاؤن گا اس
مرض مین پس مین رونی لگی پس خبر دی آپ نی دوسری سرگوشی مین کہ سب اہل بیت
میری سی تو ہی پہلی میری پاس آوےگی اور مجھی ملی گی پس خوش ہوئی اور ہنسی مین
فائدہ جانا چاہئی کہ جیسی خبر دی تہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی حضرت
فاطمہ زہرا کو ویسی ہی ہوئی کہ حضرت خاتون قیامت حضرت کی وفات سی چھہ مہینے
بعد عالم فناسی عالم بقا کو تشریف لی گئین امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہی
کہ مختار اور دین ہمارا یہہ ہی کہ سب بی بیون سی افضل فاطمہ ہین بعد اونکی خدیجہ والدہ
اونکی بعد خدیجہ کی عایشہ روایت ہی کہ جب حضرت کو شدت مرض کی ہوئی اور آپ بیچ
دولتخانہ مین آکر تشریف رکہی قوم انصار اور اصحاب اخیار گرد مسجد نبوی کی سراسیمہ
اور حیران اور پریشان پہرتی تہی اور روتی تہی اور کہتی تہی کہ دیکھا چاہئی کہ بعد وفات
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہمارا حال کیا ہووے گا حضرت یہہ خبر سنکر اور اوٹھکر ایک
ہات علی کی کندہی پر رکہکر اور ایک ہات فضل ابن عباس کی کندہی پر رکہکر مسجد
کی طرف تشریف لائے اور عباس آگی آگی چلتی تہی مسجد مین آکر منبر کی اول پایہ پر [illegible]

بیٹہا یا فاطمہ کو اپنی پاس پہر کان مین انکی کچھ کہا کچھہ پس گریہ کیا فاطمہ نے اور روئے
بہت پس جس وقت کہ دیکہا حضرت نی فاطمہ کو غمگین اور رنجیدہ پہر کان مین چپکی سے
پہر کچھہ کہا پس ناگاہ فاطمہ ہنسنی لگی عائشہ صدیقہ کہتی ہین پس جس وقت کہ حضرت
اوس جگہہ سی گہر سے ہو گئی اور اوس مجلس سے برخاست ہوئی پوچہا مین نی کہ
ای فاطمہ کیا سرگوشی کی حضرت نی تجہ سی اور کیا پوشیدہ بات کی کہا فاطمہ نے
نہین مین ایسی کہ ظاہر کرون مین بہید حضرت کا یہان سی ثابت ہوتا ہی کہ مستحب
ہی اور بہتر ہی چہپانا بہید بزرگون کا اور ایسی ہی چاہئی مریدون کو بہید اپنی پیر کا کسی
کی روبرو ظاہر نکرین ایسا ہی لکہا ہی شیخ عبدالحق محدث دہلوی نی ترجمہ مشکوٰۃ
مین الغرض عائشہ صدیقہ کہتی ہین جب کہ وفات ہوئی حضرت کی ایک دن فاطمہ سی
مینی کہا کہ قسم دلاتی ہون مین تجکو بسبب اسکی کہ میرا حق تجہ پر ہی حق مادری
اور حق صحبت کا اور محبت کا کہ نچہوڑون گی مین تجکو مگر جب کہ خبر دیگی تو مجکو
اوس دنکی سرگوشی کی کہ حضرت نی کیا تجہ سی پوشیدہ کہا تہا فاطمہ نی کہا ہان اب
کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی اس عالم سی رحلت فرمائی ہی کہونگی مین ای
اوس وقت کہ پوشیدہ کلام کیا تہا مجہسی بیچ اول مرتبہ کی پس وہ یہہ تہا کہ حضرت نی
خبر دی تہی مجکو یہہ کہ جبرئیل دور کیا کرتا تہا مجہسی قران کا ہر برس مین ایکمرتبہ
یعنی رمضان مین اور تحقیق اوسنی دور کی ہی قران کی مجہ سی اس برس مین
دو مرتبہ تاکہ کامل ہو امر دین کا اور گویا یہہ وصیت ہی حفظ قران کی اور حفظ
احکام قران کی اور نہین گمان لیجاتا مین مگر یہہ کہ تحقیق اجل قریب آئی پس
ای فاطمہ تو تقوی اور پرہیزگاری کیجیو اور جزع اور فزع نکرنا اور صبر کرنا پس

حضرت کو جبرئیل کی معرفت پیغام بہیجا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اگر چاہین دنیا کو اور زندگی
کو اور دنیا کی ناز ونعمت کو اختیار کرین کہ مین سب اون کو عطا کرونگا اور دون گا اگر چاہین
کی مجہہ سی اور چاہین اخرت کو اور میری ملاقات اور ملازمت کو اختیار کرین حضرت
نی اخرت کو اور وصال ذو الجلال کو اختیار کیا **فصل** چاہئی جاننا کہ بیچ
ارباب سیر کی اختلاف ہی کہ انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کتنی دن بیمار رہی اکثر یہہ
کہتی ہین کہ تیرہ دن بیمار رہی اور بعضی کہتی ہین چودہ دن اور نزدیک بعضون کے
بارہ دن اور ایک قول یہہ ہی کہ دس دن اور اندونکی بیچمین ایک اودہ دن تخفیف
بہی کچہہ ہوگئی تہی اور بیماری اپکو میمونہ کی گہر ہوئی تہی پہر سب بی بیان آپ کی اوس بات
آپ کی متفق ہوکر آپ کو عایشہ صدیقہ کی گہر لے آئی اور عایشہ صدیقہ حضرت صدیق اکبر کی
بیٹی ہین اور انحضرت کی بی بی ہین چاہتی سب بی بیون سی بعد حضرت خدیجہ کبریٰ
کی روایت ہی عایشہ صدیقہ سی کہ تہین ہم سب بی بیان نزدیک پیغمبر خدا کی صلی اللہ
علیہ وسلم یعنی اس مرض اخر کی دنونمین ایک وقت کہ پس آئی فاطمہ اور چلنی تہی
ہیئت اور روش اور رفتار فاطمہ کی پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی ہیئت اور روش اور رفتار کی
اور روایت کی گئی ہی کہ جب وہ حاضر ہوتی تہین حضرت کی خدمت مین حضرت کہڑی
ہوجاتی تہی اور متوجہ اور مستقبل اونکی طرف ہوجاتی تہی اور اونکو بوستی تہی
اور سونگتی تہی اور اپنی جگہہ پر اونکو بٹہاتی تہی اور حضرت جب کہ خاتون قیامت
کی گہر جاتی تہی وہ بہی اپنی پدر بزرگوار کی ساتہہ اسی طرح در پیش آتی تہین
[illegible] اسیطرح اپ در پیش آتی تہی الغرض عایشہ صدیقہ کہتی ہین پس جس وقت
[illegible] دیکہا حضرت نی فاطمہ کو کہا کہ فراخی اور خوشی ہو جیو بیٹی میری کو پہر بٹہایا

خدایا وہ شخص کہ مین مولا اوسکا ہون پس علی مولا اوسکا ہی یعنی جسکا مین مولا ہون
علی بہی اوسکا مولا ہی اَللّٰہُمَّ وَالِ مَنْ وَالَاہُ وَعَادِ مَنْ عَادَاہُ خدایا دوست رکہہ
تو اوس شخص کو کہ دوست رکہی علی کو اور دشمن رکہہ اوس شخص کو کہ دشمن رکہی
علی کی تین روایت ہی کہ فذوہ عمر ابن الخطاب نی ہات علی مرتضیٰ کا پکڑا اور کہا
نیکی اور خوشی ہو تجہی ای بیٹے ابی طالب کی کہ ہر دن کی صبح کہ تجکو ہوا کریے گی
حال یہہ ہوگا کہ تو مولا ہر مرد مسلمان اور ہر عورت مسلمان کا ہوگا بعد اوسکی نزول
حضرت مدینہ منورہ مین داخل ہوئے **فصل** چاہیے جاننا کہ اس حج
مین حقیقت اپنی انتقال کی بیچ جوار حضرت ذی الجلال کے انحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم کو معلوم ہو گئی تہی اور سورہ اذا جاء نصر اللہ اور آیۃ الیوم اکملت
لکم دینکم کہ اونہین دنون مین نازل ہوئے تہی آپ نی جان لیا تہا کہ پیغام
رب الانام کا قریب آیا چاہتا ہی پس حضرت کوشش اور سعی بیچ کار آخرت
کی نہایت کرتی تہی عبد اللہ ابن مسعود سی روایت ہی کہ انحضرت صلی اللہ علیہ
وسلم نی ایک مہینی پہلی اپنی وفات سی ہمین اپنی رحلت سے خبردار کردیا
تہا اور عائشہ صدیقہ کی گہر مین اصحاب کو بلا کر نصیحتین اور وصیتین اور دعائین
اونکی حق مین کین تہین اور از راہ شفقت کی اور درد فراق اور جدائی اوس
جماعت کی اپنی گریہ کیا اور روئی اور بیچ آخر ماہ صفر کی حضرت نی خدا کی حکم
سی گورستان بقیع مین جاکر استغفار کی موتی کی واسطی اور شہداء احد کی لیے استغفار کی روایت
کی گئی ہی کہ اٹہایسوین تاریخ ماہ صفر کی بدہ کی دن انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو مرض
لاحق ہوا یعنی تپ اور درد سر عارض ہوا روایات سی ثابت ہی کہ حق تعالی نی

جحفہ کے درمیان مکہ اور مدینہ کی ہی نماز ظہر کی اول وقت پربہی غدیر کہتی ہین
حوض کو اور خم ساتہہ خ کی پیش کے نام جگہہ کا ہی کہ جہان لشکر ظفر پیکر کا مقام
ہوا تہا پس بعد نماز کی حضرت نی منہ طرف اصحاب کی کیا اور فرمایا آیا نہین جانتی
ہو تم کہ مین اولے ہون ساتہہ مومنون کی ذاتون اونکی سے کہا اصحاب نی بلی انہی
ہان ہم جانتی ہین کہ تو اولی ہی ساتہہ مسلمانون کے ذاتون اونکی سی لکہا ہی کہ معنی اس
کلام کی یہہ ہین کہ مین نزدیک تر اور دوست تر ہون ساتہہ مسلمانونکی اونکی ذاتون سے
یعنی مین امر کرتا ہون مومنون کو ساتہہ صلاح کی اور نجات کی باتون کے اور ساتہہ خیر
کی کامون کی کہ اوس مین دنیا اور آخرت کی خیر ہوتی ہے بخلاف نفسون اور ذاتون
اونکی کی کہ وہ کبہی اون سی بری کام اور شر و فساد بہی کروا دیتی ہین اور ایک
روایت یہہ ہی کہ آپ نے فرمایا کہ گویا مجکو عالم بقا کو بلاتی ہین اور مین نے
اوس عالم [illegible] ارادہ مصمم کر لیا اور وہان کا جانا قبول کیا ہی جا تو تم کہ مین تم
مین ثقلین [illegible] ہون یعنی دو چیزین بہاری کہ متاع نفیس ہین ایک دوسری
سے بزرگ تر [illegible] دو چیزین کون سے ہین ایک قرآن اور دوسری اہل بیت میری
[illegible] بعد میری ساتہہ ان دو چیزون کے کیسا سلوک کروگی تم اور بیچ رعایت
[illegible] لاؤگی اور وہ دو چیزین آپسمین ایک دوسری سے ہرگز جدا
[illegible] وارد ہون گی اوپر حوض کوثر کی یعنی قیامت کو بیچ
[illegible] شکر یہ یا جو معاملہ کہ تمنی اون کے ساتہہ کیا ہوگا میری حضور
[illegible] مولا میرا ہی اور مین مولا سب مسلمانون کا ہون بعد اسکی
[illegible] اور فرمایا اللّٰہم من کنت مولاہ فعلی مولاہ خدایا

بی بیان ایسا کچھ کرین کہ تم لکروہ اوسکو جانتی ہو اور برا جانتے ہو پس تم تنبیہ کرو
اور مار وا ونہین مارنا نرم کہ بہت درد نہ ہوئی اور نہیں نشان نہ پڑی اور حق بی بیونکا
تم پر یہ ہی کہ تم روٹی کپڑا دوا ونہین خوشی سی اور اچھی طرح سی اور انصاف کرو یعنی اونکو
ہر صورت راضی رکھو اور ناحق ازردہ نکرو پھر فرمایا حضرت نی کہ چھوڑتا ہون مین تم
مین وہ چیز کہ اگر اوسکو مضبوط پکڑو گی اور اوسپر عمل کرو گی ہرگز گمراہ نہو گی وہ چیز
کیا ہی کہ قران ہے پھر فرمایا کہ قیامت کی روز پوچھی جاوگی تم کہ محمد نی صلی اللہ
علیہ وسلم کیونکر تم مین زندگی کی اور کیا معاملہ کیا پس کیا کہو گی تم سب نی کہا
کہ ہم کہین گی کہ آپ نی احکام خدا کی ہماری پاس پہونچای اور امت کو نصیحت
پوچھی کی اور جو کہ امانت تمہاری پاس تہی اوسکو بخوبی ادا کیا اور جو کہ حق رسالت کی اور
دعوت کی تہی آپ بجا لای اور خدا کی راہ مین جہاد کی اور سعی اور کوشش فرمایے
پس انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی انگشت سبابہ یعنی انگوٹھی کی پاس کی انگلی اسمان
کی طرف تین مرتبہ اوٹہای اور زمین کی طرف نیچی کی اور کہا خدایا گواہ رہ خدایا
گواہ رہ خدایا گواہ رہ پھر فرمایا ای گروہ مسلمانون کے جانو تم تین چیزین سینون
کو صاف اور پاک کرتی ہین ایک اخلاص عمل یعنی عمل نیک ویسی اور خالص نیت
سی کرنا کہ کسی کے دکھانی کیواسطی او سنانی کی واسطی نہو اور دوسری لازم
پکڑنا مسلمانونکی جماعت کو اور تیسری خیرخواہی اور نیک خواہی مسلمان بہائی
کی یعنی ہر مسلمان کی کہ وہ دین کا بہائی ہی روایت کی گئی ہی کہ پیچ حجۃ الوداع
کی حضرت دس روز مکہ مین رہی اور نماز قصری گذارتی رہی اور جب کہ مکہ سی
مراجعت کی اور مدینی کو تشریف لی چلی اثنای راہ مین غدیر خم کی منزل مین کہ نواحے

ہوئی کپڑے اوتار کر اور لنگ باندہ کر اور سفید چادر اوڑہ کر آفتاب اور ماہتاب
کو شرمندہ کرتی ہوئی دولت خانہ مبارک سی طالع اور برآمد ہوئی اور نماز ظہر کی
مدنی کی مسجد مین ادا کر کر مکہ کی طرف مع اہل بیت اور اصحاب اور ملازمین
اور احباب کی ساتہہ حشمت و جاہ سے اور تائید اور امداد اللہ کی روانہ ہوئی
حضرت مرتضی علی کرم اللہ وجہہ نے کہ یمن مین تشریف رکہتی تہی بحسب طلب
حضرت رسالت مآب کی صلی اللہ علیہ وسلم وہان سی روانہ ہو کر بیچ اثنای
راہ کی شرف ملازمت سرور دوجہان کی صلی اللہ علیہ وسلم حاصل کی اور
ہمراہ رکاب سعادت مآب کی مکہ کو راہی ہوئے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ و
سلم نے بعد رسول ہونی کی یہہ ہی ایک حج کیا ہی کہ اسکو حجۃ الوداع کہتی ہین
اور اس حج مین حضرت نے یارون کو بلا کر وداع کیا ہی اور فرمایا ہی کہ سیکہہ
لو مجہہ سی احکام حج کی پس تحقیق نہ حج کرونگا مین بعد اس برس کی اسواسطی
کہ بعد اس حج کی ایکی وفات ہوئی ہی روایت ہی کہ حضرت نے مکہ مین عرفہ کیدن عرفات
کی میدان مین بطن وادی مین خطبہ پڑہا اور وصیتین آل و اصحاب اور اصدقا اور
احباب کو کین اور فرمایا ڈرو تم خدا سی بیچ حق بیبیون اپنی کی کہ اونکو اپنی تحت
نکاح مین لائے ہو تم اور اونکی شرمگاہون پر تصرف کیا ہی تم نے ساتہہ کلمہ خدا تعالے
کی اور ساتہہ حکم اوسکی کی تمہارا حق اونپر یہہ ہی کہ وہ بی بیان تمہاری فرش
پر کسو نامحرم مرد کو قدم نہ رکہنی دین یعنی بیگانہ مرد کو اور نامحرم کو اگرچہ کیسی ہی
قرابت رکہتا ہو اور رشتہ داری رکہتا ہو اپنی پاس جگہہ نہ دیوین اور اوس سی دور ہوین
احتراز کرین یعنی اوسکی شیطنت سی ڈرین اور پارسائی اپنی کو جانی نہ دیوین اور جو وہ بی بیان

چنانچه ایسا ثابت ہوتا ہے روایات سے ایک دن شاہزادہ حسین کو نبی سینہ پر بیٹھایا
تھا کہ اونہون نے پیشاب کر دیا دائی نے جلدی سے گھبرا کر اوٹھایا کہ شاہزادے
نے رو دیا آپ کو اونکے رونے سے کمال رنج ہوا اور رقت آگئی اور فرمایا کہ تو
نہین جانتی کہ یہہ میرے جگر کا ٹکڑا ہے جو اوسکو اذیت دیگا مجکو اذیت دیگا تدارک
اوسکے پیشاب کرنے کا ہو سکتا ہے کہ مین دہو ڈالون گا جامہ کو پاک ہو جاوے گا
لیکن علاج اوسکے رنج کا کہ یہہ رو پڑا اب کیا ہو سکتا ہے اور شاہزادون کی ناک بھی آپ
پاک کیا کرتے تھے اور کسیکو اس کام کے واسطے نفرماتے تھے ایسا ہی ثابت ہوتا ہے
بعضے روایتون سے الغرض دونو شاہزادے آپ کی دامن عنایت مین پرورش
پاتے تھے اور حضرت زہرا اور علی مرتضی بیچ خدمت سراپا برکت کی حاضر رہتے تھے
اور سعادت عبادت کی اور نعمت معرفت کی رات دن حاصل کرتے تھے اور
آنحضرت صلی الله علیه وسلم شب و روز اپنی اہل بیت مین خوش و خرم رہتے
تھے اور شکر خدا عز و جل کا بجا لاتے تھے اور عالم کو ہدایت اور ارشاد اور کافرون کو
تنبیه اور تعذیب کرتے تھے اور تمام طرفون مین عالم کے آپ کی طرف سے امیر اور
قاضی اور حاکم واسطے جاری کرنے دین اور ایمان کی پھیلے ہوئے تھے کہ اس
اثنا مین یعنی جب کہ دسوان برس ہوا ہجرت سے حضرت کا ارادہ ہوا خدا کی
حکم سے حج کرنیکا خلق کثیر واسطے ساتھہ ہونے رکاب رسالت مآب کی مدینہ مین
جمع ہوئے حضرت ہفتہ کے دن پچیسوین تاریخ ذیقعد کی احرام حج کا باندہ کر
یعنی غسل کر کرا اور کنگہی سر مین پھیر کر اور تیل بالون مین لگا کر اور
خوشبو بدن مبارک کو مل کر رشک افزای صد مشک و عنبر ہو کر اور سے

کو تیری واسطے جمع نکرینگا ان دو مین سی ایک کو جدا کر دیگا اور ایک کو
تو اختیار کر انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی کہا اگر حسین وفات پاویگا تو جان
میری جلی جاویگی اور یہی جان علی اور فاطمہ کی اور جو ابراہیم نی وفات پائی
تو زیادہ درد و غم میری جان پر ہوگا مین نی موت ابراہیم کی اختیار کی بعد
تین دنکی اس قصہ سی ابراہیم بیٹے نے وفات پائی بعد اوسکی جب شاہزادہ حسین
حضرت کی پاس آتی تہی آپ اونہین چومتی تہی اور فرماتی تہی اہلا و مرحبا کہ
فدا کئی مین نی تیرے بیٹا اپنا ابراہیم ابیات حسین بن علی جان نبی ہی وہ ریحان
گلستان نبی ہی نبی کی جان و دل کا ہی دو امام سخن یہہ جانتی ہین خاص
او رعام کیا فرزند اپنا اوسپہ قربان شہ ہر دو سرا نی ہو کی حیران
محبت تہی جو اوسکی دل مین غالب ہوی اوسکی ہی پس جینی کی طالب ہوی
فرزند کی مرنی سی اپنی خدا کی دیکہلی یہہ کارسازی بنیا جسپر کری فرزند قربان
سوا شبیر کی کسکی ہی یہہ شان

مخزن چوتہا

بیچ ذکر وفات حضرت سید المرسلین خاتم النبیین احمد مجتبی محمد مصطفی صلی
اللہ علیہ وسلم کی اور بیچ ذکر وفات حضرت النسا بضعہ خواجہ ہر دو سرا کے
سلام اللہ علی محمد و علیہا اور برابر دل اہل صفا کی اور مرات خاطر بانور ضیا
کی مبین اور روشن ہو جو کہ بعد ولادت حضرت امام حسن اور امام حسین
کی انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اکثر بیچ تربیت اور پرورش شاہزادون کے
مشغول رہتی تہی اور جدائی اونکی اور رنج اونکا مطلق گوارا نکرتی تہی چنانچہ

سی ہی کہ جہان میرا حسین قتل کیا جاویگا بس جس زمانہ مین اور جسوقت کہ
[..]ٹی خون اور لہو بن جاوی گے بس جانیو تو کہ تحقیق حسین قتل کیا گیا
ام سلمہ کہتی ہین رکھا مین نی اوس مٹی کو ایک شیشہ مین کہ میری پاس
تھا اور مین اوسی ہمیشہ دیکھتی رہی اور کہتی رہی کہ جسدن یہہ لہو ہو جاویگی
وہ دن بڑا سخت ہوگا اور ایک روایت یون ہی کہ جبرئیل امین نی خبر دیے
انحضرت کو قتل ہونیے حسین کے اور کہا آیا کیا نہ دیکھاؤن مین تجھی مٹی اوسکی
یعنی قتل گاہ کی پس لائی جبرئیل امین کنکریلی مٹی کے ایک مٹھی پس رکھا
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نی اوس مٹی کو شیشہ مین اور روایات
سی ثابت ہوتا ہی کہ جبرئیل علیہ السلام دحیٔ کلبی صحابی کی صورت بن کر حضرت
گنجہ متضمن آتی تھی اور میوہ بہشت کا دونون صاحبزادون کو گریبان اور
آستین سی نکال کر دیتی تھی اور جھولا شاہزادون کا ہلاتی تھی تاکہ شاہزادہ
آرام سی سوویں اور حضرت فاطمہ زہرا خدا کی بندگی خاطر جمع سی بجالاوین اور
جکی حضرت خاتون قیامت کی ساتھ پیس نی تھی اور محنت اور مشقت اٹھاتی
تھی حضرت خاتون کو ظاہر مین دکھلائی نہ دیتی تھی قطعہ عجب درگاہ ہے
آل نبی کی کہ جبرئیل امین ہی جسکا خادم کسی اونکی مراتب سی
خبر ہے . خدا اونکی مدارج کا ہی عالم فایدہ روایت ہی
ایکدن رسول صلی اللہ علیہ وسلم شاہزادہ حسین کو اپنی داہنی ران
اور فرزند صلبی اپنی کو کہ ابراہیم نام تھا بائین ران پر بیٹھا ہی خوش
خورم بیٹھی تھی کہ جبرئیل امین حاضر ہوی اور کہا حق تعالی ان د

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

میں ... اور ایک روایت یہ ہی کہ حضرت نے سونگھا اوس مٹی کو اور

رکھا ... ایک روایت یہ ہی کہ ام سلمہ کو بھی ...

آنحضرت نے دی ... اور فرمایا کہ یہ مٹی اوس زمین کی مٹی ہے

که انحضرت صلی الله علیه وسلم نی فرمایا که حسن اور حسین دو گوشواره هین عرش کی
اور جسوقت که حق تعالی نی بهشت کو پیدا کیا ساتهه اوسکی خطاب کیا که تو دیکهه
رهنی مسکینون اور غریبون کی هو گی یعنی اکثر مسکین اور فقیر بهشت مین جاوین
گی که گناه کم کرینگی اور فقر اور فاقه اور رنج دنیا مین اوتهاوینگی حق تعالی اوسکی
عوض اونکو نعمتین اور راحتین بهشت کی بخشیگا بهشت نی عرض کی که الهی کسواسطی هاکهه
مسکینونکی اور غریبون درویشون کے مجهکو کیا تونی ندا پهونچی بهشت کوکه آیا راضی در
خوش نهین هوتی که ارکان تیری آراسته کئی هین همنی ساتهه حسن اور حسین کی یعنی دو نور
بادشاه زاده هین دوجهان کے بهشت نی یهه سنکر فخر اور خوشی کی اور کها راضی هی هون
مین راضی هوئی مین بس شوکت حسن اور حسین کی اسقدر هی که اگر بهشت هی تو
اوسکی ارکان آراسته هین ساتهه حسن اور حسین کی اور جو عرش مجید هی تو گوشواره
اور زیب اور زینت اوسکی حسن اور حسین هین اور جو دل مومن کا هی تو وه روشن
هی ساتهه دوستی حسن اور حسین کی رباعی آفتاب اوج عرفان ماهتاب چرخ
دین : شبیر و شبر مین والله همین شک نهین : عرش و کرسی اور روضه
رضوان دل آدم تمام نور سی اونکی منور هین عزیزو بالیقین فائده
روایت هی عائشه صدیقه سی که تحقیق نبی صلی الله علیه وسلم نی فرمایا که خبر دی
مجهکو جبریل نی بدرستی بیتا میرا حسین قتل کیا جاویگا بعد میری زمین طف
مین اور لایا جبریل میری پاس یهه متی وهانکی اور خبر دی مجهکو اوسنی که
اس متی مین اوسکی لاش هو گی انس ابن مالک کی روایت سی ثابت
هوتا هی که حق تعالی سی اجازت اور اذن چاها اوس فرشتی نی که باران اور

تہا اپنی گردن مبارک پر حسن کو اس حال میں ایک مرتبہ میں ملا کہ مرد اور اون
کہا اچھی سواری ہے پر سوار ہوا تو نبی نے کہا پس فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے اچھا سوار ہی وہ یعنی جیسی کہ سواری اچھی ہی سوار بھی اچھا ہی روایت ہی
عبداللہ ابن زبیر سی کہ شبیہ تر اولاد نبی سی ساتھ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی حسن تہا اور
دیکھا تہا میں نے اوسکو کہ وہ آتا تہا اور حضرت سجدے میں ہوتی تہی اور وہ آپکی گردن پر
یا پیٹھ پر سوار ہو بیٹھتا تہا پس آپ اوسکو نہ اوتارتی تہی اور سجدے ہی میں رہتی تہی
یہاں تک کہ وہ آپ سی اوترتا اور البتہ تحقیق دیکہی میں نے دیکھا آپکو کہ رکوع
میں ہوتی اور پاؤں اپنی کشادہ کرتی تہی کہ حسن اوس میں سے دوسری طرف
نکل جاتی تہی فرمایا انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خدایا میں حسن کو دوست رکھتا ہوں
تو بھی اوسکو دوست رکھہ اور دوست رکھہ اوس شخص کو کہ جو حسن کو دوست رکھی
روایت ہی ابوہریرہ سی کہ دیکھا اونہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ کہول
تی تہی موںہہ حسن ابن علی کا اور داخل کرتی تہی اپنا موںہہ حسن کے موںہہ میں اور
کہتی تہی خدایا دوست رکھتا ہوں میں اسکو تو اسی دوست رکھہ اور جو کہ اسی
دوست رکھی اوسکو دوست رکھہ **فصل** جاننا چاہئی کہ مناقب اور محامد
قرۃ عین رسول نور چشم بتول راحت جان مرتضی کان عرفان ذات کبریا
شہید تیغ کرب و بلا قتیل شمشیر جور و جفا شریف و سعید کونین سید الشہداء
حضرت امام حسین سلام اللہ علی محمد و علیہ کی خارج حد بیان سے ہیں فرمایا
انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حسین مجھسی ہی اور میں حسین سی ہوں دوست
رکھی حق تعالی اوس شخص کو کہ دوستی رکھی حسین سے روایت ہی کہ انحضرت

[illegible] حضرت صلی اللہ علیہ وسلم حضرت فاطمہ [illegible] زہرا [illegible]
[illegible] پاک [illegible] اور نجس [illegible] جیسی [illegible]
بعد [illegible] بعض [illegible]
[illegible] ہی [illegible] اللہ [illegible]
مین [illegible] فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہا [illegible]
[illegible] فاطمہ [illegible] حضرت [illegible] علیہ السلام [illegible]
[illegible] قیامت [illegible]
جب کہ انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم [illegible] فاطمہ [illegible]
زہرا ہی حضرت کی [illegible]

ابیات

[illegible] ہی [illegible] | [illegible] | [illegible]
[illegible] | [illegible] | [illegible]
[illegible] | [illegible] | [illegible]
[illegible] | [illegible] | [illegible]

فصل

[illegible] تمام [illegible]
ریحانۂ رسول دروانۂ قبول حال صدور و محن یعنی حضرت امام حسن سلام
اللہ تعالیٰ علیہ کی [illegible] غایت سی او ربیرون [illegible] سی مین
روایت ہی صحیح بخاری اور مسلم مین براء ابن عازب سی کہ کہا دون نی دیکھا
مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اوس حال مین کہ حسن آپ کی گردن پر
تہا اور کہتی تہی آپ خدایا دوست رکھتا ہون مین اسکو تو بھی دوست رکھ تو بھی
اسکو روایت ہی ابن عباس سی کہ آتی تہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور سوار کیا

محبت ورزی کی میری اور بغض رکھی علی کی ... اسکو ... قیامت کی دن ... یہودیون کی
وصی علی ابن ابی طالب کی ہی اور فرمایا علی مجہہ سی بمنزلہ سر میری کی ہی
بدن سی اور فرمایا علی کی ایک حور کی بہشت مین ہی جسکی قریب صبح کی ایک ستارہ ہی
ہوتی ہی اور فرمایا ... بہشت مشتاق ہی تین شخصونکا علی اور عمار اور سلمان
کا اور فرمایا کہ یا علی تو قسیم ہی یعنی بانٹنی والا ہی بہشت اور دوزخ کا روز
قیامت کی کہی گی دوزخ کہ یہ میرا ہی اور یہ تیرا ہی یا علی یعنی بہشتی بہشتی
علی کی طرف آوینگی اور دوزخی دوزخی دوزخ کی طرف جاوینگی اور روایت
ہی حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالی عنہ کہا کہ سنا مین نی رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم سی کہ فرماتی تہی نہ گذریگا کوئی پل صراط پر مگر وہ شخص کہ ... لکہ دیا ہو اسکو
علی جسکی گذر کی لکہہ دیگا **فصل** بیان کیا جاتا ہی کہ مناقب حضرت خاتون قیامت
مخزن امانت جناب رسالت نور دیدہ رسول یعنی جناب پاک حضرت بتول کی سلام
علی ابیہا وعلیہا زیادہ ہندسی اور خارج عددسی ہین فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ
وسلم نی قیامت کی دن پکارینگا پکارنی والا یعنی ایک آواز عرش کی نیچی
سی آویگی کہ ای حشر کی لوگون کہ جمع ہو رہی ہو بند کر دو اپنی آنکہون کو تاکہ
گذری فاطمہ بیٹی محمد کی صلی اللہ علیہ وسلم پل صراط کی اوپرسی پس گذریگی فاطمہ
... رکاب مین ستر ہزار حور عین ہونگی بجلی کی طرحسی گذرتا اور فرمایا فاطمہ
میری گوشت کا ٹکڑا ہی اذیت دی مجکو جو اذیت دی اسکو اور جو خوش کری
اور راحت دی مجکو جو کہ خوش کری اور راحت دی اسکو اور فرمایا محبوب زیادہ
اہل بیت میری سی میری طرف فاطمہ ہی اور روایات سی ثابت ہی کہ آنحضرت

کی قلعہ پر جا چڑہی تہی اوس دروازہ کو جب کہ شیر خدا نی اپنی ہات سی زمین پر ڈالا
اٹہہ آدمیون نی زور کیا پر گز نہ ہلا اور کم چالیس آدمیون سی نہ اوٹہا روایت ہی کہ ایک
دن علی مرتضی مسجد مین سوتی تہی اور مٹی کمند ہی کو لاگ گئی تہی کہ حضرت محمد مصطفی
نبی آکر صلی اللہ علیہ وسلم اپنی ہات سی وہ مٹی دور کی اور فرمایا قم یا ابو تراب یعنی
کہڑا ہو ای باپ مٹی کے نزدیک اہل تحقیق کی یہہ بڑی منقبت اور بزرگی ہی علی
مرتضی کی اسواسطی کہ مراد خاک سی اہل اللہ اور اولیا کرام ہین کہ فنا ہو گئی ہین اور
خاک در خاک ہو گئی ہین عشق اور محبت الہی مین اور وصل ہو رہی ہین جناب کبریائی
سی اور تواضع اور عاجزی اور انکسار خاک کی مانند اون پر ختم ہی اور باپ سی مراد
اصل اور بنیاد ہی پس اصل اور بنیاد سب عارفون اور ولیون کی حضرت شاہ
سیادت پناہ ہین فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی علی مجہسی ہی اور مین علی سے
ہون اور فرمایا مین شہر علم کا ہون اور علی دروازہ ہی اوسکا پس جو شخص چاہی
کہ شہر مین داخل ہووی پس چاہیئی کہ پہلی دروازہ مین آوی اور فرمایا آدمی
سب جدی جدی درختون سے ہین اور مین اور علی ایک درخت سی ہون
اور فرمایا بدبخت زیادہ تر آدمیون مین سے دو شخص ہین ایک وہ جس نی
صالح پیغمبر کی اونٹنی کو قتل کیا تہا اور دوسرا وہ کہ یا علی تیری موہنہ اور ڈاڑہی
کو خون سی رنگیگا یعنی قاتل علی کا ابن ملجم اور فرمایا حضرت نی ایک روز کہ
بند کرو دروازی اپنی مسجد مین سی مگر علی کا دروازہ کہلا رہی پس ہر حال مین
حضرت علی کو مسجد مین آمد و رفت درست تہی مانند پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی
فرمایا حضرت نی تحقیق یہہ بات کہ اللہ تعالی نی رکہی اولاد ہر نبی کی اوسکی پشت

اور روایت ہی کہ نہین ہوی اہل بیت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو اونکی ... نجات

کا یعنی ہر شخص اہل بیت کا شفاعت کرنیوالا ہی ... اور بخاری اور مسلم روایت کیا

فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی جو شخص کہ بغض رکہی اہل بیت سی وہ منافق ہی

ترمذی مین روایت ہی جابر سی کہ ہم منافقون کو ساتہہ بغض علی کی پہچانتی ہین فرمایا

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی جو شخص کہ ارادہ کری کہ وسیلہ پکڑی مجکو اور یہہ کہ ہوی واسطی

اوسکی میری پاس بات کہ شفاعت کرون مین واسطی اوسکی ساتہہ اوس بات کی مین جانتا

جانتا اوسی کہ ملاقات اور اخلاص کری میری اہل بیت سی اور خوش کری اونکو تئین

فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی فاطمہ سردار ہی بہشت کی بیبیون کی اور بیچ ایک

حسن سردار ہین بہشت کی جوانون کی اور فرمایا حسن و حسین پہول میری ہین دنیا بیچ

اور فرمایا بیشک شان یہہ ہی کہ دوستی رکہی ... ابی ... دوستی رکہی مجسی اور جسنی

بغض رکہا اونسی بغض رکہا مجسی **فصل** بیچ بیان کرامات اور فضایل جناب ولایت

مآب محبوب رسول مقبول مظہر حق قبول شیر خدا علی مرتضی کی بی انتہا اور لاتعد و

لاتحصی ہین کہا امام احمد حنبل نی رحمۃ اللہ علیہ ... فضایل اور بزرگیان کسی کی

اتنا ... کہ جو ... ہین علی مرتضی کرم اللہ وجہہ کی کہا قاضی اسماعیل بخاری اور ...

ابو علی نیشاپوری نی نہین وارد ہوی فضایل اور مناقب بیچ حق کسی کی

اصحاب کرام مین ساتہہ سندون حسن اور قوی کی زیادہ اون فضایل اور مناقب

سی کہ وارد ہوی ہین بیچ حق علی کی یعنی جناب کرامت انتساب اول ...

کان عرفان ... رسول ... قبول عالم ربانی خطاب ... دربار ...

غریب ... جامع ... حافظ قرآن ناصر ... اہل ایمان ہی ہدایت کی ... دلین

سی کہ بہشت مین داخل ہونگی مین اور علی اور فاطمہ اور حسن اور حسین مین حضرت
علی کہتی ہین کہ مین نی پوچھا پس محب اور دوست ہماری کب داخل ہونگی آپ نے
فرمایا پیچھی پیچھی تمہارے روایت ہی حضرت عمر سی رضی اللہ تعالی عنہ کہ کہتی تہی
سنا مین نی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سی ہر سبب و ہر نسبت منقطع اور کٹ جاوے
گا دن قیامت کی سوای سبب و نسبت میری کی اور ایک روایت یہہ ہی کہ سوای سمدہیانہ
میری کی اور سبب و نسب میری کی اور ایک روایت یہہ ہی کہ فرمایا آپ نی نسب میرا اور سمدہیانہ
میرا اوپر گے دن قیامت کی پس شفاعت کروائینگی اونکی کہ جن سی یہہ تعلق رکہتی
ہین روایت ہی فرمایا رسول صلی اللہ علیہ وسلم نی سوال کیا مین نے پروردگار اپنی سے
کہ نہ داخل ہو کوئی اہل بیت میری سے بیچ دوزخ کی پس قبول فرمایا حق تعالی نے اس بات
کو اور فرمایا اول سب سے داخل ہونگی حوض کوثر پر اہل بیت میری اور دوست میرے
اور فرمایا کہ ہم اولاد عبد المطلب کی سردار بہشتیوں کی ہین اور حمزہ اور علی اور
جعفر ابن ابی طالب اور حسن اور حسین اور مہدی اور فرمایا لازم پکڑو واسطے آدمیون
دوستی ہماری کہ اہل بیت ہین ہم یعنی دوستی میری اور آل میری کی پس تحقیق
حال یہہ ہی کہ جو شخص کہ پہونچی گا خدا کی اور اور وہ دوستی رکہتا ہوگا ہم سی داخل
ہوگا بہشت مین ساتھہ شفاعت ہماری کے قسم ہی اوس شخص کے کہ جان میری بیچ
ہات اوسکی کے ہے یعنی خدا کی نہ نفع کریگا اور نہ کام آویگا بندہ کی لئی عمل نیک اوسکا بغیر
دریافت کرنی حق ہمارے کی یعنی جو کہ اہل بیت کا حق پہچانی گا اور اون سے دوستی
رکہیگا اوسکا عمل نیک بہی کام کا ہی والا کچھہ کام کا نہین کسی شاعر نی خوب کہا ہے
مرد بی حب اہل بیت عبادت حرام ہی ؛ زاہد تری نماز کو میرا سلام ہے اور

محب و مرتضی له خدایا درود بهیج تو اوپر محمد کی جیسی که دوست رکهی تو اور چاهی تو
اور راضی هوے تو واسطی اوسکی **فایده** جاننا چاهیی که نقل کیا گیا هی جو شخص
اوس درود کو شام تہ اس درود کی اللهم صل علی روح محمد فی الارواح
خدایا درود بهیج تو اوپر روح محمد کے بیچ ارواح کی و علی جسد محمد فی الاجساد
اور اوپر بدن محمد کے بیچ بدنون کے و علی قبر محمد فی القبور اور اوپر قبر محمد
کی بیچ قبرون کے متعلق هی ساتهه قول اوسکی کی ساتهه اس درود
کی ملاکر ستر مرتبه پڑها کری انحضرت صلی الله علیه وسلم کی زیارت سی مشرف
هوتا هی **فرد** نقاب چهره تابان سی ٹک اوٹها دیجی کبهی تو اپنی جهلک
همکو بهی دکها دیجی **فرد** مهروہ کا نور جادیے دم مین بهول خواب مین
جو دیکهی روی رسول **فایده** جاننا چاهیی که ایت ذکر کی گئی بموجب قاعده
عربی کی دلالت کرتے هی که حق تعالی اور فرشتی همیشه اور مدام اور
پیوسته اور علی الدوام صلواة اور درود اوپر انحضرت صلی الله علیه
وسلم کی بهیجتی هین پس سزاوار اور لایق ساتهه حال مسلمان کی یهه هی که
علی الدوام اور هر صبح و شام ساتهه ذکر صلواة اور ادای تسلیمات کے
اوپر سید کائنات علیه افضل التحیات اور اکمل الصلواة کی گویا از و
هووی اور بیچ جمیع مقصود اور کام کی اور کل مهم اور مرام کے طرف
روح پر فتوح اوسکی کی متوجه رهی اور وسیله جناب رسالت مآب صلی
الله علیه وسلم کو شفیع اور وسیله اپنا کری تو سب مرادین اوسکی حاصل
هودین اور مهمات دینی اور دنیوی آسان هو دین **غزل**

خبردار کیا مین بیے لوگ ساتہہ پڑہنی اس درود کے مشغول ہو گئی ابہی تین سو
مرتبہ نہ پڑہی تہی کہ ہوا طوفان سے نی تسکین پائی اور ہم سب خلاص ہو بے
چاہئی جانا کہ اس درود کو اکثر صاحب اوقات لوگ پڑہتی ہین اور نعمت بہی فایدہ
حاصل کرتی ہین اور اس درود کو درود ہزارا بہی کہتی ہین **فایدہ** جاننا چاہئی
کہ لکہا ہی درود پڑہنی کی فایدہ مین سی بڑا فایدہ یہہ ہی کہ درود پڑہنی والی کو دولت
زیارت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہات لگتی ہی اور جس شخص نی حضرت کو
خواب مین دیکہا گویا بیداری مین یعنی جاگتی مین دیکہا کہ آپ نی فرمایا ہی جس شخص
نی دیکہا مجکو خواب مین پس تحقیق دیکہا اوسنی مجکو حق یعنی راست اور سچہ پس
ہر ستی کہ شیطان شبیہ میری نہین بن سکتا اور جس شخص نی سرور کاینات
علیہ الصلوۃ کو دیکہا دوزخ کی آگ نہ دیکہی گا ساتہہ دلیل حدیث جابر ابن عبد اللہ
انصاری کی رضی اللہ عنہ کہ کہا فرمایا پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نی نہ لگی گی آگ
اوس مسلمان کو کہ جس نی دیکہا مجکو یا دیکہا اوسکو کہ جس نی دیکہا مجہی **فایدہ**
جاننا چاہئی کہ لکہتی ہین معمول یہہ تہا کہ درمیان آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اور
حضرت ابو بکر صدیق کی رضی اللہ تعالی عنہ کوئی نہ بیٹہتا تہا ایک دن ایک شخص آیا
آپ نی اوسکو اپنی اور صدیق اکبر کی بیچمین بٹہایا اصحاب نی تعجب کیا جب وہ شخص
مجلس سی اوٹہہ کر باہر گیا آپ نی فرمایا یہہ شخص یہہ درود مجپر بہیجتا ہی اللہم
صل علی محمد کما امرتنا ان نصلی علیہ خدایا درود بہیج تو اوپر محمد کی جیسی کہ
حکم کیا ہی تو نی ہمکو اسکا کہ ہم درود بہیجتی ہین اوپر اوسکی اللہم صل علی محمد کما ہو اہلہ
خدایا درود بہیج تو اوپر محمد کی جیسی کہ وہ لایق اوسکی ہی اللہم صل علی محمد کما

یعنی جواہر دیا قوت اور موتی نثار کئی سبب برکت ایک درود کی کہ مین پڑہا کرتا
تہا وہ شخص کہتاہی پوچہا مین نی کہ وہ درود کونسا ہی فرمایا اللہم صل علی محمد وعلی آل محمد
کلما ذکرہ الذاکرون وکلما غفل عن ذکرہ الغافلون خدایا رحمت نازل کر تو اوپر محمد
کی اور انکی آل کی جب ذکر کرتی ہین اسکا ذکر کرنیوالے اور جسوقت کہ غفلت کرتی ہین اسکی ذکر سی غافل ایک
شخص سی سلف کے لوگون مین سی نقل کیا گیاہی کہ کہا اس نی کہ تہا مین دریا کی ایک کشتی مین کہ ناگاہ
ہوا طوفانی اٹہی کہ اقلابہ کہتی ہین اور ملاحون مین یہہ بات مشہور رہتی کہ اس ہوا سی
کم نجات ہوتی ہی اتفاق اضطراب کشتی کے بیٹہنی والون مین پڑا اور ڈوبنی کے خوف
سی سب حیران اور شور مین تہے اور ایک دوسرکو وداع کرنے لگا کہ ناگاہ ہنسکی اور اونگ
نی مجہپر غلبہ کیا کہ انکہ میری کچہہ لگ گئی کہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نی دیدار پر انوار اپنا
مجکو دکہایا اور عنایات بہنایات سی فرمایا کہ ان کشتی کی لوگون سے کہدی کہ ہزار مرتبہ
یہہ درود پڑہین اللہم صل علی سیدنا محمد وعلی آل سیدنا محمد خدایا درود بہیج تو اوپر
سردار ہمارے کی کہ محمد ہی اور اوپر آل سردار ہمارے کی کہ محمد ہی صلوۃ تنجینا بہا وہ درود
کہ نجات دی تو ہمکو سبب اسکی من جمیع الاہوال والآفات سب ہولون اور آفتون سی
وتقضی لنا بہا جمیع الحاجات اور روا کر تو سبب اسکی سب حاجتین ہماری وتطہرنا بہا من
جمیع السیئات اور پاک کر تو ہمکو سبب اسکی سب گناہون سی وترفعنا بہا عندک اعلی الدرجات
اور بلند کر تو ہمکو سبب اسکی اپنی نزدیک بلند درجہ مین درجون مین سی وتبلغنا
بہا اقصی الغایات اور پہنچا تو ہمکو سبب اسکی انتہا وتمام غرضون اور مقصودون
کو من جمیع الخیرات سب نیکیون سی فی الحیات وبعد الممات بیچ زندگی کی اور بعد مرنی کی
وہ شخص کہتاہی کہ پہر بیدار ہوا اور جاگا مین اور کشتی کی لوگون کو اس خواب سی خبردار

ابراہیم اور پر ابراہیم کی روایت ہی ابو حمید ساعدی سی کہ کہا اصحاب نی یا رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیون کر درود بہیجا کرین ہم اوپر تیرے فرمایا کہا کرو
اللہم صلی علی محمد و علی ازواجہ و ذریتہ خدایا رحمت نازل کر تو اوپر محمد کے
اور اوپر بیبیون اوسکی کی اور اولاد اوسکی کی و بارک علی محمد و علی ازواجہ
اور برکت بہیج تو اوپر محمد کی اور بیبیون اوسکی کی اور اولاد اوسکی کی کما
بارکت علی ابراہیم جیسی کہ برکت بہیجی تونی اوپر ابراہیم کی انک حمید مجید
تحقیق تو حمد اور تعریف کیا گیا ہی اور بزرگ ہی اور بیچ بعضی روایت کی کما
بارکت علی ابراہیم کی آگی لفظ فی العالمین کا ہی یعنی بیچ سب عالم اور
خلق کے بعضی اہل حدیث کی محققون نی کہا ہی افضل اور بہتر یہہ ہی کہ اس
طرحسی درود پڑہین کہ جسمین سب طریقہ نقل کی گئی آنحضرت صلی اللہ علیہ
وسلم سی آجاوین اور وہ درود جامع ہوی بس چاہیی کہ اسطرح پڑہین اللہم
صل علی محمد عبدک و رسولک النبی الامی و علی آل محمد وازواجہ وذریاتہ
کما صلیت علی ابراہیم و علی آل ابراہیم و بارک علی محمد النبی الامی
وعلی آل محمد وازواجہ وذریاتہ کما بارکت علی ابراہیم و علی آل ابراہیم
فی العالمین انک حمید مجید نقل ہی کہ ایک شخص نی امام شافعی رحمۃ اللہ
علیہ کو بیچ خواب کے دیکہا بعد وفات اونکی کی اور پوچہا کہ کیا کیا تیرے
ساتہہ خدا نی اپنی سید میری امام شافعی نی کہا گناہ میری بخش دیے
اور بڑی تعظیم اور احترام سی یعنی شان و شوکت سی مجکو بہشت مین
لی گئی جیسی کہ نوشہ کو دولہن کے گہر لیجاتی ہین اور مجپر بہت سی چیزین

چاہی تو اگر زیادہ کریگا تو اوپر تیری بہتر ہو گا تیری واسطی عرض کی مین نے
نصف یعنی آدھا فرمایا جتنا چاہی تو اور اگر زیادہ کریگا تو بہتر ہو گا تجکو عرض کے
مین نے کہ دو حصّی تہتون کی درود کی واسطی مقرر کرون اور ایک حصّہ دعا کے
دہتی فرمایا جتنا چاہی تو اور اگر زیادہ کریگا تجہ ہی کو بہتر ہو گا عرض کی مین نے
سب اپنی دعا کی وقت بیچ درود بہیجنی کی اوپر تیری صرف کرون کا مین فرمایا کہ
اوس وقت لیے اگر یون کریگا تو تو تیری سب کام اور ہمین سرانجام پاوینگی اور گناہ
تیری سب بخشی جاوینگے **فصل** جانہی چاہنا کہ درود مین طرح طرح
سی مروی جاتی ہین جو دوتی ہو دو تی تو بہہ مین مثلا یون کہی کہ اللّٰہم صلّی الله علی محمّد
یا خدا درود بہیج تو اوپر محمد کے یا یون کہی صلّی علی محمّد درود بہیجی الله اوپر
محمد کی یا یون کہی صلّی الله علی النبی درود بہیجی خدا اوپر نبی کی ایسا ہی لکہا
ہی روضۃ الاحباب مین اور بہلا نی یہہ ہی کہ جمع کری درمیان صلواۃ اور سلام
کی بلکہ لفظ آل کا بہی اور لفظ برکت کا بہی شامل کری پس یون کہی اللّٰہم صلّی
علی محمّد و علی آل محمد و بارک وسلّم یا خدا رحمت نازل کر تو اوپر محمد کی اور
اوپر آل محمد کے اور برکت دی اور سلامتی عطا کر ابو سعید خدری سے روایت
ہی کہ کہا اونہون نے پوچہا مین نے حضرت صلّی الله علیہ وسلّم سے کہ کیونکر
درود دا اوپر تیری بہیجا کرین ہم فرمایا کہا کرو اللّٰہم صلّی علی محمّد عبدک و رسولک
خدایا رحمت نازل کر تو اوپر محمد کی کہ بندہ تیرا ہی اور پیغمبر تیرا ہی کما صلّیت
علی ابراہیم جیسی کہ رحمت نازل کی تو نی اوپر ابراہیم کی و بارک علی محمد
اور برکت بہیج تو اوپر محمد کے کما بارکت جیسی برکت بہیجی تو نی علی ابراہیم

فصل اوسکی کی اوپر دلیلین اوس آخرین کی اوپر تپس اور رحمت کرنی اوسکی کی اوپر سب مومنون اور زرگون
کی بیچ شفاعت کی اور داخل ہونی جنت کی اور بلند کرنی درجہ اوسکی کی بیچ بہشت کی روایت
ہی کہ انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا کہ جبرئیل نزدیک میری آیا اور کہا کہ ای محمد
صلی اللہ علیہ وسلم جو شخص کہ تیرا نام مبارک سنی اور درود نہ بھیجی حق تعالی اوسی
دور کری رحمت سی یعنی جبرئیل علیہ السلام نی یہہ دعا بد دی اوپر اوسکی انحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم سی کہا تو کہہ آمین انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی کہا آمین
روایت ہی کہ انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا کہ درود بھیجنا مجہہ پر سبب نور اور
روشنی کا ہی قیامت کی دن اوپر پل صراط کی اور جو کہ اسّی بار درود پڑہا
کری جمعہ کی دن اسّی برس کی گناہ اوسکی بخشی جاتی ہین روایت ہی کہ فرمایا
رسول خدا نی صلی اللہ علیہ وسلم کہ درود بہت پڑہا کرو جمعرات کو رات کی
وقت کہ رات جمعہ کی ہوتی ہی تحقیق کہ درود تمہاری عرض کیجاتی ہی میری اوپر
پس مین تمہاری واسطی دعا اور طلب مغفرت کی کرتا ہون خدا تعالی سی روایت
ہی کہ انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا قریب زیادہ تر مجہسی اور راحت اور لائق
زیادہ ساتھہ شفاعت میری کی وہ شخص ہی کہ بہت بھیجی درود مجہہ پر حق تعالی
اوسی پر دس رحمت نازل کرتا ہی اور دس گناہ اوسکی بخشتا ہی اور دس درجہ اوسکی
بہشت مین بلند کرتا ہی روایت ہی ابی ابن کعب سی کہ عرض کی مین نی یا رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مین بہت بھیجتا ہون درود اوپر تیری فرما دی مجکو کہ
اپنی دعاؤں کی وقتون مین سی کس قدر وقت درود کی واسطی مقرر کرون
آپ نی فرمایا جس قدر تو چاہی عرض کی مین نی چوتہا حصہ فرمایا جتنا

خمید نمبر کی گواہی ہی اور اوپر آل محمد کی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی آج
کرنا ہم میں بہت بڑی لائق نہیں ہیں اور کتب میں حسن بن ہیں اور جب عالم لدنی تواب
کرامات آپ پر منکشف اور بعض نے کہا درایت بیہقی نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے ... ناقص والی کی بڑی میں ہمیشہ ہی اپنی ... دل میں نہیں ہوتی ہی تاکہ
درود بھیجا جاوی ہی اوپر محمد کی اور اہل بیت اوسکی کی اللہم صلی علی محمد وآلہ ہی امام شافعی رحمہ
اللہ علیہ ... اہل بیت کی یا اہل بیت رسول اللہ حبکم فرض من اللہ فی القرآن
انزلہ کفاکم من عظیم القدر انکم من لم یصل علیکم لا صلوۃ لہ یعنی ای اہل بیت رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی دوستی تمہاری فرض ہی خدا تعالی کی حکم سی کہ بیچ قرآن شریف
کی نازل کیا ہی اوسکی میں کفایت کرتا ہی تمہاری نسبت بڑے بزرگ قدر تمہاری میں یہ امر
کہ جو شخص نماز میں درود نہ بھیجی تم پر نہیں نماز ہی اوسکی اور امام شافعی کی نزدیک درود
اہل بیت پر واجب ہی نماز میں بعد التحیات کی بیچ قاعدہ اخیر کی فصل جاننا چاہئے کہ
صلواۃ یعنی درود خدا تعالی کی طرف سی رحمت ہی اور اوروں کے طرف سی رحمت کا طلب
کرنا اور مانگنا ہی اسلئے یہہ کہا جاوی کہ خدا درود بھیجتا ہی معنی یہہ ہوینگے کہ رحمت نازل کرتا ہے
اور جو یہہ کہا جاوی کہ مسلمان درود بھیجتے ہیں مراد یہہ ہوتی ہی کہ رحمت کو طلب کرتے
ہیں اور مانگتی ہیں اور صلواۃ کی معنی درود کی معنی تعظیم کی بعضی مقام میں آتی
ہیں چنانچہ ایک عالموں کے جماعت نی کہا ہی معنی اللہم صلی علی محمد کے یہہ ہیں
کہ بار خدایا تعظیم کر اور بزرگی دے تو محمد کو بیچ دنیا کی ساتھ بلند کرنی دین اوسکی
کی اور ظاہر کرنی دعوت اوسکی کی اور برا کرنی ذکر اوسکی کی اور باقی رکھنی شریعت
اوسکی کی اور بیچ آخرت کی ساتھ قبول کرنی شفاعت اوسکی کی اور ظاہر کرنی فضل

همیشه کی کرتی هین اوپر ایسی کاموں کی او رحرام کی هی دوزخ کی آگ اون پر خدای کریم
نی اور عوض خلافت ظاهری کی خدای تعالی نی اونکو خلافت باطنی عنایت فرمای
هی که وه ولایت اور معرفت هی چنانچه گئی هی قوم عالموں کی اهل تحقیق سی اسبات
کی طرف که قطب الاولیا هر زمانی مین سیدهی هوتا هی اور کسی قوم مین سی نهین هوتا
اور حرام کیا حق تعالی نی اون پر صدقه زکوة اور نذر اور کفاره کا که وه میل آدمیون
کا هوتا هی مناسب اور لایق اس قوم کی نهین که جسی خدا تعالی نی طاهر اور پاک
کیا هی اور طاهر فرمایا هی ایسا هی لکها هی صواعق محرقه مین فرمایا خدای کریم نی بیچ کلام
مجید کی اِنَّ اللهَ وَمَلٰئِكَتَهٗ يُصَلُّونَ عَلَى النَّبِيِّ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا صَلُّوا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوا
تَسْلِيمًا تحقیق هی یهه بات که خدای تعالی اور فرشتی اوسکی درود بهیجتی هین
اوپر نبی کے ای مومنون درود بهیجو تم اوپر اوسکی اور سلام بهیجو سلام بهیجنا
ثابت هی حدیث صحیح سی که هرگاه نازل هوئی یهه آیت اصحاب نی عرض کیے
یا رسول الله صلی الله علیه وسلم تحقیق جانتی هین هم طرح سلام بهیجنی کی آپ پر
یعنی یهه هم کهتی هین السلام علیک یا ایها النبی ورحمة الله وبرکاته التحیات
کی ساتهه پس کیونکر اور کن لفظون سی درود بهیجین تجپر آپ نی فرمایا یون کها کرو تم اللهم
صل علی محمد وعلی آل محمد الهی درود بهیجو اوپر محمد کی اور اوپر آل محمد کے اور
بهت روایتون سی ثابت هوتا هی که حضرت نی فرمایا درود جنین بهیجنا وه هی که جس
مین آل کا بهی لفظ هو اور جو آل کا لفظ نهو تو وه درود ناقص هی بیچ بعضی
روایت کی هی که آپ نی اصحاب کو فرمایا که جس وقت که تم درود بهیجا کرو تو یون بهیجا
کرو اللهم صل علی محمد النبی الامی وعلی آل محمد یا الله درود یعنی رحمت بهیج تو اوپر

اور دفع کری اور دور کری پلیدی اور برائی کو ای اہل بیت نبی کی اور پاک
کری تمکو پاک کرنا روایت ہی ابی سعید خدری سی کہ نازل ہوئی یہہ آیت بیچ
شان پانچ شخص کی یعنی نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور علی اور فاطمہ اور
حسن اور حسین کی صحیح مسلم کی روایت ہی کہ داخل کیا آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم نی ان چار شخص کو اپنی کملی مین کہ اوسکو اوڑہی بیٹھی تہی اور
پڑہا اس آیت مذکورہ کو اور کملی کو عربی مین عبا کہتی ہین اور صحیح روایت
سی ثابت ہی کہ لیا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی ان چارون پاک سرشت
کو اپنی کملی مین اور کہا الہی یہہ میری اہل بیت ہین اور خاص ہین لیجا اور
دور کران سی پلیدی کو اور برائی کو اور پاک کران کو پاک کرنا تب کہا ام سلمہ
نی کہ بی بی ہین ان حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بی بیون مین سی اور مین بہی
ساتہہ ان چارون کی ہون فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی تحقیق تو اوپر خیر
کی ہی یعنی تو بہی اوپر خیر و برکت کی ہی اور میری اہل ہی لیکن جو خصوصیت کہ ان
چار شخص کو ہی وہ کسیکو نہین ہی **فصل** چاہیی جاننا کہ آیت ذکر کی گئی
جنمین فضایل اہل بیت نبوی کا اور کان ہی مناقب اولاد مصطفوی کی
اسواسطی کہ معنی اس آیت کی مفصل یہہ ہین کہ ارادہ حق تعالی کا منحصر اوپر
ہوا اسی امر پر ہی کہ دور کری پلیدی شرک کی اور گناہ کی سیدون
سی کہ آل اور اولاد نبی کی ہین حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور پاک کری انکو سب
[illegible] سی اور احوال نامناسب سی اور فایدہ اس پاکی کا یہہ ہی کہ توفیق
دی انکو خدا تعالی اور توفیق اچہی عملون کی دیتا ہی کہ وہ ہمیشگی

سفید کپڑی مین لپیٹ کر لیگئی اور آپ کی گودی مین رکہا آپ نی اوسکی داہنی کان مین
اذان اور بائین کان مین تکبیر کہی پہر کیا دیکھتی ہون مین ناگہان کہ انحضرت صلی الله
علیه وسلم چشم پر آب ہین اور روتی ہین عرض کی مین نی کہ باپ اور مان میری آپ پر فدا ہوجاوین
سبب رونی کا کیا ہی یا رسول الله صلی الله علیه وسلم آپ نی فرمایا کہ اوپر حال اس
فرزند کی روتا ہون مین مین نی کہا یہہ فرزند ابہی پیدا ہوا ہی اور ابہی کوئی امر عارض
نہین ہوا کہ سبب رونی کا ہووی آپ نی فرمایا ای اسما قتل کریگی اسکو ایک گروه
باغی کہ نہ پہونچی گی اونکو شفاعت میری اور بعد اسکی آپ نی فرمایا کہ ای اسما فاطمه
سی یہہ بات نکہنا اور داغ اس غم کا اوسکی دل پر نہ رکہنا کہ وه ابہی جنی ہوئی ہی یعنی
قریب العہد ہی ساتہہ ولادت کی مراد یہہ کہ ضعیف و ناتوان ہو رہی ہی اس غم
کی تاب نہ لا سکی گی شواہد النبوت مین اور بہت کتابون مین لکہا ہی کہ امام حسین
کا ایسا جمال باکمال تہا کہ شب تاریک مین اوسکی روشنی سی لوگ راه چلتی تہی اور
وه شبیه تہی ساتہہ انحضرت صلی الله علیه وسلم کی سینه سی لیکر پاون تک اور کنیت
اونکی ابو عبد الله ہی اور لقب اونکی زکی اور شہید اور سبط ہین

مخزن نمبر ۱

[illegible]یح ذکر مناقب اہل بیت کی محبان اہل عبا کو اور مخلصان عیال مرتضی کو معلوم
[illegible]ور مفہوم ہووی کہ مناقب فضایل اہل بیت کی بسیار از بسیار اور بیحد اور بیشمار
[illegible]ین چندی اس کتاب مین لکہی جاتی ہین بطریق اختصار کی تا مشتی نمونه ہو
[illegible]وار سی فرمایا خدای کریم نی بیح قران شریف کی انما یرید الله لیذہب
[illegible]م الرجس اہل البیت ویطہرکم تطہیرا یہہ ہی اراده کرتا ہی الله کہ لیجاوی

فاطمہ کی ہان فرزند ارجمند ہوا تہا اور فرشتی اوسکی زیارت کی واسطی آتی تہی
اور آتی ہین اور تعداد جماعتونکی بہت زیادہ ہی کہ انہی جماعتین فرشتون کی آمین [illegible]
صدیق اکبر نی تعجب کیا پہر عمر فاروق اور عثمان غنی اور صحابہ اور بہی آئی اور دروازہ پر
ٹہری کہ انتظار آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی برآمد ہونیکا رکہتی تہی یہان تک حضرت رسالت
مآب حجری سی باہر تشریف باہر لائی یاردن کو حجری پر دیکہا کہ منتظر ہی ابوبکر صدیق نی حال
علی مرتضی کی گفت وگو کا عرض کیا آپ نی فرمایا کہ ای علی تجکو فرشتون کا نام اور تعداد
وشمار کیونکر معلوم ہوئی علی مرتضی نی عرض کی کہ مین فرشتون کی فوج سی واقف ہوا
اور ہر گروہ کہ کا نام جدا کرتی تہی اور تہنیت اور مبارکبادی جدی جدی بولی مین
کہتی تہی مین نی اون بولیون کو شمار کر کر اونہی جماعتین قیاس کین آپ نی سن کر فرمایا
کہ خدا تعالی [illegible] تیری عقل اور بہی یا علی ثابت ہی کہ سید کائنات علیہ افضل الصلوۃ
سب کہ فاطمہ زہرا [illegible] لائی اسمانیت عمیس نی اون فرزند جگر بند کو سفید کپڑی مین لپیٹ
[illegible] کو دی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی رکہا حضرت نی بانگ نماز کی داہنی کان
[illegible] ابوبکر علی مرتضی سی کہ مقدمہ نام رکہنی کے پوچہا علی
[illegible] حضرت نی ساتہہ حکم الہی کی جبرئیل کی اشارہ سی حسین
[illegible] دن کی دوسری بیٹی کا نام تہا اور لفظ
[illegible] بطریق سابق کی ساتوین دن عقیقہ
[illegible] برابر بالون کی صدقہ کی اسما بنت عمیس
[illegible] حسین متولد ہوا اور پیدا
[illegible] میری بیٹی کو مین سفید

اور جس دن کہ شاہزادہ موجہان پیدا ہوئی منگل کا دن اور چوتھی تاریخ شعبان کی تھی وے آپ
ہی ام الحارث سی کہ ایک دن مین نی بیچ خدمت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی جاکر عرض
کی تھی کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مین نی ایک خواب ہولناک دیکھا ہی اور مین اوسکی
ہیبت سی بہت ڈرتی ہون آپ نی فرمایا کیا دیکھا ہی تو تی عرض کی تھی کہ یہہ دیکھا ہی مین نے
کہ ایک پارہ گوشت کا آپکی بدن مبارک سی کاٹ کرکسی نے میری گودی مین رکہہ دیا ہی آپ نے
فرمایا کہ نیک اور خوب اور اچھا خواب ہی یہہ جو دیکھا تو نی فاطمہ کے ہان لڑکا ہوگا اور وہ
تیری گودی مین دیا جاویگا بعد اوسکی حسین پیدا ہوا اور میرے گودی مین دیا گیا
معارج النبوۃ مین ابن عباس کی روایت سی لکھا ہی کہ معمول آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا
یہہ تہا کہ بعد ادا کرنی نماز صبح کے چہرہ مبارک اپنا اصحاب کی طرف کرتی تہی اور ساتھہ
تجلیون کے انوار جبین مبین سے ظلمات غم و اندوہ یارون کے دلون کے میدان سی
زایل اور دفع کرتی تہی ایک دن صبح کی نماز ادا کرکر پیشانی نورانی اپنی یارون کی طرف
نہ کی اور علی ابن ابی طالب کو ارشاد فرماکر مسجد سی باہر تشریف لائی اصحاب کیفیت
حال سی واقف نہ تہی حضرت مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم علی مرتضی کو لیکر فاطمہ
زہرا کی حجری تک آئی اوسوقت علی مرتضی کو فرمایا کہ تو حجری کی دروازہ پر توقف
کرو اور ٹہیرا رہ کہ کوئی گہر کی اندر آنی نہ پاوی اتنی مین صدیق اکبر آئی اور علی مرتضی
کو اوپر حجری کی دروازہ کی توقف کرنیوالا دیکھا احوال پوچھا علی نے کہا کہ آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم حجرہ مین ہین اور مجھی یہان ٹہیرایا ہی کہ اندر جانی سی لوگون
کو منع کرون صدیق اکبر نی کہا کیا مجکو اجازت ہی کہ مین داخل ہون علی مرتضی ا
نی کہا کہ آنحضرت کو کچھہ شغل اور کام درپیش ہی پوچھا کہ کیا شغل ہی کہا کہ

کہ شبیر تھا حضرت نے فرمایا کہ ای جبرئیل زبان ہماری عربی ہے اور دولت
عبرانی ہے جبرئیل نے کہا کہ معنی شبیر کی زبان عربی مین حسن ہے پس اس کا
نام حسن رکھو حضرت نے حسن نام رکھا اور معنی حسن کے نیک اور اچھا ہین
اور ایک روایت یہ ہے کہ جبرئیل امین اس نام کو ایک قطعہ حریر بہشت کی لکھا
ہوا لائے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بشارت تہنیت کی گذرانی اور ساتوین دن
پیدا ہونے سے عقیقہ کیا دو دنبے املح ذبح کیے اور ران دنبے کی دائی کو بخشا
فرمایا اور سر کے بال ترشوائے اور ہموزن بالون کے چاندی تصدق کی
اور حضرت امام حسن شبیہ پیغمبر کے تھے صلی اللہ علیہ وسلم سینہ سے لیکر سر تک اور کنیت
انکی ابو محمد اور لقب انکی تقی اور سید اور سبط ہین مفصل جاننا چاہیے کہ ارباب
سیر اور اصحاب اخبار لکھتے ہین کہ بیچ چوتھے برس کے ہجرت سے بیچ شہر مدینہ کے حضرت
خاتون زہرا بتول پارسا کے مان نہال حدیقہ ولایت غنچہ چمن ہدایت سعید
کونین حضرت امام حسین سلام اللہ علی النبی وعلیہ ساتھ ارادت سبحانی کے
اور مشیت یزدانی کے پیدا ہوئے روایت ہے کہ بعد ایک برس کے پیدا ہونے امام حسن
سے امام حسین پیدا ہوئے بعد چھہ مہینے حمل کے اور ایک روایت ہے کہ چھہ مہینے کا
حمل تھا حضرت خاتون قیامت کو کہ امام حسین پیدا ہوئے اور کوئی فرزند چھہ
مہینے کے حمل کا نہین جیا سوای حضرت امام حسین کے اور یحیی پیغمبر کی تئیں
نبینا وعلیہما السلام اور دروایتان پیدا ہونے امام حسن کی اور حاملہ ہونے
فاطمہ زہرا کی ساتھ حمل امام حسین کے پچاس دن تھے پس شاہزادہ حسین اپنے
بھائی امام حسن سے ساٹ مہینے اور بیس دن چھوٹے تھے اور جس دن کہ

محمد النبی و علیہا السلام سے نصف ماہ رمضان کی ہر ہزین پیدا ہوئی نقل ہے نہایت معتبر سے وہ بی بی کہتی
کہ مین دائی فاطمہ کی تہی جسوقت کہ اختر تابندہ وجود حسن نے برج ولادت سے طلوع کیا اور گوہر درخشندہ
آب صافی صفات اوسکی نے درج عصمت اور طہارت کی سے ظہور فرمایا خبر حضرت سید الکونین
جد الحسن والحسین صلی اللہ علیہ وسلم کو پہونچی فی الحال آپ تشریف لائی اور فرمایا ای
اسما لا فرزند دلبند میری کو مین شاہزادہ دو جہان زینت بخش زمین و آسمان کی
پیتین زرد کپڑی لپیٹ کر لی گئی اور بیچ گودی حضرت کی رکہا حضرت نے زرد کپڑا دور کیا اور
فرمایا مین نے تم سے کیا نہین کہہ رکہا ہے کہ میری فرزندون کو زرد کپڑی مین نہ رکہا کرو اسما
کہتی ہے کہ مین نے سفید کپڑا لا کر اور حسن کو اوس مین لپیٹ کر حضرت کی گودی مین دیا
پہر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے داہنی کان مین حسن کی اذان کہی اور بائین کان مین تکبیر
کہی اور علی مرتضی سے پوچہا کہ اس فرزند کا کیا نام رکہا علی مرتضی نے عرض کی کہ یا رسول
اللہ علیہ وسلم مین نے پیشی نہین کی آپ پر نام رکہنی مین لیکن میری خاطر مین یہہ ہی
کہ اگر اجازت دیجی تو اسکا نام حرب رکہون اور ایک روایت یہہ ہی کہ اسکا نام حمزہ
رکہون اپنی چچا کی نام پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مین پیشی نہین کر سکتا ہون
بحکم خدا پر نام رکہنی کی اس حال مین جبرئیل امین نازل ہوئی اور کہا یا محمد صلی
اللہ علیہ وسلم حضرت علی اعلی یعنی خدا تعالی تجکو سلام کہتا ہی اور فرماتا ہی کہ علی
تجسی بمنزلہ ہارون کی ہی موسی سے یعنی جیسی کہ ہارون نبی موسی نبی کا علی نبینا
وعلیہما السلام بہائی تہا اور پیچہی اوسکی خلق کو ہدایت وارشاد کرتا تہا ویسا ہی
علی ہی مگر یہہ ہی کہ بعد تیری کوئی پیغمبر نہین ہوویگا پس اس فرزند کا نام وہ
رکہہ جو کہ نام ہارون کی بیٹی کا تہا حضرت نے جبرئیل سے پوچہا کیا نام تہا جبرئیل

محنت و رنج و غم اونہاں ہین سب کے خور و غم اونہانی ہین یہانی کلفت کا خیال

خاکساری سی کچھ ملال نہین زنکو اکسیر خاکساری ہی زر نقد اونکا فضل با

سب اونہون نی کیا ہی دلسی دور دارد نیا کا حسن فرح سرور یاد حق ہی ہی غذا ا

بردہ نبی ہی لبس قبا اونکی بادہ عشق سی ہین وہ مست یعنی رہتی سدا ہین مست

بندہ خاص حق وہی ہین [illegible] خوب اونکا ہی [illegible] روایت ہی کہ بیچ دو

برس کی ہجرت سی فاطمہ بنت اسد ابن ہاشم ابن عبد مناف والدہ حضرت علی کرم

اللہ وجہہ کی اس جہان سراپا نقصان سی طرف روضہ رضوان خرامندہ ہوئین

انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی اونکی وفات سی بہت غم کہایا اور اپنی پیراہن مبارک کو

کفن کی چادر سی نیچی کہ بدن سی متصل رہی پہنوایا اور تبرک کہودنی مین صحابہ کے

شریک رہی اور قبر مین اوترکر دراز ہوئی اور اونکی واسطی دعائین بہت کین اور

کہا کہ الہی بخش تو میری ماکو کہ فاطمہ بنت اسد ہی اور فراخ کر اونکی قبر کو بحق اپنی

نبی اور نبی اون نبیون کے کہ مجھسی پہلی ہین بدرستی کہ تو ارحم الراحمین ہے

اور حضرت نی فرمایا کوئی ضغطہ قبر سی امن مین نہین رہا سوا فاطمہ بنت اسد

کی صحابہ نی عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور نہین امن مین رہا

قاسم ہی کہ فرزند عزیز تہا حضرت کا اور خورد سال تہا آپ نی فرمایا اور نہ

امن مین رہا ابراہیم ہی یعنی قاسم سی کیا پوچہتی ہو ابراہیم کہ میرا فرزند

تہا اور قاسم سی ہی چہوٹا تہا وہ ہی قبر کی بہنچنی سے کہ جسکو ضغطہ کہتی ہین امن

مین نہین رہا **فصل** جاننا چاہیئے کہ بیچ تیسری برس کی ہجرت سی سبط

رسول فلذہ بتول ریحانہ مشموم امام مسموم والی دو ولی حسن ابن علی المجتبی

لونڈی یا غلام کی علی نی کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مین انکو بہیجا تہا کہ انکو
گہر کی کام سی بہت محنت رہتی ہی سرور عالم نی صلی اللہ علیہ فرمایا کہ مین تم کو
ایسی چیز سکہا دیتا ہون کہ بہتر خادم اور غلام اور لونڈی سی ہووی وہ یہہ ہی
کہ تم جسوقت لیٹا کرو تینتیس مرتبہ سبحان اللہ اور تینتیس مرتبہ الحمد للہ اور
چونتیس مرتبہ اللہ اکبر پڑہ لیا کرو علی مرتضی نقل کرتی ہین کہ فی الحال ساتہہ
اوسکی پڑہنی کی مشغول ہوگیا مین اور بعد اوسکی کبہی اس وردکو نہین چہوڑا
مین نی لوگون نی پوچہا شب صفین مین بہی کیا نہین چہوڑا یعنی اوس رات
ساری رات قتال اور جنگ رہی تہی یاد اس ورد کی کیونکر رہی علی نی فرمایا کہ اوس
رات بہی یہہ ورد مین نی نہین چہوڑا ایک روایت یہہ ہی کہ اول شب اوس رات
مین فراموش کیا تہا مین نی پہر آخر شب تدارک اوسکا کیا اور بڑا فایدہ جاننا چاہیے
کہ حضرت سرور دوجہان بادشہ زمین وزمان نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی اپنی ذات
کی اور اہل بیت کی واسطی دنیا کا آرام اور راحت اور زیب وزینت اختیار
نہین فرمائی اور آل پاک اپنی کو طریق ریاضت کی اور نفس کشی کی تعلیم کری ہی
چنانچہ یہہ حال ذکر کیا گیا اوس حیلہ سی ہی اور یہہ تین کلمہ کہ تلقین کیی گویا
یہہ غذا ہی عارفون کی کہ اس سی قوت اور برکت ہوتی ہی اور یہہ ورد دین
اور دنیا کی واسطی اکسیر اعظم ہی **مثنوی ہندی** لوگ ہین جو کہ طالب مولی
اونکی نزدیک ترک ہی اولی * کب وہ دنیا سی دل لگاتی ہین * نہین اس دام مین وہ آتے ہین
زیب دنیا سی عار رکہتی ہین حسن عقبی سی کار رکہتی ہین نت ریاضت سی کام ہی اونکا
نفس امارہ رام ہی اونکا کوی جانا کی ہو سراپا خاک دل کا آئینہ کرتی ہین جو پاک

بہرلی مین اور ایک روایت مین ہی کہ علی بن ابی طالب نقل کرتی ہین کہ مین نی
دلہن کہا کہ فرزند رسول خدا کی صلی اللہ علیہ وسلم بن کہ میری سب سے زیادہ پیاری آپ کی
بیٹھی ہی اور بکانی ہی نکلنے اور اونکا متغیر ہوگیا ہی اور ہاتہ اونکی سخت اور زخمی
ہوگئی ہین اور کپڑے غبار آلودہ رہتی ہین پہر نقل ہی مرتضی علی کرم اللہ وجہہ
نقل کرتے ہین کہ مین نے فاطمہ سی کہا کہ کوئی بردی تمہاری مین آتی ہین اگر تم
صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین جاوینگی اور ایک خادم یعنی لونڈی یا غلام
مانگی یہہ کچہ بعید نہین یعنی اسکا مضائقہ نہین فاطمہ زہرا بموجب فرمودہ علی مرتضی کے
حضرت پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی گہر مین حضرت اوسوقت گہر مین تشریف نہ رکہتی تہی
فاطمہ زہرا نی یہہ حقیقت اور موجب اوسوقت کی انکا عائشہ صدیقہ سی رضی اللہ عنہا
کہا اور پہر گہر کو پہر گئین تب رات کو انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنی محل مبارک مین رونق
افزا ہوئی عائشہ صدیقہ نی عرض کی کہ حضرت فاطمہ آپ کی پاس آئین تہین اور ایک خادم
مانگتی تہین حضرت رات ہی کی وقت بیچ گہر علی اور فاطمہ کی تشریف لائی یہہ دونون
باہم لیٹے ہوئی تہی اپنی جامہ خواب مین انحضرت کو دیکہہ کر چاہا کہ اوٹہین اور جدا
ہوجاوین کہ آپ نی فرمایا کہ اپنی جگہہ سے مت ہلو اور جس حال پر ہو اوسی حال پر
رہو پہس باہم دونون لیٹی رہے دونون حکم حضرت کا بجالائی اور لیٹی رہی کہ انحضرت صلی
اللہ علیہ وسلم اگر تشریف لائی بیٹھی اور پانون مبارک اپنی دونون کی بیچ مین پہیلا دیے
علی مرتضی نقل کرتی ہین کہ اثر راحت اور فرحت اون دونون قدمون مبارک کا
ہمارے سینہ اور رگ رگ مین پاتا تہا پہر انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی روی
مبارک اپنا فاطمہ زہرا کی طرف کیا اور فرمایا تو اپنی میری گہر و اسطی طلب لونڈی

مشاہدہ قدرت اللہ سے خوش وقت ہو کر دولت خانہ میں تشریف لائی اور چاہا کہ
حضرت خاتون سے یہہ حقیقت کہوں کہ حضرت خاتون نے پہلی ہی فرمایا کہ ای علی
اگرچہ ہوئی سرزنش منافقوں کی سستی لیکن ہماری میری جہیز کی بھی دیکھی

مثنوی ہندی

حضرت فاطمہ کی ہے وہ شان ۔ کہ محمد کی جسم کی ہی جان
عرش و کرسی انکی نور ہی سے ۔ واسطی اونکی ہی یہہ حور و قصور ۔ اونکی خاطر خدا کو ہی منظور
ذات اونکی خدائی کی ہی عجب ۔ بلشبہ مصطفی ہیں وہ لاریب ۔ دو جہان کا ظہور ہی اون سے
گرچہ عاصی کا ان سے ہی وصال ۔ ہی شفاعت سے اونکی اپنا پناہ ۔ ساری امت کی ہیں وہ پشت پناہ
اس وسیلہ سے ہی گر خوشحال ۔ معارج میں لکھا ہی کہ ایک دن خواجہ عالم صلی اللہ علیہ
وسلم نے فرمایا کہ سلیمان پیغمبر نے علی نبینا وعلیہ السلام اپنی بیٹی کی واسطی جہیز تیار
کیا تہا بہت عمدہ اور بسیار خوب اور اپنی داماد کی واسطی ایک تاج بنایا تہا کہ اوس
میں سات سو موتی بیش قیمت اور گران لگی تہی علی نے حضرت سے سنکر فاطمہ کی
یہہ سخن کہی فاطمہ کو یہہ گمان ہوا کہ علی کے دل میں شاید یہہ ہی کہ سلیمان کی بیٹی
اور داماد کا اسقدر جہیز اور زیور ہے اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کہ سلیمان سے اور سب
نبیوں سے افضل اور بہتر ہیں اون کے بیٹی اور داماد نے سرمایہ لیکن فاطمہ
زہرا نے یہہ گمان اپنا کسی سے بیان نکیا یہانتک کہ زہرا نے دنیا کو چہوڑکر جنت
علیا میں ذوق افزا ہوئیں پس ایک رات علی مرتضی نے بیچ خواب کے دیکہا
کہ فاطمہ زہرا بیچ صدر بہشت کی اوپر تخت مکلل بجواہر کی بیٹہتیں ہیں اور حوریں گرد
تخت کی کمر خدمت کی باندہے ہوئے استادہ ہیں ایکبارگی ایک لڑکی لعابت خوبصورت
ساتہ زیور اور پوشاک شایستہ کی آگی تخت کی کہڑی ہوئی سی طباق موتیوں اوپر

ناکیٔ کہ مہر میرا شفاعت تمہاری امت کی ہو دیوے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی درخواست
اس امر کی حق تعالی نے قبول فرمائی اور جبرئیل امین قطعہ حریر کا لکھا ہوا لائے
کہ مضمون اوسکا یہہ ہی کہ خداے بزرگ نے مہر فاطمہ زہرا کا شفاعت امت گنہگار [illegible] بزرگوار
اوسکی کی کیا کہتی ہیں کہ وہ رقعہ فاطمہ زہرا اپنی پاس رکھتی اور ہمیشہ اوسکو دیکہتی رہتی
تہیں یہاں تک کہ وقت وفات اپنی کی وصیت فرمائی کہ اس رقعہ کو میری ساتھہ
دفن کریو اور قبر میں رکہیو کہ جب فردای قیامت کو قبر سی اوٹھوں گی اس نامہ کو ہاتھ
اپنی کر کر پدر بزرگوار کی امت گنہگار کو بخشواؤں گی ایک روایت میں آیا ہی کہ ایک منافق
نی حضرت علی کو ملامت اور سرزنش کی کہ تونی فاطمہ سی نکاح کیا کہ جہیز اور اسباب کچہہ نہ لائے
اگر میری بیٹی کی ساتھہ نکاح کرتا تو میری گہر سی لیکر تیری گہر تک اونٹوں کے قطار لدے
بہری ہوئی اسباب جہیز سی حضرت علی نی فرمایا یہہ کام ساتھہ تقدیر کی ہی نہ ساتھہ
تدبیر کی اور نظر میری اوپر مال و متاع و دینار غدار کی نہیں اور مقصود میرا سوا رضای
حضرت آفریدگار کی نہیں حضرت علی کہ یہہ کہہ کر اوس منافق سے جدا ہوئی تہی کہ
اونکو ایک ندا آئی کہ علی اپنا سر اوٹہا کر دیکہہ قدرت خدا کی اور حقیقت جہیز دختر محمد
کی صلی اللہ علیہ وسلم اور حرمت فاطمہ زہرا کی حضرت علی نی سر اوٹہا کر دیکہا کہ
حجاب سب اوٹھہ گئی ہیں اور نیچی عرش کی ایک میدان وسیع ہی بہرا ہوا بہشت کی ناقوں
سی یعنی اونٹوں سی کہ بہری ہوئے ہیں اور لدی ہوئی ہیں موتیوں اور مشک
اور عنبر سی اور ہر اونٹنی پر ایک لڑکی بیٹھی ہوئی ہی مانند آفتاب تابان کے
اور مہار ہر اونٹنی کی ایک غلام کی ہاتھ میں ہی مثل سرو خرامان کی اور حضرت
علی کو ندا ہوئی کہ یہہ ہی جہیز فاطمہ بنت محمد کا صلی اللہ علیہ وسلم حضرت [illegible]

[illegible]ان مرد یا فلان عورت کہ محب اہل بیت ہی دوزخ کی آگ سی آزاد ہی ایسا ہی
[illegible]ی صواعق محرقہ مین جبرئیل کہتی ہین کہ بعد اسکی حق تعالی نی مجکو فرمایا کہ اب
[illegible]یل محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو تہنیت اور مبارکباد جاکر دی اور حکم میرا جاکر پہونچاؤ فرمایا
[illegible] دنیا مین بہی ان دونو کا عقد نکاح کر دے اور فاطمہ کو علی کو ساتہہ وفرزند ارجمند کی کہ
[illegible]اصل ترین ہونگی بیچ دنیا کی اور آخرت کی بشارت دیوی آنحضرت صلی اللہ علیہ و
سلم نی علی سی یہہ بیان فرمایا کو جماعت مہاجرین اور انصار کو بلوا کو عقد نکاح باندہا
جس طرحسی کہ مذکور ہوا القصہ بعد نکاح کے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی ام سلیم
سی فرمایا کہ بیٹی میری کو علی کی گہر مین لیجا اور مین بہی عنقریب آتا ہون تا دونون کو باہم
دیکہون ام سلیم حکم عالی بجالائی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بعد ادا کرنی نماز عشا کی اٹہ
کوزہ پانی کا لیکر نزدیک دولہا اور دولہن کے تشریف لائی اور لعاب دہن مبارک کا
اوس کوزہ مین ڈالا اور قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس اور دعا مین
پڑہ کر اوس پانی کو دم کر کر کہا ای علی اس پانی مین سی پیے اور وضو کر
اور ایک روایت یہہ ہی کہ حضرت نی دو ہاتہہ پانی اوپر سر فاطمہ کی اور سینہ کی چہڑکا اور یہہ پڑہا

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اُعِیْذُهَا بِكَ وَذُرِّیَّتَهَا مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ

یا اللہ عائذ دیتا ہون مین اوسکو ساتہہ تیری اور اوسکی اولاد کو شیطان رانذی گئی سے
پہر تہوڑا سا پانی اوس کوزہ مین سے علی کی سر پر اور درمیان دونوں شانون اوسکی کی چہڑکا
کہا

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اُعِیْذُهٗ بِكَ وَذُرِّیَّتَهٗ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ

اور ایک روایت یہہ ہی کہ حضرت نی کہا خداوندا یہہ دونون مجہہ سی ہین اور مین اونسی ہوں
[illegible]مین اور یہہ دونون ایک مین کہ جدائی نہین جیسی کہ دور کیا تو نی مجہہ سی پلیدی [illegible]

خوش گفتار ہی اور خوبصورت اور نیک سیرت ہی اس منبر پر جبرئیل ہی اور رحمت
اور ثنا حق تعالی کے ادا کری اور پڑھی وہ فرشتہ حکم بجا لایا تمام فرشتی اوسکی آواز
سی لذت مین آگئی اور آسمان ذوق ذوق سے جنبش مین آگیا بعد اوسکی خدا تعالی
نی اوسکو کہ جبرئیل ہون وحی بھیجی کہ ای جبرئیل مین نے اپنی لونڈی کا نکاح کہ نام اوسکا
فاطمہ بنت محمد ہی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ساتھ غلام اپنی کے کہ نام اوسکا علی ابن
ابی طالب ہی عقد کیا اور بار بار تو بھی فرشتون مین اس نکاح کو عقد کر اور استوار کر
مین سنے ہی کہ جبرئیل ہون بموجب فرمانی خدا تعالی کے عقد نکاح ان دونون کا
بیچ جماعت فرشتون کی باندھا اور فرشتون کو گواہ کیا اور صورت اس عقد نکاح کے اوپر
حریر کی لکھی ہی اور گواہیان فرشتون کی اسپر کرا مین اور اوکی دکھانیکی واسطی لایا ہون مین اور اب
پہنچاون گا مین ور بموجب حکم الہی کی مشک کی مہر اسپر کر کر رضوان کو کہ داروغہ بہشت کا ہی
جب کہ عقد نکاح ہو چکا حق تعالی نی طوبی کو امر فرمایا تو حلی اور زیور نثار
ن اور غلمان نی وہ اوٹھائی ورلیگئی اور بیسمن اپنا اپنا فخر کرتی ہی اور
رہین گی قیامت تک ایک روایت ہی کہ یہہ بھی جبرئیل نے
بہشت کی درختون نی بالچہ اور لولگین نثار کین مین قدری
بہشت طوبی نی رفتہ نثار کئی موافق شمار اہل بیت کے
قیامت تک ہوئی ہین اور رہونگی ہر رقعہ مین
ت مرد ہی یا عورت ہی اور ان فرشتون کو
ہیگو وہ قیامت تک اپنی پاس
ور مضمون اوس رقعہ کا یہہ ہے

[illegible] حضرت [illegible]

جبرئیل [illegible] حضرت کی [illegible]

جبرئیل [illegible] ایسے

[illegible] میں [illegible] سنگار [illegible]

جبرئیل میں [illegible] بہشت کی [illegible] حضرت کو [illegible]

حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا کہ سبب اسکا کیا ہے جبرئیل نے کہا اے محمد صلی

اللہ علیہ وسلم حق تعالی نے تیری بیٹی سب خلق سے برگزیدہ اور پسندیدہ کیا ہے اور

تیری واسطے تیرا بھائی اور یار اختیار و برگزیدہ کیا ہے تو فاطمہ اوسکو دی کہا میں

نے یا اخی جبرئیل کون ہے وہ شخص کہ خلعت میری برادری کا اوسکی قد پر درست آیا ہے

جبرئیل نے کہا بھائی تیرا دین میں اور دنیا میں چچا زادے کا ساتھ یقین کی امیر المومنین

علی بن ابی طالب ہے کرم اللہ وجہہ اور حق تعالی نے عقد نکاح اوسکا ساتھ

فاطمہ کی آسمان پر منعقد کیا ساتھ اوس روش کی کہ اول بہشتیوں کو حکم ہوا کہ سب

آراستہ ہو دیں اور حور عین کو وحی پہونچی کہ تو ساتھ زیور اور رنگینی کے اپنی زینت کریں

اور طوبی کی درخت کو پیغام پہنچا کہ ساتھ حلون بسیار کی اور زیور بیشمار کی بار دار

ہو وے یعنی بجای پہولون کے چاہیے کہ تجہہ میں سے حلی اور زیور نکلیں اور چھڑیں کہ

مرصع ساتھ موتیون کے اور یاقوت اور جواہر کی تا حور عین اپنی تئیں آراستہ کریں

پہر حق تعالے نے امر فرمایا ملائکہ کرام کو یعنی بزرگ فرشتون کو کہ بیچ چوتہے آسمان

کی نزدیک بیت المعمور کی جمع ہو دیں اور اوس نور کی منبر کو کہ جسکا نام منبر کرامت ہے اور

آدم صفی نے اوس پر خطبہ پڑہا ہے استادہ کریں فرشتہ جو ہووے حق تعالی کا بجالائے پہر حق تعالی

نے وحی بھیجی راحیل فرشتہ کو کہ سب فرشتون میں فصیح اور ملیح اور شیرین کلام اور

کی سبکو بلا لایا جب سب جمع ہوئی اور علی بہی حاضر ہوا حضرت نی خطبہ بلیغہ پڑہا
حمد و ثنا خدای عز و جل کی کہی اور رغبت دلائی اوپر نکاح کی پہر فرمایا کہ حق تعالی
میری تئین بہونچا ہی کہ فاطمہ کا نکاح علی سی کر دیوے پس مین نی بموجب فرمودہ حق
کی فاطمہ علی کو دی ساتہہ زنی کی یعنی بی بی ہوئیگی اور برمہر چار سو مثقال چاندی کی ای علی تو
پر راضی ہوا علی نی کہا راضی ہوا مین پس آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نی دعا خیر کی بیچ حق علی اور فاطمہ کی اور
فرمایا جَمَعَ اللّٰهُ شَمْلَكُمَا جمع کری خدا پراگندگی کو وَاَسْعَدَ جَدَّكُمَا اور نیک
کری بخت تمہاری کو وَبَارَكَ عَلَيْكُمَا اور برکت نازل کری اوپر تمہاری وَاَخْرَجَ
مِنْكُمَا كَثِيْرًا طَيِّبًا اور پیدا کری تم دونوں سی اولاد بسیار اور ذریت بسیار کہ وہ پاک
اور پاکیزہ ہووی پہر لائی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم طباق کہجورون کا اور پراگندہ کیا
درمیان قوم کی کہ ہر ایک نی اون مین سی لیا اسی واسطی بعضی فقیہون کی نزدیک مستحب ہی پراگندہ
کرنا شکر اور بادام کا بیچ ضیافت نکاح کی فصل جاننا چاہیے کہ معارج النبوۃ مین ام
سلمہ کی روایت سی لکہا ہی کہ پہلی اس نکاح سی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا
کہ ای علی تیری آنی سی پہلی حق تعالی نی ایک فرشتہ کو میری پاس بہیجا تہا کہ اوس فرشتہ
کی بہت سی مونہہ اور بہت بازو اور بہت پر تہی اوسنی آکر مجکو سلام کیا اور مبارکباد
دی اور کہا ای محمد صلی اللہ علیہ وسلم بشارت ہو تجکو ساتہہ جمع ہونی پراگندگی کی اور
پاک ہونی نسل کی مین نی اوس فرشتہ سی پوچہا کہ یہہ مبارکباد کیسی اور پاک ہونا
نسل کا کیا معنی رکہتا ہی کہا اوس فرشتہ نی کہ یا محمد صلی اللہ علیہ وسلم مین ہون
موکل ہون ایک پایہ عرش کی پایون مین سی اور نام میرا اسطائیل ہی حق تعالی
میری تئین واسطی مبارکباد دینی کی تیری خدمت مین بہیجا ہی اور اب تیری

صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا کہ گھوڑا انکو ضرور رہی لیکن زرہ کو بیچ ڈال اور
اوسکی قیمت کو مہر فاطمہ کا کر حضرت علی اوس زرہ کو چار سو اور اسی درم
کو بیچ کر وہ درم اپنی چادر کی کونے مین باندھ کر حضرت کی روبرو لائی اور بیچ
نظر حضرت کی زمین اخلاص پر رکھی حضرت نی فرمایا کہ یہہ کتنی درم ہین حضرت علی نی کچھہ
جواب دیا گویا اوس مال قلیل کو حقیر سمجھہ کر کچھہ نہ کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
نی ایک مٹھی اون درہمون مین سے لیکر بلال کو دی کہ واسطی فاطمہ کی بیچ تیاری
بوی خوش کی صرف کری پھر آپ نی ام سلیم سی فرمایا کہ باقی مین جہیز فاطمہ کا تیار کری
جہیز جو کہ تیار ہوا تھا سو وہ یہہ ہی دو جامہ برد ایک لوئی ایک قدح ایک چکی
ایک چھلنی دو تھلیان ایک مشک پانی کی ایک آبخورہ دو تہالی کتان سے بھی
چار تونک دو مین پشم کھجور کی درخت کی بھری ہوئی اور دو مین اون بھری
تھی اور ایک کتبہ بعضون نی لکھا ہی کہ دو بازو بند چاندی کی بھی تھی واللہ اعلم
بالصواب روایت انس ابن مالک سی ہی رضی اللہ تعالی عنہ کہ کہا اونہون نی
کہ مین بیٹھا تھا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس کہ آثار وحی کے بیچ بشرہ
مبارک حضرت کی ظاہر ہوئے جب وحی آچکی حضرت نی فرمایا ای انس جانتا
ہی تو کہ جبرئیل امین خدا کی پاس سی کیا پیغام میری پاس لایا مین نی کہا
یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم باپ اور ما میری فدا تجھہ پر ہو جو کیا پیغام
لایا فرمائی حضرت نی فرمایا یہہ پیغام لایا کہ حق تعالی فرماتا ہی کہ ای محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
فاطمہ کا نکاح علی کی ساتھہ کر دی ای انس تو جا اور ابوبکر اور عمر اور عثمان اور طلحہ اور زبیر کو اور
جماعت انصار کو کہہ کہ تمکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم بلاتا ہی مین موجب فرمودہ حضرت

در بیح ذکر پیدایش حضرت امام حسن اور حضرت امام حسین کے علی ابیہما وعلیہما
السلام ارباب سیر نے لکھا ہے کہ بیچ سال دوسرے کی ہجرت سے رجب کی مہینے
مین نکاح حضرت علی کرم اللہ وجہہ کا ساتھ حضرت فاطمہ کے ہوا عمر حضرت
فاطمہ کے اٹھارہ برس کی اور حضرت علی کی اکیس برس اور پانچ مہینے کے
تھی کہ نکاح ہوا روایت ہے کہ حضرت علی نے فرمایا کہ چاہا مین نے کہ خواستگاری
کرون مین یعنی طلب وصل نکاح کی اپنی ساتھ کرون پھر اندیشہ کیا مین نے
کہ مال کچھ نہین میری پاس کیونکر اس امر کو درپیش لاون پھر قرابت پر اور صلہ
رحم پر نظر کرکر نزدیک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے گیا مین اور سلام کیا مین
نے اور زبان سے کچھ نہ کہا مین نے کہ حضرت نے جواب سلام کا دیکر فرمایا تیرے
تئین حاجت تیری کیا ہے مین نے فاطمہ کی خواستگاری کے حضرت پیغمبر صلی اللہ
[illegible] فرمایا مرحباً واهلاً اور کچھ نہ فرمایا مین حضور سے نفس
[illegible] شمار نے مجھ سے پوچھا کہ تیری خواستگاری حضرت نے قبول
[illegible] مین کہا کہ مین نہین جانتا مگر حضرت نے اسقدر فرمایا
[illegible] کہا کفایت کرتی ہے یہہ بات مرحبا کی یہہ معنی
[illegible] اسے یہہ مراد ہے کہ اہل دے یعنی بی بی دے
[illegible] اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی سے کہا کہ کچھ ہے
[illegible] نے عرض کی کہ میری پاس ایسی چیز
[illegible] روایت یہہ ہے کہ حضرت علی
[illegible] گھوڑا ہے آنحضرت صلی اللہ

کہ کو چھوڑ کر مدینہ میں تشریف لائے اور یہیں اقامت اور رہنا مقرر کیا اور اصحاب
حضرت کے بھی مدینہ میں آئے اور یہیں اقامت اور رہنا مقرر کیا کہ انہوں نے انحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہجرت کی یعنی اپنے وطن کو کہ مکہ تھا چھوڑا اور مدینہ والوں اصحاب
کو انصار کہتے ہیں کہ انہوں نے نصرت یعنی مدد انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کی ہے اور
جب کہ انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ میں تشریف لائے ترقی اسلام کی بہت ہوئی
اور ملکوں میں دین نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے شہرت پائی اور انحضرت صلی اللہ علیہ
وسلم کی اور کافروں کے درمیان جنگ اور لڑائیاں بہت درپیش آئیں اور نشان
حضرت مرتضی علی کے پاس رہا اور اکثر فتح حضرت شاہ مردان کی ہاتھ ہوتی رہی
اور جس برس کہ حضرت مدینہ میں تشریف لائے اوسی سال ہجرت کہتے ہیں اور
برسوں کا حساب اوسی سال سے لیتے ہیں چنانچہ اب کہ یہ کتاب لکھی جاتی ہے سال
ہجرت کی بارہ سو اور پچاس ہیں بالجملہ پہلے سال اول کی ہجرت سے مدینہ میں حضرت
نے مسجد بنوائی اور درمیان مہاجرین اور انصار کے عقد مواخات کیا یعنی ایک
شخص کو ایک کا بھائی کیا اور آپس میں بھائی چارا ٹھہرایا لیکن حضرت علی کو کسی
کا بھائی نہ کیا حضرت علی نے عرض کی کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
آپ نے یاروں کے درمیان عقد برادری کا باندھا لیکن میرے واسطے کوئی
بھائی مقرر نہ کیا میرا بھائی کون سا ہے آپ فرما دیجئے حضرت نے فرمایا انت اخی
فی الدنیا والاخرۃ یعنی تو بھائی میرا ہے دنیا میں اور آخرت میں

بحران دوسرا

بیچ ذکر نکاح حضرت علی کے ساتھ حضرت فاطمہ کے علیہم التحیۃ والرضوان اور

صلی اللہ علیہ وسلم کو جو راہی کہ محل مبارک مین تشریف فرما ہوتی حضرت خدیجہ
الامین اور دوسری ان حضرت علی کرم اللہ وجہہ کہ دس برس کی عمر مین ایمان لائی اور آنحضرت
صلی اللہ کی ساتھ نماز پڑھتی تہی الغرض تین برس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم لوگون کو پوشیدہ
دعوت اسلام کرتی رہی اور بعد اس کی [illegible] ظاہر
دعوت اسلام کی اور قبول کرنی احکام شریعت کی کرنے لگی تو قریش [illegible]
آنحضرت کو صلی اللہ علیہ وسلم دیوانہ کہتا تہا اور کوئی جادوگر اور شاعر بتاتا تہا اور [illegible]
اور قوم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو رنج اور ایذا دینے کو [illegible] پہونچاتی تھے
اور جو لوگ مسلمان ہوتی تہی نہایت عاجز اور مغلوب ہو رہی تہی اور غلبہ کافرون
کا حد سی زیادہ تہا اور کافر مسلمانون کو بہت ستاتی تہی مارتی تہے اور گالیان دیتی
تہی اور ارادہ قتل کرنی مسلمانون کا مصمم کرتی تہی لیکن حفاظت حق تعالی
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اور مسلمانون کے شامل حال تہی اور جب کہ پچاس
برس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی عمر کے گذری اور دسوان برس ہوا رسالت و
پیغمبری کو ابوطالب نے اس جہان فانی سی طرف دار جاودانی کے رحلت کی
اور تین دن بعد ابوطالب کی وفات سی حضرت خدیجہ نے دار دنیا کو چھوڑ کر روضہ
رضوان مین رونق افزا ہوئین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو غم و الم سخت
لاحق ہوا کہ محل شریف سی باہر بہی کم تشریف لاتی تہی اور بارہوان
برس تہا پیغمبری کو اور باون برس کی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی عمر تہی
[illegible] جناب کو معراج ہوئی اور جب کہ ترپن برس کی عمر آنحضرت صلی اللہ
[illegible] اور تیرہوان برس ہوا پیغمبری کو ساتھ حکم الہی کی حضرت مکہ

کی خاطر مبارک سی نحو ہوئی تھی او محبت حق تعالی کے یہان تک اور طبیعت ہمایون
کی غالب آ گئی تھی کہ آثار اغیار سی کوئی نشان نہ رہا تھا اور اختلاط اور ملنا
جلنا خلق سے موقوف ہو گیا تھا چنانچہ عقل مند عرب کی کہتی تھی کہ محمد صلی اللہ
علیہ وسلم کہین عاشق ہو گیا ہی اس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کوہ حرا مین کہ ایک پہار
ہی کئی کئی دن جا کر تشریف شریف رکھتی تھی اور اللہ تعالی کے یاد اور عبادت کرتی
تھی کبھی کبھی حضرت خدیجہ کی حجرے مین اکر توشہ کچھ غذا کی واسطے لیجاتی تھی بالجملہ د
سرور کون و مکان فخر زمین و زمان مدتون تک اس روش سی گلشن عبودیت کو ساتھ
آب خلاص کے سرسبز و شاداب کرتی تھی اور گوہر شب چراغ عرفان کو بیچ شب ظلمانی اور نورانی
کی بیچ مخزن باطن کے روشن رکھتی تھی یہان تک قلب روشن آونکا مورد آیات
الہی کا ہوا اور خاطر مبارک اونکی محل ودیعت اسرار ربانی ہی کیے ہوئی روح الامین
نی گوش ہوش ہمایون کو ساتھ گوہر الفاظ اور کلمات قرانی کے زینت دیے
اور سینہ بی کینہ کو مبارک کو ساتھ علوم لدنی کے اور رموز آسمانی سے کیے نمودار
لوح کا کیا آفتاب نبوت کا مطلع بطحا سے طالع ہوا اور کوکب رسالت کا ذرہ
کوہ حرا سی شارق ہوا **فصل** جاننا چاہیئے کہ جب عمر آنحضرت کی صلی اللہ علیہ
وسلم چالیس برس کی ہوئی اور اکتالیس وان برس شروع ہوا روز
دوشنبہ کو یعنی پیر کا دن تھا اور تاریخ سترہوین کی تھی کہ جبرئیل امین کوہ
حرا پر آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کو دکھلائی دیئے اور رسوم اقرا کے
سکھلائی اور اپنا پاشنہ زمین پر ملا کہ چشمہ پانی کا اوس سی پیدا ہوا
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو وضو کرنا اور نماز پڑھنی سکھلائی اور ثنائی آنحضر

گئی اور اوسی جا اوسکی قبر ہوئی پس بی بی ام ایمن اوس دریتیم کو یعنی [illegible]
کریم کو مکہ مین لائی اور عبد المطلب کے سپرد کیا عبد المطلب نے ترتیب و تربیت [illegible]
اور تجمیل آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے جان و دل سے رات دن مشغول رہتا تھا
جب کہ عمر حضرت خیر البشر سرور بحر و بر کی آٹھ برس کی ہوئی آٹھوین برس عبد المطلب پر
مرض الموت غالب آیا عبد المطلب نے حضرت محمد کو صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم ابو طالب کے سپرد
کیا اور بہت وصیتین اور نصیحتین آپکی حق مین کردین اور حضرت کو اپنی سینہ سے لگایا
اور بہت پیار کیا اور رخت زندگانی کا سرای جاودانی کیطرف کہینچا اور رحلت
کی عمر عبد المطلب کی ایک سو بیس برس کی ہوئی تہی فصل جاننا چاہئے کہ حضرت نے
آٹھوین برس عبد المطلب سے جدائی پائی قریب زمانہ ہجرت کی برابر دامن عاطفت
ابو طالب کی پرورش پائی اور تربیت اوٹھائی اور گذارہ اپنا کیا اور اوسی
برس یعنی آٹھوان برس تہا حضرت کی عمر کا کہ بادشاہ نوشیروان کے وفات
ہوئی اور اوسکا بیٹا ہرمز بادشاہ ہوا اور حاتم طائی بہی اوسی برس موا اور
جب کہ حضرت پچیس برس کی ہوئے ابو طالب نے عقد نکاح حضرت کا ساتہہ خدیجہ
بنت خویلد کی کیا کہ ساتہہ کثرت مال کے اور حسن و جمال کے اور عقل اور
کمال کی قریش کے عورتون پر فضیلت رکہتی تہین اور اکثر قریش کے
سرداروں کی پیغام اوسنے رد کردئے تہے اور اوس وقت تہا یعنی حضرت
[illegible] پر صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم خود مائل ہوئی تہی فائدہ جاننا چاہئے
[illegible] تیس برس کی ہوئے حضرت شاہ مردان شیر یزدان اسد اللہ الغالب
[illegible] طالب کرم اللہ وجہہ ابو طالب کی گہر پیدا ہوئے تیرہوین تاریخ

وسلم کی چھہ سو برس ہوتی ہین القصہ جسدن کہ اصحاب فیل کہ کعبہ کی ڈہانے کو فوجان لیکر
آئی تہی اور حق تعالی نے اونکو ابابیل کے ہاتہہ سی ہلاک کیا اوس سے پچاس اور
پانچ دن کے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پیدا ہوئے اور جس وقت کہ پیدا ہوئی
تمام عالم مین عجیب عجیب نشان ظاہر ہوئین چنانچہ ایک یہہ ہی کہ نوشیروان کے محل
کو شدت سی لرزہ ہوا کہ کنگرہ اوسکی محل کی گر گئے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ربیع الاول
کی گیارہوین تاریخ دوشنبہ کی یعنی پیر کی رات کو بادو شنبہ کی صبح کو پیدا ہوئے اور وہ گہر
کہ جسمین پیدا ہوئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بیچ مکہ کی ساتھہ سرای محمد ابن یوسف کی
مشہور رہی اور فان المولد کی کوچہ مین بیچ محلہ بنی ہاشم کی اور لوگ اوس گہر کی زیارت
کرتی ہین اور اوس سے برکت لیتی ہین القصہ جب کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پیدا ہوئے
آمنہ نی شیر اپنا پلایا بعد حلیمہ پلانے لگی پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دو دایہ
ہین ثوبیہ اور حلیمہ اور بر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نی زیر عاطفت عبد المطلب کے
کہ دادا آپ کی ہین اور آمنہ کے کہ والدہ آپ کی ہین پرورش پائی یہان تک
کہ چھہ برس کی عمر کو پہونچی اور ان چھہ برس مین بیشمار کرامتین اور عجایب باتین
وجود مبارک سے ظاہر ہوتی رہین کہ اکثر تاریخ کے کتابون مین لکھی ہین الغرض
چھٹا برس تہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی عمر کا کہ آمنہ اوس خلاصہ
آسمان و زمین کو اور زبدہ مکان و مکین کو یعنی سید المرسلین شفیع المذنبین
کو صلی اللہ علیہ وسلم ساتھہ اپنی لیکر واسطے ملنے خویش و قبیلہ کے بیچ مدینہ
کی آئی بعد چند مدت کے مدینہ سی مکہ کو چلی اثنا راہ مین جب کہ منزل ابوا مین
پہنچی بیمار ہوئے اور جان اپنی خدائے کریم کی حوالہ کی اور وہین دفن کی

سب دنیا ہو جکی و مدی ہوگئی تہی و تر زبان دنیا ہو نکی اور حکم کرنیوالون سے واردنکی گونگی ہوگئی تہی کہ کلام
نہ کر سکتی تہی القصہ بی بی آمنہ حاملہ تہین کہ عبد المطلب نی عبد اللہ کو در اثنا حمل کے واسطی
تجارت کی ملک شام کی بہیجا عبد اللہ شام سی پہر آتی تہی کہ مدینہ مین داخل ہو کر بیمار ہوئے
اپنی باپ کی قرابتیون مین چند روز رہکر وفات پائے اور وہین دفن کیے گئی اور
وہان اونکی قبر ہوئی یہہ خبر آمنہ کو اور عبد المطلب کو اور سب کنبی قبیلہ کو پہونچی ملال بیاید اور غم بیشمار
ہر خاطر اونکی کے راہ پانیوالا ہوا اور عمر عبد اللہ کی پچیس برس کی ہوئی تہی کہ موت نی اونکی
وجود کی محل کو ڈہایا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہنوز شکم مادر مین تشریف فرما تہی تہا و تحانہ
شکم سی ہی صحن سرای دنیا کے خرامیدہ نہ ہوئی تہی

مثنوی ہندی

ملک دنیا سرای فانی ہے	وہم باطل یہہ زندگانی ہے	کوئی دنیا مین خوبصورت ہو
گرچہ چودہوین کی مورت ہو	موت اسکا سنگار توڑتی ہی	جب وہ توڑتی تو کون جوڑتی ہی
گو گل گلزار ہی گرچہ بہار	اسکی در پی ہی برخزان کا خار	نہ رہا آہ یوسف کنعان
مرگئی والا کہا خوبان	نہ کسیکی بہار ہی باقی	نہ مجالس نہ مطرب و ساقی
اوٹہہ گئی پر یادگار رہی	جان اس غم مین بیقرار رہی	غم جدائی کا سخت تر ہی وصال
کس سی ہووی بیان اسکا حال		

فصل جاننا چاہیے کہ بعد وفات عبد اللہ کی اندک مدت
مین نشانیان حمل کے آمنہ کو درپیش آئین اور جس روز کہ صبح کو آنحضرت صلی اللہ علیہ
وسلم پیدا ہوئی اوس رات مین عجائب اور غرائب آمنہ نی دیکہی اگر وہ سب بیان
کیی جاوین تو کتاب بہت بڑی ہو جاوی اسواسطی بعضی بعضی بات بطریق اختصار
کی لکہی جاتی ہی چنانچہ آمنہ نی اپنی گہر کو مکین روشن دیکہا اور بوقت تنگی کے پردہ
غیب سی وجود وہ ظاہر ہوا اور وہ ایسی تہا کہ شہد سی زیادہ میٹہا تہا اور فرشتون کو

اس فریاد اور زاری کا کیا ہی وس مردود نی کہا ای فرزندون یقینی یہہ بات
ہی جانو کہ ہلاکت ہماری ثابت ہوئے اور سب شیاطین ذلیل او رخوار ہوے
کہ محمد بن عبد اللہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم بیچ شکم آمنہ کی قرار پکڑا کہ شرف
اولین او رآخرین کا ہی بتون کو توڑیگا بدعتون کو باطل کریگا شراب کو
او رجوئی کو حرام کریگا خبرین آسمانکی ہم پاس آنی موقوف ہوجاوینگے
اور وہ عدل او رانصاف کریگا ظلم کے بنیاد ڈھاویگا زمین کو ساتھہ مسجدونکی
زینت دیگا ساری دنیا مین دین توحید کا ظاہر کریگا امتا وسکی سب امتون بیچ سے
بہتر ہوگی شرک نکریگی او رعلی ہذا القیاس کہ اوس ملعون نے کہا او ربہت
افسوس کیا ابن عباس سی روایت ہی اوس رات کہ حقیقت محمدی صلی اللہ
علیہ وسلم ساتہہ ذات آمنہ کی متصل او رملنی والی ہوئی تمام عرب کی کاہنون
نی کہ غیب سی خبرین کہتی تہی او راس حال سے مطلع ہوکر آپس مین [illegible]
کی پیغام بہیجی او راطلاعین کرین اور بیچ شرق او رغرب کی سب جانورون
پرند او رچرند نی او ردریائی او رصحرائی نے اپنی ہم جنسون کو بشارتین
دین او رخبرین کرین کہ اب وہ وقت آیا کہ دنیا ساتہہ نور محمد ابو القاسم کی
صلی اللہ علیہ وسلم نورانی او رروشن ہوگا اور جانور ہر شکل کی گویا ہوئے اور یہہ بولی
بولی کہ یا محمد کے صلی اللہ علیہ وسلم ساتہہ محمد کی صلی اللہ علیہ وسلم حاملہ
ہوئی کہ وہ امانت دار زمین او رچراغ او رروشنی بخشنی والا زمانہ کا ہوگا
او رایک روایت یہہ ہی کہ اوس راتکی صبح کو تمام بت ساری جہان کے
سرنگون او راوندہی ہوگئی تہی او رتخت ابلیس کا اوندہا پڑا تہا او رتخت سب

کاہی اور زینب امنہ کا بہہ ہی کہ وہ بیٹی وہب کی اور وہ بیٹا عبد مناف بانی کا
اور وہ بیٹا زہرہ کا اور وہ بیٹا کلاب کا پس نسب اوسکا ساتہہ نسب عبد اللہ
کی بیچ کلاب کی جاکر ملتا ہی اور یہہ عروسی اور زفاف بیچ مکہ شریف کی
سبب بہت ہاتہون کا ہوگئی کہ قریب دو سو عورتون نے افسوس اور حسرت
کہاکر مرگئین اور بہت سی بی بیان شیرین لب اور شکر گفتار سوز عشق اور حسرت
عبد اللہ کی سی اور درد جدائی سے بیمار و زار و نزار ہوگئین اور عبد اللہ
کی نو بہائی اور چہہ بہنین تہین الغرض عبد المطلب کے دس بیٹی مین پانچ مشہور
ہین ایک عبد اللہ باپ انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی دوسری حمزہ تیسری عباس
چوتہی ابو طالب پانچوان ابو لہب بڑا کافر ہوا اور بالاتفاق اوپر کفر کے موا

فصل جاننا چاہئے کہ جس رات بی بی امنہ کو حمل رہا اور نور محمدی صلی اللہ علیہ وسلم
عبد اللہ کی پیشانی سے جدا ہوکر امنہ کی شکم مین جلوہ گر ہوا اوس رات سب اسمانون
کی فرشتون کو فرحت تازہ اور خوشنودی بی اندازہ حاصل ہوئے اور جبرئیل علیہ السلام
اوپر کعبہ کی کوٹہی کے نازل ہوئی اور تخت پر بیٹہی اور تمام زمین کے طرفون مین
بشارت اور خوش خبری بہجوائی کہ نور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا بیچ انکے آیا
تو بہترین خلق کا اوس سے پیدا ہوگا اور اوسکی امت سب امتون سی بہتر ہوگی اور اوس
رات تخت شیطان کا اوندہا ہوگیا اور چالیس رات دن وہ ملعون دریا اور
جنگلون مین لوٹتا پٹتا پہرا یہان تک کہ سیاہ اور سوختہ ہوگیا پہر وہ ملعون کوہ
بو قبیس پر چڑہا اور چلایا اور بہت اوسنی فریاد کی اور شور مچایا یہان تک
کہ تمام اولاد اور ذریت اوسکی جمع ہوئی اور طلب کی اونسی اون سی پوچہا کہ سبب

اور پھر ان ... انہوں نے بھی اور ... تک آخر کو دونوں بھائیوں کو [illegible]
اور ایک کا نام ہاشم اور دوسرے کا نام عبد شمس رکھا ایک عقلمند نے [illegible]
سے جدا کر دیا تاکہ دونوں بھائیوں کو [illegible]
کو ... جو تلوار سے جدا ... [illegible]
بھی آپس میں لڑائی اور جھگڑا ہوتا ... عقلمند نے ... [illegible]
کی قدرت سے ... [illegible]
وعلیہ السلام کی اور یزید ... دونوں بھائیوں کے درمیان حضرت امام حسین علی [illegible]
حضرت امام حسن ... کی اولاد میں اور یزید ... دونوں بیٹوں سے جدا کرنے کا تھا کہ
... عبد مناف کا بیٹا ہاشم اور اسکا بیٹا عبد المطلب اور اسکا بیٹا
عبد اللہ ... حضرت محمد رسول اللہ کا صلی اللہ علیہ وسلم اور یہ عبد اللہ
کمال حسن و جمال ... اور لطف گفتار کی اور حسن ... کی قریش ... سے
امتیاز رکھتا تھا اور بسبب نور محمدی کے کہ اسکی پیشانی میں جھلکتا تھا نہایت
خوبصورت اور زیبا طلعت تھا کہ اپنے عہد میں یوسف ثانی ... تشریف لاتے [illegible]
بھی زیادہ تر تھا اور عورتیں پری چہرہ اور خورشید ... اور زہرہ جبین ... اور خورشید منظر
عرب کی شیفتہ جمال اور طالب وصال اسکی کی ہوتی تھیں اور اسکی عشق اور محبت کی
دریا میں بے اختیار اپنے تئیں ڈبوتی تھیں اور عبد اللہ ساتھ توفیق ربانی اور تائید سبحانی
کے ان شوخ چشموں سے احتراز کرتا تھا اور دامن پارسائی کو حرام کی پلیدی سے
بچاتا تھا القصہ عبد اللہ کا بیاہ ساتھ آمنہ کی کہ نہایت خوبصورت اور پاکیزہ
اخلاق ... درخواست ... وہب بن عبد مناف کی کہ باپ آمنہ کا تھی

مخزن پہلا ہے ذکر خیر جناب رسالت مآب شفیع المذنبین سید المرسلین احمد مجتبی حضرت
محمد مصطفی کی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ؛ ارباب سیر اور اصحاب ہنر بروایات معتبرہ
صحیحہ یون یہ لکہتی ہین کہ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ بعد اللہ تعالی کے
بزرگی اور بہتری ہی عرب کی قوم مین سی ہین اور اولاد حضرت ابراہیم خلیل اللہ کی سے صلوة
اللہ علی نبینا وعلیہ اور قریشی ہاشمی ہین اسواسطی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی دادا ان
کی سلسلہ مین ایک شخص ہی کہ نام اوسکا نضر ہی ساتہہ نون اور ضاد نقطہ دار کی اور لقب اوسکا
قریش ہی پس جو کہ اوسکی اولاد مین ہین وہ انکو قریش کہتی ہین اور لغت مین قریش ایک جانور
کا نام ہی کہ وہ سمندر مین ہوتا ہی سمندر کی سب جانورون سی بڑا ہی پس جو کہ نضر بیچ
قوم اپنی کے سب سی امتیاز رکہتا تہا بیچ بزرگی کے اور بڑی ہونی مرتبہ اور قدر کی اور
منزلت کی اسلئی لقب رکہا گیا ساتہہ قریش کی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی دادا کی
باپ کا نام ہاشم ہی پس اسواسطی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو محمد عربی قریشی ہاشمی
کہتی ہین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا نسب اسطرح ہی اس
مین کچہہ خلاف نہین کہ حضرت ابراہیم خلیل اللہ کی اولاد مین سے ایک شخص ہی
کہ نام اوسکا ہی عدنان اوسکا بیٹا معد اوسکا بیٹا نزار اوسکا بیٹا مضر اوسکا
بیٹا الیاس اوسکا بیٹا مدرکہ اوسکا بیٹا خزیمہ اوسکا بیٹا کنانہ اوسکا بیٹا النضر
اوسکا بیٹا مالک اوسکا بیٹا فہر اوسکا بیٹا غالب اوسکا بیٹا لوی اوسکا بیٹا کعب
اوسکا بیٹا مرہ اوسکا بیٹا کلاب اوسکا بیٹا قصی اوسکا بیٹا عبد مناف اور عبد مناف
کی گہر ایک وقت اور ایک ساعت دو لڑکی جوڑوان پیدا ہوئے اور پیشانی ایک
کی دوسری کی پیشانی سی جوڑی ہوئی تہی اور رحم ہی ہوئی تہی ہر چند جدا کرتی تہی

[illegible]

[illegible]

تحقیق ہی یہہ بات کہ اللہ تعالی اغضب ہوتا ہی او رغصہ مین آتا ہی بسبب غضب او رغصہ تیرےکی
یعنی جس سے کہ تو ناخوش او رناراضی ہووی تو اوسپر غضب خدا کا ہوتا ہی او رحق تعالی راضی
ہوتا ہی بسبب رضا او رخوشی تیرےکی یعنی جس سی کہ تو راضی او رخوش ہووی اوسسے حق تعالی
راضی او رخوش ہووی پس جو شخص کہ اذیت دیگا ایک شخص کو ہی اولاد فاطمہ مین سے پس و
اس خطرہ عظیم مین پڑیگا یعنی غضب الہی مین گرفتار رہوگا اسواسطی کہ یہہ بیت ناخوش کرےگے
فاطمہ عہ کو او رجو شخص کہ دوست رکھیگا اولاد فاطمہ عہ کو وہ حق تعالی کے رضامندی او رخوشیکی
بشارت مین داخل ہوگا بسبب رضامندی فاطمہ عہ کی علی النبی و علیہا السلام روایت ہے
دارقطنی سی کہ آئی حضرت امام حسن درحالیکہ طفل او رلڑکی تہی مسجد نبوی مین او راوسوقت حضرت
ابوبکر صدیق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی منبر پر خطبہ پڑہ رہی تہی کہ حضرت ابوبکر سی کہا اوتر
میری باپکی مقام پر سی پس کہا حضرت ابوبکر نی کہ سچا ہی تو قسم خدا کی تحقیق یہہ مقام تیری
باپ کا ہی پہر حضرت امام حسن کو اوٹہا کر اپنی گودی مین بٹہایا او رجوش محبت اہلبیت
سی بہت روئی او رحضرت امام حسین نے بہی یہہ معاملہ کیا تہا حضرت عمر سی او رحضرت عمر نی
بہی حضرت امام حسین کو کہ طفل صغیر تہی اوٹہا کر اپنی پہلو مین بٹہایا تہا او رکہا تہا کہ ہماری
سرون پر بال تیری باپ ہی کی او گائی ہوئی ہین یعنی ہمکو عزت او ررفعت او رشرف تیری
باپ ہی کی سبب سی ہی الغرض اہلبیت کی قدر اصحاب جانتی تہی او راصحاب کی قدر اہلبیت
جانتی تہی * نقل مشہور ہی دلی را ولی میشناسد سو اونکی قدر جان سکتا ہی او ر
بزرگیان اونکی کون بیان کر سکتا ہی

نظم ہندی مثنوی

آل احمد کی شان بس ہی بلند   حق تعالی نی وہ کئی پسند   واسطی اونکی سب زمین و زمان
ذات رب نی بنائی ہین یاران   جنت و حور روضہ و رضوان   روح و ریحان و کوثر و غلمان

هو الله

بسم الله الرحمن الرحيم

شکر و سپاس خدای بی نیاز کو کہ جنی عرش و کرسی و لوح و قلم و زمین و آسمان و جن و آدم واسطی
ذات پاک صاحب لولاک کے موجود کئی اور آل و اصحاب اس پیغمبر عالیجناب کی سب خلق اللہ
مین مسعود کئی اور درود و سلام رسول مقبول پر کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم انکا نام ہی و سرداری انبیا و مرسلین
سی و ملایک مقربین پر انکا مقام ہی اور انکی آل و اصحاب پر کہ وہ پیشوا دین ہین اور رہنمای یقین ہین *
ای بعد حمد و صلوۃ کی کہتا ہی حقیر پر تقصیر پا جرم و عصیان نصر اللہ ابن حکیم ثناء اللہ خان علیہما الرحمۃ والغفران الفضل
رب الانس والجان کہ محبت آل نبی کے صلی اللہ علیہ وسلم عین ایمان ہی اور نفس عرفان سے چنانچہ
فرمایا حق تعالی نی بیچ قران شریف کی قل لا اسئلکم علیہ اجرا الا المودۃ فی القربی
یعنی کہہ تو ای محمد صلی اللہ علیہ وسلم اپنی امت سے کہ نہین طلب کرتا مین تم سی اوپر ابلاغ اور ارشاد
کی کچھہ اجر و عوض یعنی مین جو تمکو ارشاد کرتا ہون و ہدایت کرتا ہون و نیک راہ دکہاتا ہون
اس پر کچھہ اجورہ او عوض نہین چاہتا ہون تمسی مگر دوستی بیچ قرابتیون میری کی یعنی مگر یہہ
چاہتا ہون کہ میری قرابتیون سی محبت اور دوستی رکہو او تمہ کہتا * روایت ابن عباس سی ہی

ومن یتوکل علی اللہ فھو حسبہ

معدن حسنات فراوان مخزن کرامات بی پایان نسخہ متبرکہ المسمی

بدرہ مخزن

تالیفات افضل الحکما حکیم نصر اللہ خان صاحب دہلوی متخلص بوصال سنی

بمطبع جام جمشید میرٹھ میں منشی سکھ دیال اور بابو شب چند کی
اہتمام سی چھپا